صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 28 جون 2013ء بمطابق 18 شعبان 1434 ہجری بعد از دوپہر پانچ بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ O وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ۔

(ترجمہ): مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔ اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کروگے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو۔ کہ خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، میں یہ Applications ذرا اناؤنس کروں جی۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی جو درخواستیں آئی ہیں، جن معزز اراکین نے درخواستیں بھیجی ہیں، ان کے نام ہیں: جناب قیموس خان صاحب، ایم پی اے 28-06-2013; جناب سید جعفر شاہ صاحب، ایم پی اے 28-06-2013; جناب صالح محمد خان صاحب، ایم پی اے 28-06-2013; محترمہ دینا ناز صاحبہ، ایم پی اے 28-06-2013; محترمہ معراج ہمایون صاحبہ 28-06-2013; جناب سمیع اللہ علیزئی صاحب، ایم پی اے 28-06-2013; جناب ابرار حسین شاہ، صوبائی وزیر ماحولیات 28-06-2013۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted. Ji, Madam.

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، آج پھر وہی بات کہ پانچ بجے کا وقت دیا گیا اور ہم سب لوگ ابھی تک، ہماری جتنی بھی بجٹ پر بات ہے یا کٹ موشنز پر بات ہے، ہم لوگ ابھی تک ٹائم کی پابندی نہیں کر سکے، یہ اگر آپ چھ بجے کا ٹائم بھی دیں تو سات بجے آئیں گے تو اسلئے آپ دو بجے کا ٹائم دیا کریں تو چار بجے تک ان شاءاللہ یہ ہاؤس Complete ہوا کرے گا۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے ایک دو بہت Important باتوں کو آپ کے سامنے رکھنا ہے اور آپ کی وساطت سے بات کرنی ہے کہ ہم تو بیٹھتے ہیں کہ ہمارا یہ کام ہے کہ ہم نے قوانین بھی پاس کرانے ہیں اور ہم لوگوں نے بجٹ بھی پاس کرانا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، سامنے گیلریز میں جو لوگ بیٹھے ہیں، جو باہر سڑکوں پر جو ڈیوٹی دے رہے ہیں اور پھر خاص طور پر جو میڈیا کے دوست بیٹھے ہوئے ہیں تو جناب سپیکر صاحب، جب اس طرف سے کوئی Positive بات آتی ہے، یہاں سے کوئی Positive بات آتی ہے، کوئی تجاویز آتی ہیں تو اتنی دیر ہو جاتی ہے کہ وہ اخبارات میں دوسرے دن نہیں آسکتیں، میری آپ کے توسط سے یہ گزارش ہے

گورنمنٹ سے کہ یہاں پر اگران کیلئے ایک انٹرنٹ کا انتظام کر دیا جائے اوران کو اگر ایک ایک لیپ ٹاپ سینیئر صحافی کو دے دیا جائے جو گیلری میں آتے ہیں جو کہ اس اسمبلی کی Coverage کرتے ہیں تو وقتاً فوقتاً جو ہے، میڈیا پر اچھی یا بری بات فوراً آئیگی کیونکہ پھر وہ خبریں جو ہوتی ہیں، وہ باسی ہو جاتی ہیں تو ان میں کوئی Interest نہیں لیتا۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب، یہ بہت اہم مسئلہ ہے جو میں آپ کے توسط سے ایوان کے سامنے رکھ رہی ہوں، جو حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں، تو میڈیا نے بہت زیادہ قربانیاں دی ہیں، میڈیا یہاں پر رات کے بارہ بجے تک بھی بیٹھا رہتا ہے تو میڈیا کو ہم لوگ اس طریقے سے Ignore نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ وہ ہماری برداری میں سے ہے۔ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب، پٹرول یکم جولائی کو مہنگا ہو گا لیکن آج تین چار دن ہو گئے کہ پٹرول پمپس میں پٹرول انہوں دینا بند کر دیا ہے، جناب سپیکر صاحب، یہ ایک عجیب بات ہے کہ انہوں نے جو ہزاروں گیلن پٹرول جمع کیا ہوتا ہے تو ہر لیٹر پر وہ اس سے زیادہ پیسے کما کر ایک تو پبلک کو بھی مسئلہ اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ بھی ذخیرہ اندوزی کے زمرے میں آتا ہے تو میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے یہ درخواست بھی کرونگی کیونکہ ہمارے صوبے کے کافی لوگ Travel بھی کرتے ہیں، آتے بھی ہیں، جاتے بھی ہیں، پھر پبلک ٹرانسپورٹ بھی ہوتی ہے، تو ان لوگوں کو بہت زیادہ تکلیف کا سامنا ہے تو اس پر اگر کوئی ایکشن کیا جائے جناب سپیکر صاحب، تو آپ کی مہربانی ہو گی اور اگر آپ کچھ انسٹرکشنز دے سکیں۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پلیز۔

جناب وجیہہ الزمان خان: میں آپکی وساطت سے اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ابھی اجلاس شروع ہونے سے پہلے اپنے بھائی اسرار اللہ گنڈاپور سے بات ہوئی کچھ تو انہوں نے مسئلہ مجھے بتادیا۔ یہ آج کل آپ محسوس کر رہے ہونگے بلکہ تمام ایم پی ایز جتنے بھی ہیں، کہ ہمارے حلقوں میں بارہ چودہ اور پندرہ کیڈر کے جو اساتذہ ہیں، ان کی پروموشنز ہوئی ہیں اور اس میں اس قسم کے کچھ ٹرانسفرز ہو گئے ہیں کہ جو ہر ایم پی اے کیلئے باعث پریشانی ہے، تو میری گزارش یہ ہے کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو ہدایات دی جائیں کہ اول تو ان کو وہیں اگر کوئی پوسٹ ہے تو Accomodate کیا جائے،

اگر نہیں ہے تو پھر Nearest Station جو Possibly ہو،اس پر کیا جائے تاکہ ہمارے اوپر سے یہ لوڈ ٹرانسفرز کا ہٹ جائے، یہ خود ہی اس مسئلے کو حل کر لیں۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر برائے خوراک): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: ایجنڈے سے ذرا ہٹ کر جارہے ہیں، بہت زیادہ، بہت بڑا ایجنڈا ہے جی، 50 سے Above کٹ موشنز ہیں Any how, please, please۔

مشیر برائے خوراک: جناب سپیکر، وجیہہ الزمان خان نے جو بات کی ہے، یہ بالکل ٹھیک بات ہے، بڑی پریشانی بنی ہوئی ہے ہمارے ہزارہ ڈویژن میں اور سارے صوبے میں یہ بات ہوگی، تو جن سکولوں کو Upgrade کیا گیا ہے، کچھ لوگ نہیں جانا چاہتے، وہ اپنی پرموشن چھوڑنا چاہتے ہیں، انہیں By force بھیجا جارہا ہے اور کچھ لوگ وہاں اپنی یونین کونسلز میں ایڈجسٹ ہو سکتے ہیں لیکن ان کو وہاں ایڈجسٹ نہیں کیا جاتا، دور دراز علاقے میں بھیجے گئے، بڑی بے چینی اس میں پیدا ہوگئی ہے، اس میں گورنمنٹ ذرا اپنی توجہ دے جی، میں بھی گورنمنٹ کا حصہ ہوں لیکن Minister concerned بھی اس کا حصہ ہیں۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 13-2012 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

Mr. Deputy Speaker: Thank you, ji. The honourable Minister for Law, on behalf of the Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move Demand No. 2. Honourable Minister for Law, please Demand No. 2.

جناب اسراللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): تھینک یو سر۔ نہایت ادب کے ساتھ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 33 کروڑ 63 لاکھ 12 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم والے سال کے دوران نظم و نسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved:

"a sum not exceeding rupees 33 crore, 63 lac, 12 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Administration."

‘Cut Motions’: Amna Sardar, please.

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ میں تین ہزار روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees three thousand only. Ruqia Hina, Madam Ruqia Hina, please. Ruqia Hina.

محترمہ رقیہ حنا: جناب سپیکر، میں پانچ ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Janab Sardar Aurangzeb, please. Mr. Shah Hussain, please. Madam Sobia Shahid, please. Mian Zia-ur-Rehman, please. Mr. Saleh Muhammad, please

جناب صالح محمد: جناب سپیکر، میں پچاس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees fify thousand only. Mr. Abdul Sattar Khan, please. Mr. Muhammad Asmatullah, please. Maulana Mufti Fazl-e-Ghafoor, please.

مولانا مفتی فضل غفور: ایک سوانیس روپے کی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا مفتی صاحب، پلیز Repeat کریں نا۔

مولانا مفتی فضل غفور: ایک سوانیس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one hundred nineteen only. Mr. Muhammad Sheeraz, please. Madam Amna Sardar, please

محترمہ آمنہ سردار: جی۔ جناب سپیکر، یہ چونکہ وزیراعلیٰ صاحب کی ہے تو اس لئے میں Withdraw کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم رقیہ حنا۔

محترمہ رقیہ حنا: Withdraw کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب صاحب۔ مسٹر شاہ حسین۔ ثوبیہ شاہد، پلیز۔ میاں ضیاءالرحمان، پلیز۔

میاں ضیاءالرحمان: جناب سپیکر، میں نے نظم ونسق عمومی کے محکمے کے متعلق دولاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کی تھی اور ہم یہ امید کرتے ہیں، چونکہ پہلے بھی ایک اچھاماحول رہاہے ایوان کااور ہماری بھی یہ کوشش ہوگی جس طرح ہمارے قائدین نے بھی کہاہے کہ ان شاءاللہ تمام مثبت چیزوں کیلئے حکومت کوان

شاءاللہ ہماری بھرپور سپورٹ حاصل ہوگی اور ہم بھی یہ امید کرتے ہیں حکومت سے کہ وہ محکموں کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیگی۔ میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں جی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر صالح محمد، پلیز۔

جناب صالح محمد: جناب سپیکر، میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عبدالستار خان، پلیز۔

جناب عبدالستار خان: سر تھینک یو۔ جناب سپیکر، میں اس پر تھوڑا منسٹر صاحب کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں۔ یقیناً یہ بات کہ ہمارے اوپر، اس بجٹ کے اوپر بہت بڑا بوجھ جو پڑتا ہے ہمارے غیر ضروری اخراجات کی وجہ سے، اس بجٹ بک میں جو میں Components دیکھ رہا ہوں، زیادہ تر گورنر ہاؤس سیکرٹریٹ، چیف منسٹر سیکرٹریٹ اور دیگر غیر ضروری اخراجات ہیں، 33 کروڑ روپے ہم سے لے رہے ہیں، جس پر جنرل بحث میں ہم نے بات بھی کی ہے اور اس کو Repeat کرنا بھی نہیں چاہیئے جناب سپیکر، چونکہ ہمارے چار اضلاع کے جو ایم پی ایز صاحبان ہیں جسمیں کوہستان، بٹگرام، شانگلہ، تورغر، یقیناً میں نے پہلے بھی اپنے طور پر کوشش کی تھی لیکن اس مد میں جو آتا ہے اس میں ایک Component ہے پبلک سروس کمیشن، میں لاء منسٹر کی توجہ بھی چاہونگا اس طرف، جناب سپیکر! یہ چار اضلاع جو میں نے یہاں پر ان کے نام لیے ہیں، یہ اس صوبے کے پسماندہ ترین اضلاع ہیں، تعلیمی لحاظ سے بھی اور تعلیمی اداروں کے لحاظ سے بھی، یقیناً اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ نادرن ریجن میں جو ہمارے اس صوبے کے چار اضلاع ہیں، دور دراز بھی ہیں، پسماندہ ترین بھی ہیں اور اس بات کا ہمیں دکھ محسوس ہوتا ہے جبکہ ہم پشاور آتے ہیں تو سول سروسز میں ہمارے بہت کم ملازمین ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن میں جو زون بنائے گئے ہیں، زون تھری میں ہمیں رکھا گیا ہے، اس میں ہمارے وہ امیدوار کوالیفائیڈ لوگ باقی اضلاع کے لوگوں کے ساتھ مقابلے کے امتحان میں مقابلہ نہیں کرسکتے ہیں جس کی وجہ سے آج اس پورے صوبے میں ہمارے ان چار اضلاع سے بمشکل ایک یا دو کہیں آفیسرز ہونگے، باقی ہمارے ان چار اضلاع کی نمائندگی پشاور میں نہیں ہے۔ تو لہٰذا میں نے ایک قرارداد بھی جمع کرائی ہے جناب سپیکر، آپ کے سیکرٹریٹ میں، ہم

یہ چاہتے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن میں، یہ ہم سب کا پرزور مطالبہ ہے گورنمنٹ سے کہ ہمیں بھی قومی دھارے میں لانے کیلئے اور ہمیں بھی مقابلے کے اس میں ایک Space دینے کیلئے ان چار اضلاع پر مشتمل_ کوہستان، بٹگرام، شانگلہ، تورغر پر مشتمل پبلک سروس کمیشن میں ایک نیازون قائم کرے جس کو زون 6 کے نام سے وہ کرلے، جس میں ضروری قانون سازی کرنی ہو تو وہ بھی کی جائے اور ہم امید بھی رکھتے ہیں، ہمارا پرزور مطالبہ ہے، چار اضلاع کے منتخب اراکین اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں اور اس پر میں نے اپنے طور پر پچھلی گورنمنٹ میں کام کیا تھا، وہ فائل ورک تقریباً ہوا ہے، میں گزارش کرونگا کہ ہمیں بھی موقع دیں، اس پشاور پر جو ہمارے صوبے کا سنٹرل ایک مقام ہے، اس پر ہم تمام اضلاع کے لوگوں کا حق ہے، یہاں پر ہماری نمائندگی ہونی چاہیئے جس طرح اسمبلی میں ہے اسی طرح ان اداروں میں بھی ہماری نمائندگی ہونی چاہیئے اور جو اس میں سب سے مشکل بات ہے، چونکہ ہمارے پاس ادارے نہیں ہیں، ہماری شرح تعلیم کم ہے ان اضلاع میں، ہمارے پاس وہ سہولیات نہیں ہیں اور ہمارا جو طالب علم ہوتا ہے، جو امیدوار ہوتا ہے، وہ باقی اضلاع کے ساتھ مقابلہ، It is a fact یہ حقیقت ہے، لہذا اس چیز کو بنیاد بنا کر ہم گزارش کریں گے سارے کہ ہمارے لئے Creation of zone 6 in Public Service Commission، جو ان چار اضلاع پہ مشتمل ہو، یہ میرا مطالبہ ہے تمام عوام کی طرف سے ان چار اضلاع کے اور تمام منتخب نمائندوں کی طرف سے، مجھے امید ہے کہ ہمارے وزیراعلیٰ صاحب، کابینہ کے لوگ، باقی ہمارا پورا ہاؤس بھی اس میں ہماری مدد کرے گا۔ اس کے ساتھ ہی میں اپنی کٹ موشن کی تحریک واپس بھی کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر محمد عصمت اللہ خان، پلیز۔ جی یوسف ایوب صاحب، پلیز۔ منسٹر سی اینڈ ڈبلیو، یوسف ایوب صاحب۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (ڈیمانڈ) ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی تھی، سپلیمنٹری کی تھی، اس میں Salary increase کی وجہ سے، گنڈا پور صاحب آپ کو بتائیں گے، درخواست یہ ہے جی کہ ہمارے بھائی نے ابھی بات کی ہے، Concerned جو سی اینڈ ڈبلیو منسٹری ہے یا

ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کے بارے میں اگر تجویز ہو تو ذرا بہتر رہے گا جی، بجائے اس کے کہ ہم اس کے علاوہ کوئی بات کریں جی کیونکہ پھر ٹوٹل کنفیوژن ہوتی ہے، کسی کو سمجھ بھی نہیں آتی کہ ہم کس چیز پہ بات کر رہے ہیں، کونسے ڈیپارٹمنٹ پہ بات کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: ډیره مهربانی۔ مونږه جی یو مشترکه ریزولیوشن را ولو دې سلسله کښې نو بیا به ئے د لته ټیبل کوؤ نو بیا په هغې بحث و کړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عصمت اللہ خان صاحب، پلیز۔

جناب محمد عصمت اللہ: یہ انتہائی اہمیت کی حامل بات ہے، یہاں ہمارا جو صوبائی سیکرٹریٹ ہے، اس میں کوئی سیکشن آفیسر کے لیول تک بھی، میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ ان دو اضلاع کا کوئی بھی بندہ نہیں ہے، نہ تورغر کا ہے نہ کوہستان کا ہے، ہو سکتا ہے کہ بٹگرام اور شانگلہ کا سیکشن آفیسر لیول کا کوئی آدمی بیٹھا ہو تو جناب والا، چونکہ صوبائی سیکرٹریٹ میں کسی ضلع کا سیکشن آفیسر تک نہ ہونا، یہ ان اضلاع کی پسماندگی پر انتہائی ایک واضح دلیل ہے اور یہاں پر ہمارا نعرہ بھی یہ ہے کہ پسماندہ اضلاع کو ترقی یافتہ اضلاع کے برابر لانا، یہ حکومت کے پروگرام میں شامل ہے، تو لہذا چونکہ ان کے پروگرام میں شامل ایک بات کی ہم ان کو نشاندہی بھی کرتے ہیں، تو یہ شاید ہم ان کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ تو ہمیں امید ہے کہ حکومت کی طرف سے بھی اس مطالبے کی بھرپور حمایت ہو گی، تو اس امید کے ساتھ کہ یہ بھرپور حمایت ہو گی تو میں اپنی تحریک کو واپس لیتا ہوں۔ شکریہ۔

(عصر کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں جی۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Muhammad Shiraz, please. Ji, Minister for Law, please.

وزیر قانون: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: مختصر جواب دے دیں جی ان کو۔

وزیر قانون: سر، پہلے تو تمام ممبران کا مشکور ہوں جنہوں نے اپنی کٹ موشنز واپس لی ہیں۔ اس کے علاوہ سر، عبدالستار خان نے جو بات کی ہے، میں سمجھتا ہوں سر کہ پہلے تو ہونا یہ چاہیئے تھا، میں انتظار کر رہا تھا کہ یہ شکریہ ادا کرتے کیونکہ ہم نے ان کے ساتھ فلور آف دی ہاؤس پہ جو Commitment کی تھی، عبدالستار صاحب! آپ کی توجہ چاہوں گا کیونکہ اس دن سر ڈیمانڈ نمبر سیکنڈ پہ میں نے ان کو یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ جتنے بھی اخراجات ہیں، اس کے متعلق ہم آپ کو بریفنگ دیں گے اور جو جو آپ کے خدشات ہیں، ان کے متعلق آپ کو بتایا جائے گا۔ ہم نے وہ بریفنگ بھی Arrange کی تھی اور اس کا میں تذکرہ اس وجہ سے ضروری کرنا سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ نے اپنی Transparency ensure کرانے کیلئے یہ بریفنگ Arrange کی تھی اور جو متعلقہ سیکرٹری صاحب ہیں، انہوں نے کافی جانفشانی سے اس پہ کام بھی کیا تھا، تو میرے خیال میں اس کی بھی Appreciation اس وجہ سے ہونی چاہیئے کہ جو اچھا کام کرتے ہیں، ہمیں ان کو Appreciate کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ سر، یہ جو سپلیمنٹری بجٹ ہے اور اس کا جو Breakup ہے، موٹے الفاظ میں سر میں یہ بتادوں کہ تقریباً 20 کروڑ جو ہے وہ جو سیلری پہ Increase ہوا تو وہ 20 کروڑ جو ہیں وہ وہاں چلے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ 13 کروڑ سے کچھ اوپر کی جو رقم ہے، اس میں سپیشل جج انٹی کرپشن کیلئے فرنیچر کی Provision ہے، اس میں Purchase of hardware ہے، اس میں سپیشل سیکرٹریز کی آسامیاں Increase ہوئی ہیں اسٹیبلشمنٹ اینڈ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں، تو وہاں پر ان کیلئے آفیشل کار وغیرہ خریدے گئے ہیں، اس کے علاوہ پراونشل سروسز اکیڈمی ہے، اس کو Grant in aid دی گئی ہے اور اس کے علاوہ کچھ چیف منسٹر سیکرٹریٹ میں اخراجات آئے ہیں لیکن سر یہ بھی بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ As a government یہ اخراجات ہمارے نہیں ہیں، پچھلی گورنمنٹ کے ہیں۔ جہاں تک ان کے پبلک سروس کمیشن کے ایشو کا تعلق ہے تو اس کے متعلق سر میں یہ کہتا چلوں کہ اصولاً تو میں اس چیز کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ جو آپ کے ہارڈ ایریاز ہوں، Deprived areas ہوں، ان کی Special representation ہونی چاہیئے لیکن پبلک سروس کمیشن ایک آئینی ادارہ ہے اور اس کے تحت جو Zoning ہوئی ہے، وہ پھر کمیشن کے Domain میں آتے ہیں۔ جیسا کہ گل زرین صاحب نے کہا، زرین گل صاحب نے، کہ ہم اس پہ ریزولیوشن لائیں گے تو یہ ریزولیوشن لے آئیں، اس پہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف

سے باقاعدہ جواب بھی آجائے گا اور ہماری تو یہ خواہش ہے کہ پشاور پہ بوجھ کم کرنے کیلئے اگر پبلک سروس کمیشن کے مختلف، جیسے ہائی کورٹ کی بنچز ہیں، اس طریقے سے پبلک سروس کمیشن کی بھی مختلف ڈویژن لیول پہ یا جہاں پہ ہائی کورٹ کی بنچ ہے، وہاں پہ یہ بنچز بن جائیں یا ادارہ معرض وجود میں آجائے تاکہ جو پشاور پہ یہ بوجھ ہوتا ہے اور اس کو اپنا کام نمٹانے میں اتنی مشکلات پیش آتی ہیں لیکن چونکہ یہ ایک آئینی ادارہ ہے، اس کو ہم دیکھیں گے اور ان شاءاللہ ان کی تجویز کا خیر مقدم کرتے ہیں اور میں۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you, janab. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 2, therefore, the question before the House is that Demand No. 2 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. نماز کیلئے وقفہ کرتے ہیں لیکن ریکویسٹ ہے کہ نماز پڑھنے کے فوراً بعد ان شاءاللہ کوشش کریں کہ دوبارہ پھر سٹارٹ کریں انشاءاللہ۔ تھینک یو۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 3. Hon`able Minister for Finance, please.

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 240 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران خزانہ و خزانہ جات اور لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is:

"a sum not exceeding rupees 240 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June, 2013, in respect of Treasury, Finance and Local Fund Audit."

'Cut Motions': Madam Amna Sardar, to please move her cut motion on Demand No. 3.

محترمہ آمنہ سردار: جی سر، یہ میں نے کٹوتی اس میں پیش کی ہے جی ایک سو روپے لیکن سر، سینیئر وزیر صاحب سے میری گزارش ہے کہ بہت سی امیدوں، بہت سی خواہشات، نیک خواہشات کے ساتھ کہ ان شاءاللہ ہمیں فنڈنگ کی جائے گی، توان نیک خواہشات کے ساتھ اور امیدوں کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن کی تحریک واپس کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم رقیہ حنا، پلیز۔

محترمہ رقیہ حنا: جی جناب سپیکر، میں ساٹھ روپے کی کٹوتی پیش کرتی ہوں اور ساتھ ہی Withdraw بھی کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب، پلیز۔ سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: زہ واپس کوم سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ حسین، پلیز۔ میڈم ثوبیہ شاہد پلیز۔ میاں ضیاءالرحمان، پلیز، میاں ضیاءالرحمان، پلیز۔

میاں ضیاءالرحمان: جناب سپیکر، میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں جی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر صالح محمد، پلیز۔

جناب صالح محمد: Withdraw کوم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا مفتی فضل غفور، پلیز۔ مسٹر محمد شیراز، پلیز۔ محمد عصمت اللہ، پلیز۔

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 3, therefore, the question before the House is that Demand No. 3 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it, the Demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 4. Honourable Minister for Law, please.

وزیر قانون: تھینک یو سر۔ سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 30 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران منصوبہ بندی و ترقی، شعبہ شماریات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved:

"a sum not exceeding rupees 30 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Planning & Development and Bureau of Statistics."

Cut Motions on Demand No. 4: Amna Sardar, please, Madam Amna Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: سر، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Madam Ruqia Hina, please. Sardar Aurangzeb Khan, please. Sardar Hussain Babak, please. Mr. Shah Hussain, please. Madam Sobia Shahid, please. Mian Zia-ur-Rehman, please.

میاں ضیاءالرحمان: جی جناب سپیکر، میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں جی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: صالح محمد، پلیز۔

جناب صالح محمد: واپس لیتا ہوں جی۔

Mr. Deputy Speaker: Maulana Mufti Fazl-e-Ghafoor. Mr. Muhammad Shiraz, please. Mr. Asmatullah, please.

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 4, therefore, the question before the House is that Demand No. 4 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

وزیر قانون: سر، ایک بات۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for Law, please.

وزیر قانون: تھینک یو سر۔ اس حوالے سے ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ محکمہ پی اینڈ ڈی کے حوالے سے بجٹ میں جو تجاویز آئی ہیں، ان کا خیر مقدم کیا گیا ہے اور محکمہ پی اینڈ ڈی کی طرف سے جوابے

ڈی پی پر Proposals تھیں، چونکہ وہ Propose تھیں، تو اس میں جواب Relevant portion ہے، جہاں پر ممبران کی طرف سے خدشات کا اظہار کیا گیا تھا، Specially مولانا عصمت اللہ صاحب کی طرف سے، تو اس میں Accordingly ترامیم کی گئی ہیں، یہ ایوان کے نوٹس میں ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جلدی سے بات کریں۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! اپوزیشن کے ممبران اسمبلی Jointly، ہم وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اور ہمارے ساتھیوں پر بھی بڑی تکلیف ہے، پوری ایڈمنسٹریشن پر بھی بڑی تکلیف ہے، ہم اس کو محسوس کرتے ہیں یقیناً ہم ایک ذمہ دار اپوزیشن کی حیثیت سے، تو ان کو Jointly ہم واپس کرلیں تاکہ ہمارا ٹائم بچ جائے۔ صرف ہماری ایک بہن مطلب ہے بات کرے گی اس پر، ہائر ایجوکیشن پر، آپ اس کو وہ کر لیں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ساری ڈیمانڈز کو پیش کر کے، اس کے بعد ان شاء اللہ پھر جو بھی بات کرنا چاہے، پھر موقع دے دیتا ہوں۔ یہ ڈیمانڈز ذرا جلدی جلدی میں پیش کرلیتا ہوں جی، پھر اس کے بعد اگر جو بات کرنا چاہے تو ویلکم۔

Honourable Minister for Agriculture, Information Technology, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 5.

جناب شہرام خان (وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی): شکریہ جی۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 110 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved:

"a sum not exceeding rupees 110 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in

course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Information Technology.”

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 5, therefore, the question before the House is that Demand No. 5 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. The honourable Minister for Revenue, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 6. Honourable Minister for Revenue, please.

جناب علی امین خان (وزیر مال): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 430 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران مال گزاری و املاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. The motion moved:

“a sum not exceeding rupees 430 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect Revenue and Estate.”

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 6, therefore, the question before the House is that Demand No. 6 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Mr. Jamshed ud Din, honourable Advisor for Excise and Taxation, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 7.

جناب جمشید الدین (مشیر برائے آبکاری و محاصل): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 30 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے سال کے دوران آبکاری و محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved:

“a sum not exceeding rupees 30 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in

course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Excise and Taxation."

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 7, therefore, the question before the House is that Demand No. 7 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 8.

وزیر قانون: سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 70 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے سال کے دوران داخلہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved:

"a sum not exceeding rupees 70 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Home department."

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 8, therefore, the question before the House is that Demand No. 8 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Mr. Malik Qasim Khan, Advisor for Prisons, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 9.

ملک قاسم خان خٹک (مشیر برائے جیلخانہ جات): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 35 کروڑ 5 لاکھ 5 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے سال کے دوران جیلخانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved:

"a sum not exceeding rupees 35 crore, 5 lac, 5 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the

charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Prisons."

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 9, therefore, the question before the House is that Demand No. 9 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 10.

وزیر قانون: تھینک یو، سر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 15 کروڑ 92 لاکھ 99 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved:

"a sum not exceeding rupees 15 crore, 92 lac, 99 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Police."

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 10, therefore, the question before the House is that Demand No. 10 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The hon`able Minister for Law, to please move his Demand No. 11.

وزیر قانون: سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 38 کروڑ 94 لاکھ 37 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے سال کے دوران عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved:

"a sum not exceeding rupees 38 crore, 94 lac, 37 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Administration of Justice."

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 11, therefore, the question before the House is that Demand No. 11 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, Special Assistant for Higher Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 12.

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو سپیکر سر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 5 کروڑ 38 لاکھ 30 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے سال کے دوران اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! اس پر اگر آپ اجازت دیں تو میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم آمنہ۔

محترمہ آمنہ سردار: سر، جو کٹ موشن وہ تو میں واپس لے لوں گی لیکن مجھے کچھ تھوڑے سے تحفظات ہیں، کچھ وہ میں بیان کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: سر، یہ ہائر ایجوکیشن کے ہی Under آ رہا ہے، ہائر ایجوکیشن ریگولیٹری اتھارٹی HERA، تو سر اس ضمن میں میرا کہنا یہ ہے کہ دوسرے صوبوں میں کہیں بھی HERA کا محکمہ ہے ہی نہیں اور یہ جی جب رجسٹریشن جو انسٹی ٹیوٹس کی کرتا ہے تو جناب سپیکر، یہ ہر ڈسپلن کی علیحدہ علیحدہ رجسٹریشن کرتا ہے جس سے Ultimately سٹوڈنٹ پہ جا کر بہت Burden پڑ جاتا ہے، تو یہ مجھے سٹوڈنٹس کی شکایت ہے جی کہ خدارا ایک ہی بار اگر رجسٹریشن کر دی جائے تاکہ سٹوڈنٹس کو Suffer نہ کرنا پڑے۔ تو ان کو جو فیسز دینا پڑتی ہیں، وہ کافی ساری دینا پڑتی ہیں تو اس لئے ان کیلئے یہ ایک پرابلم تھا جی کہ یہ بار بار، سر میں آپ کو کہنا چاہوں گی آپ کے توسط سے کہ ایک ہی کالج کو ایک ہی بار اگر رجسٹر کر لیا جائے تو اس کے بعد ہر ڈسپلن کو علیحدہ علیحدہ سے رجسٹر نہ کیا جائے۔ دوسری بات سر میں یہ کہنا چاہتی ہوں جناب سپیکر کہ تھرڈ ڈویژن کے جو بچے ہیں، ان کا ہمارے ہاں کیا کردار ہے؟ نہ تو آگے ایجوکیشن وہ Acquire کر

سکتے ہیں، نہ وہ حاصل کر سکتے ہیں تو ان کیلئے کم از کم ایک ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے جس میں وہ کسی Skill یا کسی ووکیشنل یا ٹیکنیکل ایجوکیشن کی طرف جا سکیں۔ یعنی Academic میں اگر وہ نہیں بھی جاتے ہیں تو At least وہ Skills کی طرف چلے جائیں، یہ ان کیلئے ضرور کیا جائے جی۔ اور دوسرا جی فنی تعلیم کے ساتھ ہی اس کا بھی کہہ دوں گی، وہ ٹیکنیکل ایجوکیشن سے تعلق رکھتا ہے، تو جو فنی تعلیم کے یا افرادی قوت کے ادارے ہیں، وہاں پہ نہ ورکشاپ ہو رہی ہیں، نہ وہاں پہ کوئی Equipments ہیں، نہ وہاں پہ مشینریز ہیں، تو یہ بھی ہائر ایجوکیشن کے نیچے آرہے ہیں، گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن لیول کے ہیں تو میں یہ ریکویسٹ کروں گی جی کہ ان انسٹی ٹیوٹس کو پلیز مدنظر رکھا جائے۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> مسٹر مشتاق احمد غنی صاحب پلیز۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم:</u> جناب سپیکر! جیسے آنریبل ممبر نے کہا ہائر ایجوکیشن ریگولیٹری اتھارٹی کا قیام جو ہے اس مقصد کیلئے عمل میں لایا گیا تھا کہ یہ ہائر ایجوکیشن کے جو ادارے قائم ہوتے ہیں، ان کو Regulate کریں اور جیسے انہوں نے فرمایا کہ Different subjects کی Different inspections ہوتی ہیں، اس کی وہ Fee charge کرتے ہیں تو اس کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کی ٹیم جاتی ہے اس ادارے میں خواہ KPK کے کسی بھی ضلع کے اندر وہ ادارہ قائم ہو اور یکمشت ایک کالج پورے کو Affiliate کرنا اس لئے مشکل ہوتا ہے کہ ایک تو سارے سبجیکٹس کوئی بھی ہائر ایجوکیشن میں ایک دم سے شروع نہیں ہوتے ہیں، Suppose فزکس شروع کر رہا ہے کوئی یا Mathematics شروع کر رہا ہے تو اسی ڈسپلن کی انسپکشن ہوتی ہے اور اسی کے سٹاف کو وہ چیک کرتے ہیں اور جب سیکنڈ سٹیج پہ وہ دوبارہ Apply کرتے ہیں For any particular subject تو دوبارہ ٹیم Inspect کرتی ہے اور اس طرح ان کے Charges جو ہیں ہر ڈسپلن کیلئے علیحدہ ہوتے ہیں اور تھرڈ ڈویژن کی انہوں نے بات کی، اس کو بھی ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ کے لیول پہ دیکھیں گے کیونکہ ابھی ان کی بات بالکل درست ہے کہ تھرڈ ڈویژن لوگوں کیلئے کوئی گنجائش نہیں ہے اس وقت اور ہم دیکھتے ہیں کہ ان کو ہم کس طرح سے ایڈجسٹ کر پاتے ہیں اور تیسرا ان کا پوائنٹ تھا فنی تعلیم کے بارے میں، وہ ہمارے Domain میں نہیں آتا، وہ ٹیکنیکل

ایجوکیشن سے Relate کرتا ہے، اس کا جواب وہ دیں گے۔ تو میں گزارش کرتا ہوں کہ ان شاءاللہ جو بھی یہ آپ کے مسئلے ہونگے، ہم ان کو handle کریں گے ان شاءاللہ۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved:

"a sum not exceeding rupees 5 crore, 38 lac, 30 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Higher Education."

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 12, therefore, the question before the House is that Demand No. 12 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker : The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Health, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 13. The honourable Minister for Law, on behalf of Health Minister.

وزیر قانون: شکریہ۔ ,On behalf of Minister for Health, Sir میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 46 کروڑ 75 لاکھ 14 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaeker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 46 crore, 75 lac, 14 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Health? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for C&W, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 14. The honourable Minister for C&W, please.

Mr. Yousaf Ayub Khan (Minister for C & W): Thank you, Mr. Speaker. I wish to move that a sum not exceeding rupees 50 only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that

will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Establishment charges of Communication and Works Department.

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 50 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect Communication & Works? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker; The 'Ayes' have it, the Demand is granted. The honourable Minister for C&W, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 15. Please, Demand No. 15.

Minister for C & W: Janab Speaker, I wish to move that a sum not exceeding 177 million, 818 thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of maintenance and repair of buildings, roads, highways and bridges.

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 177 million, 818 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of maintenance & repair of buildings, roads, highways and bridges? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Public Health Engineering, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 16.

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئر نگ): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 20 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 20 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of

payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Public Health Engineering?

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مفتی سید جانان صاحب، پلیز۔

مفتی سید جانان: بسم الله الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، اول خو زه دغه ایوان کښې ټول ناست خلق او دلته میډیا والا ملګری چې سحر ته به مونږ پسې لیکی چې اپوزیشن خلق هم داسې ناست وو، مونږ په دې هغه باندې نه یو ناست، مونږ صرف په دې خاطر باندې ناست یو چې زمونږ په وجه باندې ډیرو خلقو ته تکلیف دے، که مونږ څه نه وایو د هغه خلقو د وجه نه مطلب دا دے نه وایو، مونږ وایو چې بس وروستو نه نوره خبره رارروانه ده او بیا ناوخته کیږی خو جناب سپیکر صاحب، زه د پبلک هیلتھ منسټر صاحب جذبې ته خراج تحسین پیش کوم چې دوئ بله ورځ کوم د جذباتو اظهار ئے کړے دے خو دې سره سره جناب سپیکر! زه به څو خبرو طرف ته د منسټر صاحب توجه راګرځوم۔ که تاسو خیال کړے وی، هره ورځ، نن اخبار کښې راغلی دی چې دغه صوبه کښې حیات آباد کښې او فلانی ځائے کښې بوسیدہ پائپ لائنوں کی وجہ سے فلاں خرابی ہے، فلاں مرض پھیل رہا ہے، فلاں پھیل رہا ہے۔ هغې سره سره جناب سپیکر صاحب، زه به درته د خپلې حلقې یو دوه ځایونه وښایم۔ دلن کښې یو سکیم دے د ایم ایم اے دور حکومت کښې شوے دے غالباً هغه سکیم به اوس په 10 کروړ روپئ باندې اونشی خو دومره بدنصیبی او دومره ناکامی چې هغه د لسو کروړ سکیم نه یو سړی اوبه نه دی څښکلی۔ ما تیرې اسمبلئ کښې هغه دا خبره کړې وه، منسټر صاحب ما ته یو دوه ځله یقین دهانی راکړه خو اوسه پورې مطلب دا دے چې هغه کار هم هغه شان پروت دے۔ جناب سپیکر صاحب! زما خپل یونین کونسل دے، وزیر اعلیٰ صاحب ما ته یو کروړ 10 لاکھ روپئ راکړې وې په 09-2008 اے ډی پی کښې خو د بدنصیبئ نه هغه سکیم اوسه پورې مطلب دا دے چې څنګه وو هغه هغه شان نیم پروت دے، تر اوسه پورې هغه اوبه راونه رسیدلې چې هغې نه چا اوبه څښکلې وی۔ هم دغه شان جناب سپیکر صاحب! کربوغه کښې یو ټیوب ویل ما لګولے دے تیر حکومت کښې 33 لاکھ روپئ باندې خو هغه ټرانسفارمر، د هغې

مشینرئ ټرانسفارمر تر اوسه پورې را نغلو، تقریباً شلور کاله ئے اوشول هغه شے مطلب دا دے بیا خرابیدو طرف ته روان به وی۔ نو زما به منسټر صاحب ته صرف دا گزارش وی چې دا زمونږ پیسې نه دی، د حکومت نه دی، د دغه عوامو پیسې دی او که داسې لکھونه او کروړونه ضائع کیږی، زه وایم چې مونږ به زمانه هم نه معاف کوی او الله رب العالمین به هم مونږ نه معاف کوی۔ نو زما به ټولو خبرو سره سره منسټر صاحب ته دا گزارش وی چې دا ما کومو خبرو طرف ته د دوئ توجه راواړوله، خصوصی احکامات د جاری کړی چې څومره پورې هم ممکن وی چې د دغه څیزونو غم اوشی او دې سره د منسټر صاحب د جذبې د وجې نه د خیر سگالئ په طور باندې خپل کټ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Minister Public Health, for reply please.

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں Agree کرتا ہوں کہ جو باتیں انہوں نے کی ہیں۔ اس سے پہلے جو مجھے پتہ چلا ہے، چیف منسٹر صاحب کے پاس یہ ڈیپارٹمنٹ تھا اور میرے خیال میں کہ ان کے بعد سے جو انچارج تھا یا جس کی انسٹرکشنز کے اوپر یہ ڈیپارٹمنٹ چلا ہے، وہ اور بھی زیادہ مضبوط ترین آدمی تھا، معصوم شاہ صاحب۔ اس قسم کی شکایت بہت زیادہ ہے اور میں یہ آرڈر کر چکا ہوں کہ جو Functional سکیمیں ہیں، ان کی لسٹ اور جو Dysfunctional ہیں، وہ بھی مجھے بتادی جائیں اور میں ایک ہفتے کا ٹائم دے چکا ہوں کہ ایک ہفتے کے اندر مجھے ڈسٹرکٹ وائز ساری سکیمیں بتادی جائیں کہ کہاں پر Functional ہیں اور کہاں پر Dysfunctional ہیں؟ اور اس کے مطابق ہم پلاننگ کرینگے کہ کیا ہم نئی سکیم شروع کریں یا جو ہماری پرانی سکیمز ہیں ان کو ہم Activate کریں۔ صرف پانی مہیا کرنا کافی نہیں ہے، Hygienic water مہیا کرنا مقصد ہے اور ان شاء اللہ یہ سارا کچھ ان کے سامنے ہوگا۔ ان کی Consultation کیساتھ اور بھی سروے ہم کر رہے ہیں کہ جہاں پر پریشر پمپ کی ضرورت ہے، جہاں پر ہینڈ پمپ کی ضرورت ہے، جہاں پر ٹیوب ویل کی ضرورت ہے لیکن یہ میں مانتا ہوں کہ جو پائپ لگائے گئے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ Up to the standard نہیں ہیں، میں کوشش کرونگا کہ یہ غلطی Rectify ہو اور ان کی امنگوں کے مطابق ہو۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Thank you, ji. Demand is moved and now the question before the is that Demand may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Honourable Minister for Local Govt: Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 17. Minister for Local Govt: please.

<u>جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات)</u>: سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک کروڑ 83 لاکھ 56 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ تھینک یو سر۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The motion moved and the question is that a sum not exceeding one crore, 83 lac, 56 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Local Government? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. The hon`able Minister for Agriculture, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 18

<u>جناب شہرام خان (وزیر زراعت)</u>: شکریہ جی۔ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ہزار 660 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ایگریکلچر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: : The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees one thousand and 660 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Agriculture? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of Chief Minister,

Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 19. Ji, Shehram Tarakai Sahib, please.

جناب شہرام خان (وزیر زراعت): شکریہ جی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 480 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران لائیو سٹاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 480 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Livestock? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Mr. Shehram Tarakai, to please move his Demand No. 20.

وزیر زراعت و امداد باہمی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 80 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران کوآپریٹیوز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 80 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Cooperatives? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. The honourable Minister for Environment & Forest, to please move his Demand No. 21. Mr. Bakht Baidar Khan, please.

جناب بخت بیدار خان (وزیر صنعت و حرفت): جناب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 19 کروڑ 92 لاکھ 27 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات و جنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 19 crore, 92 lac, 27 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect Environment and Forests? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move his Demand No. 22.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 کروڑ 63 لاکھ 18 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 3 crore, 63 lac, 18 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Wildlife? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 23: The hon`able Minister Shehram Tarakai Sahib, to please.

وزیر زراعت و ماہی پروری: شکریہ جی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 60 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران فشریز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 60 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Fishries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Senior Minister for Irrigation, Energy & Power to please move his Demand No. 24. Mr. Bakht Baidar on behalf of Senior Minister.

جناب بخت بیدار (وزیر صنعت و حرفت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9 کروڑ 91 لاکھ 87 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 9 crore, 91 lac, 87 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June 2013, in respect of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Industries, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 25. Bakht Baidar Khan, please.

وزیر صنعت و حرفت: میں تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 6 کروڑ 84 لاکھ 12 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صنعت و حرفت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 6 crore, 84 lac, 12 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June 2013, in respect of Industries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted. Mr. Ziaullah Afridi, honourable Special Assistant for Mineral Development, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 26. Habib ur Rehman, please Sir.

جناب حبیب الرحمان (وزیر برائے زکواۃ و عشر): On behalf of Ziaullah Afridi میں تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 50 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے

ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران معدنی ترقی و انسپکٹوریٹ آف مائنز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 50 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Mineral Development and Insectorate of Mines? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Industries, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 27. Bakht Baidar Khan, please.

وزیر صنعت و حرفت: جناب، میں تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 60روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 60 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Stationery and Printing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Mr. Shakeel Ahmad, honourable Special Assistant for Population Welfare, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 28. Mr. Shakeel Ahmad. Mr. Amjad Afridi, please.

جناب امجد خان آفریدی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): On behalf میں تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 90روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 90 only, may be granted to the Provincial

Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Population Welfare? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move Demand No. 29.

وزیر قانون: میں On behalf تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 110 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم وافرادی قوت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 110 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Technical Education and Manpower? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Industries and Labour, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 30.

وزیر صنعت و حرفت: جناب، میں تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 110 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محنت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 110 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Labour? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf on Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move Demand No. 31.

وزیر قانون: سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 50روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اطلاعات و تعلقات عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 50 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Information and Public Relations?

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

جناب سردار حسین: محترم سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پلیز، سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! زما خیال دا دے، مونږه خو اپوزیشن ټول کټ موشن واپس واخستل خو که حکومت ستړے شوے وی نو دا Yes که ستاسو اجازت وی نو دا Yes به هم مونږه وایو ځکه چه هغوی Yes هم نه شی وئیلے۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 33: The honourable Minister for Zakat, Ushr, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 33.

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): شکریہ جناب سپیکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 74لاکھ 72ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زکواۃ و عشر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 74 lac, 72 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Zakat and Ushr? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 32: Dr. Meher Taj Roghani, honourable Special Assistant for Social Welfare, Khyber Pakhtunkhwa, to please move her Demand No. 32.

ڈاکٹر مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): سر، میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 40 لاکھ 75 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود، خصوصی تعلیم اور Women Empowerment کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 40 lac, 75 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Social welfare? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

ملک ریاض خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ملک ریاض صاحب، پلیز۔

ملک ریاض خان: جناب سپیکر، یو روایت دے، ډیر بنه روایت دے چې هر کال بجټ پاس شي نو فنانس او پی اینډ ای ډیپارټمنټ ته Re-appropriation باندې یوه تنخواه زیاته ورکړلې کیږی، دا یو ډیر بنه روایت دے، په دیکښې زه نور ترمیم دا کوم چې د نورو محکمو سربراهان هم راځی، دې بجټ کښې محنت کوی، هغوی د په دې شی کښې شامل شی، زه وزیراعلیٰ صاحب ته دا درخواست کوم او د اسمبلئ ټول سټاف دې محنت کښې شرکت کوی نو هغوی د په دې هغه کښې شامل شی نو ډیر بنه به وی۔ تهینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: Demand No. 34: The honourable Minister for Zakat, Ushr, Khyber Pakhtunkhwa, to please move Demand No. 34.

وزیر برائے زکواۃ و عشر: شکریہ، جناب سپیکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو

کہ 30جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف مذہبی واقلیتی امور اور حج کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 10 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Auqaf, Religious & Minority Affairs? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Honourable Minister for Sports, Culture & Tourism, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 35. Minister for Sports, please.

جناب محمود خان (وزیر کھیل و ثقافت): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 6 کروڑ 89 لاکھ 25ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران کھیل، ثقافت، سیاحت اور عجائب گھر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 6 crore, 89 lac, 25 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Sports, Culture and Tourism? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand 35 is granted.

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، ستاسو نوټس کښې هم راوستل غواړم، منسټر صاحب او سی ایم صاحب هم ناست دی۔ تیره ورځ نوښار کښې بشریٰ بی بی یوه سینګره (Female singer) وه چې په هغې باندې د شپې چا تیزاب اچولی وو او هغه مخ ئے ورته سوزولے وو-----

محترمہ نگہت اورکزئی: Yes۔

جناب سردار حسین: نګهت بی بی هم په هغې باندې خبره کړې وه۔ بيا اندازه اوشوه چې هغه ډير زيات غريبانان دی او سی ايم صاحب هم د لته کښې ناست دے ، د هغوی نوټس کښې راوستل غواړم که هر څومره ممکن وی چې هغوی سره مدد هم وکړی او د هغوی د علاج کوم حالت دے ، که هغه برابر کړی نو ډيره زياته مهربانی به وی سپيکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: اس بارے تو میں سمجھتی تھی کہ وہاں سے ہماری جوایڈوائزر صاحبہ ہیں، وہ شاید اخبار بھی پڑھتی ہونگی اور ٹی وی بھی دیکھتی ہونگی کیونکہ یہ بہت زیادہ ظلم ہوا ہے اور اسی طرح یہ مظالم اگر ایک عورت کے ساتھ ہوتے رہے کہ اس کا منہ بھی جلا دیا، اس کے والد کا بھی اور اس کے بھائی کا بھی، اور اس کو پھر، جناب سپیکر صاحب! ہیلتھ منسٹر صاحب ذرا میری طرف متوجہ ہوں، سی ایم صاحب اگر میری طرف متوجہ ہوں کیونکہ یہ بہت Important مسئلہ ہے، یہ نوشہرہ ہی کا واقعہ ہے اور جناب سپیکر صاحب! اس لڑکی کو پھر یہ کیا گیا، اس کو ہاسپٹل میں داخلہ بھی نہیں دیا گیا، یعنی اس کو ایڈمٹ بھی نہیں کیا گیا، اس کو ویسے ہی گھر بھیجوادیا۔ تو جناب سپیکر صاحب، ایک تو ہم یہاں پر بار بار یہ بات کر رہے ہیں کہ Burn Centre یہاں پر کھلنا چاہیئے تاکہ ،___ سر ، دا ستاسو د هغې مسئله ده ، تو سر یہ بشریٰ بی بی جو ہے، اس کا بالکل چہرہ جل چکا ہے اور ان کو اس وقت بہت زیادہ Medical facilities کی بھی ضرورت ہے لیکن ہاسپٹل والوں نے، لیڈی ریڈنگ میں جب اس کو لیکر آئے ہیں تو انہوں نے اس کو فارغ کر دیا ہے۔ تو سر یہ ایک بہت بڑا ظلم ہوا ہے جس کے بارے میں میں چاہونگی کہ آپ لوگ جو ہیں اس پر ایکشن لیں کیونکہ یہ عورت کے ساتھ تشدد والی والی بات ہے جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for Health, reply please.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر، یہ بہت ہی افسوسناک واقعہ ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں خواتین کے ساتھ اس طرح کا جو ظلم ہو رہا ہے، یہ نہیں ہونا چاہیئے اور ہم کوشش کر رہے ہیں انشاءاللہ کہ اس طرح کے واقعات کی روک تھام ہو اور جہاں تک انکی Treatment کی بات ہے تو گورنمنٹ نے ان کیلئے

پانچ لاکھ روپے کا وہ کیا ہوا ہے، ان شاءاللہ میں ابھی معلومات کرلونگا کہ ابھی تک ان کو پہنچے ہیں کہ نہیں پہنچے ہیں؟ اگر نہیں پہنچے تو انشاءاللہ Monday تک میں کوشش کرونگا۔

Mr. Deputy Speaker: The hon`able Minister for Local Government, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 36.

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 39 کروڑ 33 لاکھ 46 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی حکومتوں کے غیر تنخواہی حصہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees one billion, 39 crore, 33 lac, 46 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of District Non Salaries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 36 is granted. Mr Amjad Afridi, Special Assistant for Housing, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 37.

ملک امجد خان افریدی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 20 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے اور ساتھ ہی ساتھ میں اپوزیشن دوستوں کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ اس پر انہوں نے کوئی کٹ موشن پیش نہیں کی ہے۔ بڑی مہربانی، نوازش، شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees twenty only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Housing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 38.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 60 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بین الصوبائی رابطہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 60 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Interprovincial Coordination? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Senior Minister for Irrigation and Energy Power, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 39. Bakht Baidar Khan.

جناب بخت بیدار (وزیر صنعت وحرفت): سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 63 کروڑ ایک لاکھ 78 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران انرجی اینڈ پاور کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 63 crore, one lac, 78 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Energy & Power? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 40.

وزیر قانون: سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 60 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ٹرانسپورٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 60 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Transport? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Elementary and Secondary Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 41.

جناب شہرام خان (وزیر زراعت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): On behalf of Minister for Elementary Education میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 26 کروڑ 42 لاکھ 29 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 26 crore, 42 lac, 29 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Elementary & Secondary Education? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 42.

وزیر قانون: سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دو ارب 58 کروڑ 74 لاکھ 13 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد بحالی و آبادکاری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 2 billion, 58 crore, 74 lac and 13 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Relief for Rehabilitation and Settlement? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Haji Qalandar Khan Lodhi, honourable Advisor to the Chief Minister for Food, to please move his Demand No. 43.

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر برائے خوراک): شکریہ۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 740 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران State Trading in Food Grains & Sugar کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 740 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of State Trading in Food Grains & Sugar?

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! سی ایم صاحب هم ناست دے او ایډوائزر صاحب هم ناست دے، زه دا نوټس کښے راولم د حکومت، یو خو سپیکر صاحب! زمونږه انفارمیشن منسټر صاحب چې دے، یو خو هغه لیټ راځی او چې کله لیټ راشی نو بیا منی اسمبلی شروع کړی، زمونږه د هغوی توجه پکار ده، یو خو ورته دا ګزارش دے چې په ټائم به راځی، په ټائم هم نه راځی او بیا ئے اسمبلی شروع کړې وی، انفارمیشن منسټر صاحب ته خواست دا دے چې یو خو په ټائم راځی او چې کله په ټائم راشی هاؤس کښې Disturbance پیدا کوی نو تاسو ته جی زما دا خواست دے چې دوئ د لږ په ټائم راځی۔ سپیکر

صاحب! داسې ده چې په تیرو پینځلس شل ورځو کښې د غنمو قیمت چې دے د بدقسمتئ نه ډیر زیات اوچت شو، درې نیم سوه روپئ من چې دے دا غنم زمونږه په صوبه کښې گران شو او عجیبه خبره دا ده چې د پنجاب نه دلته په غنمو راوړو باندې چې دې پله ئے راوړئ په هغې باندې مکمله پابندی ده، زما خواست دا د ے حکومت ته، سی ایم صاحب هم ناست دے که پنجاب صوبې د خپلې صوبې په مفادو کښې په غنمو دلته پختونخوا ته په راتگ باندې پابندی لگولې ده نو زما یقین دا دے چې د پختونخوا نه چې غنم پنجاب ته ځی او که په هغې باندې بیا مونږه پابندی ولگوؤ نو دا به څه غلطه خبره نه وی ځکه چې دلته هسې هم گرانی ډیره زیاته شوه او خاصکر دا اوړه او غنم چې دی، هغه ډیر زیات گران شو نو د سی ایم صاحب په نوټس کښې دا خبرې جی راولم۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مفتی سید جانان پلیز۔

مفتی سید جانان: زه جی، بابک صاحب کومه خبره وکړه، هم د دغې خبرې زه جی تائید کوم۔ عربئ کښې یوه دغه ده چې "سلل مجرب ولا تسئل حکیم" دا مخکښې جی دا خبرې تیرې دی او دا د صوبې خلقو دا درد او دا تکلیف تیر کړے دے او بنیادی خبره دا وی، دا څیزونه ټول داسې شو چې هر څیز خراب تراب شو، بس تاسو دغه وکړو، مونږ څه ونه وئیل گنی جناب سپیکر صاحب، تاسو یقین وکړئ چې دغې صوبې کښې به ډیرې ټیوب ویلې، په سوؤنو ټیوب ویلې به داسې وی چې هغه د بجلئ د وجې نه په بندیدو باندې روانې دی۔ د اوبو چې کوم نظام وو، هغه نظام درهم برهم کیدونکے دے او بل طرف ته آبادی دومره زیاتیدونکې ده چې ورځ په ورځ چې کومه جریب زمکه ده هغه کنال کیږی او چې کومه کنال ده، هغه مرلو ته رسیږی۔ نو زما به دا گزارش وی چې د دوئ کوم هم منسټر وی اوسه پورې خو مونږ منسټران صاحبان هم پوره صحیح پیژندلی نه دی خو چې کوم منسټر ئے وی، دا تکلیف به روژه کښې هم راځی او روژې نه بعد به هم مطلب دا دے خلقو باندې راځی او اوس هم راغلے دے۔ که د چا مارکیټ سره واسطه وی، اخستل خرخول پخپله کوی، زه وایم چې هغه خلقو نه به دغه ایوان کښې هم ډیرو خلقو ته معلوم وی، نو زما به دا گزارش وی چې دغه تکلیف نه بیا

آئندہ وخت کښې خلق بچ وی او اوسه نه مطلب دا دے د دې سدباب کول پکار دی۔

Mr. Deputy Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 43 is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 44.

وزیر قانون: سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 20 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 20 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Developments? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 43 is granted.

جناب سردار حسین: محترم سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: یوه خبره کول غواړم سپیکر صاحب، هغه تیره ورځ دلته د اپوزیشن ټولو ملګرو دلته واک آؤټ هم وکړو هغه چې کوم PSDP فنډ وو او بیا سپیکر صاحب، زمونږ محترم په فلور آف دی هاؤس باندې په هغه ټائم باندې دا ایشورنس ورکړو چې وزیر اعلیٰ صاحب به پارلیمانی لیډرانو صاحبانو سره کښینی او دا مسئله چې ده دا به کیږی۔ سپیکر صاحب! دا خبره ستاسو په نوټس کښې ځکه راولم چې سپیکر صاحب دلته Commitment په فلور آف دی هاؤس باندې کړے وو او دا ټول ملګری چې دی دوئ واک آؤټ کړے وو، په دې خبره باندې دوئ راغلل واپس دې هاؤس ته چې وزیر اعلیٰ صاحب به پارلیمانی لیډرانو صاحبانو سره کښینی او چې دا کومه مسئله ده، دا به په ناسته باندې حل

کوی۔ سپیکر صاحب! مونږ په دیکښې دا خبره کول نه غواړو، ما په هغه ټائم باندې هم دا خبره کړې وه او په هغې باندې ما ډیره په تفصیل باندې خبره کړې وه چې که د حکومت پالیسی دا وی چې ممبرانو صاحبانو ته فنډونه نه ورکوی نو دا ظاهره خبره ده چې د حکومت ترجیحات وی، د حکومت فیصلې وی، هغه اپوزیشن مونږ ضرور کولے شو، مونږ هغه چیلنج کوؤ نه، نه ئے مونږ چیلنج کولے شو خو ما په هغه ټائم باندې هم دا خبره وکړه او سپیکر صاحب، زه اوس هم دا خبره کوم چې د حکومت د طرف نه دا خبره په واضحه توګه باندې راشی چې آیا فنډ نه ورکوی، د سکیمونو د پاره به هغه ممبران صاحبان چې دی هغوی به خپلو ضلعو کښې سکیمونه ورکوی نو پکار دا ده چې دا پالیسی واضحه راشی او دا ټول ممبران صاحبان په خپلو حلقو کښې په Need basis باندې هغه په یونین کونسلو کښے کار وکړی او هغه سکیمونه تیار کړی۔ یو خو دا خبره چې سپیکر صاحب فلور آف دی هاؤس باندې دلته ایشورنس ورکړو، نن دریمه ورځ ده مونږ په دې انتظار یو چې وزیر اعلیٰ صاحب زمونږ محترم دے او مونږ ټول هاؤس د هغوی احترام کوؤ، مونږه ئے بیا هم احترام کوؤ ځکه چې لیډر آف دی هاؤس دے، زمونږه د صوبې چیف ایګزیکټیو دے خو دا خو ډیره زیاته عجیبه خبره ده سپیکر صاحب چې د دغه کرسئ نه ایشورنس ورکړے شی دا اوونیلے شی چې سبا به وزیر اعلیٰ صاحب پارلیمانی لیډرانو سره کښینی او بیا نن دریمه ورځ ده نه چا تپوس وکړو او نه چا کښیناستے وکړو نو زما یقین دا دے سپیکر صاحب! چې دا مناسبه خبره نه ده۔ د حکومت که کومه هم پالیسی ده، پکار دا ده چې هغه واضحه راشی او هغه ممبران به بیا کښینی او خپله صلاح او خپله مشوره چې ده هغه به وکړی۔ سپیکر صاحب، مهربانی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The honourable Chief Minister, please.

<u>جناب پرویز خټک (وزیر اعلیٰ):</u> جناب سپیکر صاحب، زما خیال دے ما بار بار دا وضاحت کړے دے چې بالکل ستاسو د ټولو خیال به ساتلے کیږی، په ضلعو کښې ډسټرکټ ډیویلپمنټ کمیټیز دی، ضلعو ته به مونږ فنډز ټرانسفر کوؤ۔ ستاسو کوم سکولونه دی یا څه دی، هغه بیا تاسو خپلو کښې به کښینئ او هغه تقسیم چې څنګه یو سسټم دے خو صرف مونږ به پراجیکټ کمیټیز نه کوؤ، هغه به

ټينډرز کوؤ ځکه چه پراجيکټ کميټيز کښې ډيرې ګهپلې دي او هغې باندې د حکومت بدنامي جوړيږي. يو تاسو به خپلو ضلعو کښے کښينئ او د خپل فنډز مطابق به سکيمونه جوړوئ او Approval به ورکوؤ، هغې کښې څه مسئله نشته. که تاسو ته هغې کښې څه اعتراض وی نو سسټم هم هغه دے، چې څه به ډائريکټ ملاويدل هم دغه شے به ډسټرکټ ته ځی او تاسو خپلو کښې پرې فيصله کوئ او ښه سکيمونه جوړ کړئ چې خلقو ته ترې فائده وی، هر څه به تاسو ته رسی څه مسئله نشته، چونکه ډير وضاحت سره نشم وئيلے خو دا مسئله هيڅ هم نشته دے، تاسو پروا مه کوئ.

جناب سردار حسين: شکريه جی، د وزير اعلیٰ صاحب ډيره زياته شکريه ادا کوؤ مونږه، سپيکر صاحب! دا ده چې ظاهره خبره ده چې دلته اتحادی حکومت دے، مونږ بالکل دا کوشش نه کوؤ چې د حکومت په پاليسو باندې د خدائے مه کړه مونږه اثر انداز شو، صرف دا يو خبره کول غواړو او زما يقين دا دے چې زمونږ خو ډيره زياته د خوشحالئ خبره دا ده چې چيف منسټر صاحب چې هغه پخپله د ډيرو مرحلو نه راوتے دے او ډير سينيئر زمونږ مشر دے، محترم دے په دې هاؤس کښې، مخکښې به دا وه چې دوه کروړه به ملاويدې ممبر ته يا به درې کروړه ملاويدې د هغېAgainst چې دے ممبرانو به سکيمونه ورکړل، هلته به پرې DDC اوشوه، اوس دا يو خبره خو نن وضاحت اوشو چې هغه فنډونو Against چې کوم دے چې دا پته اولګی چې آيا هغه ممبران به د دوه کروړو Against سکيمونه ورکوی، د درې کروړو Against به سکيمونه ورکوی، د څلورو کروړو؟ پراجيکټ کميټئ نشته، دا هم ډيره زياته ښه خبره ده چې د حکومت پاليسی ده، د حکومت فيصله ده خو زه دا وئيل غواړم که په ديکښې اوس هم حکومت ته څه مشکل وی، دوئ دا ګڼی چې ګنی ممبران سکيمونه ورکوی يا ممبران پراجيکټ کميټئ جوړوی په ديکښې کرپشن دے، زه دا ګڼم چې دا په دے ټول هاؤس باندې عدم اعتماد دے، عدم اعتماد، دا يواځے د اپوزيشن خبره زه نه کوم، زه د دې ټول هاؤس خبره کوم چې دا په دې ټول هاؤس باندې عدم اعتماد دے او دا څنګه ممکنه ده سپيکر صاحب، مونږه دا خبره اورو داسې چې دا مونږ Devolve کوؤ دا سسټم، د کلو په ليول باندې د يونين کونسل

په لیول باندې به Elected خلق راځی، نو که هلته په Elected خلقو باندې اعتماد کیږی، زه بیا دا سوال کوم چې په دې هاؤس کښې چې کوم خلق ناست دے، دا Elected خلق ناست دے، په دوئ چې اعتماد، ښه خبره دا ده تاسو وایئ Consultant به Hire کوؤ، تاسو وایئ Monitoring and Evaluation به کوؤ، مونږ درسره یو خو دا Message چې کوم ځی، زه ډیر په معذرت سره دا خبره کوم چې دا په Elected خلقو باندې عدم اعتماد دے، پکار دا ده چې کوم Mechanism د Transparency د پاره دا حکومت جوړوی، مونږه ورسره ترلی ملګری یو، د یوے، یوے پیسې کرپشن چې چا هم کړے دے، ما فلور آف دی هاؤس باندې دا خبره کړې وه چې په راروان وخت کښې څوک د دې خبرې کوشش اونه کړی، دا یواځې د حکومت ذمه داری نه ده، دا زمونږه هم ذمه داری ده چې دا نظام چې دے چې دا Transparent شی خو دا داسې مبهم نه دے پکار، دا Confused نه دے پکار، دا ډیر کهلاؤ پکار دے، دا ډیر واضحه پکار دے چې مونږ لاندې خلق په اعتماد کښې واخلو۔ سپیکر صاحب! هغه بله ورځ چیف منسټر صاحب نه وو، ما دا خبره وکړه او زه اوس هم دا خبره کوم چې الله د وکړی چې په ګراونډ باندې چې زمونږ کوم خلق دے، د هغوی ذهنی معیار د دومره شی چې دا وګڼی چې په دې هاؤس کښې څومره خلق ناست دے چې دا دلته رالیږلے شوے دے، دا لیجسلیشن له رالیږلے شوے دے، خدائے د وکړی چې زمونږ په کلو کښې زمونږ په وطن کښې چې کوم خلق دے چې هغوی زمونږ نه د دې طمع نه کوی چې مونږ به ورله روډ جوړوؤ، مونږ به ورله سکول جوړوؤ، مونږ به ورله هسپتال جوړوؤ، مونږ به ورله د اوبو سکیم کوؤ، خدائے د وکړی چې د هغوی ذهن داسې ځائے ته اورسی، زما یقین دا دے چې د ممبرانو د پاره به د دې نه د خوشحالئ بله کومه خبره وی چې خلق زمونږ نه کارونه نه غواړی، صرف مونږ قانون سازئ له رااولیږی او مونږ قانون سازی کوؤ او هغوی پرې خوشحالیږی۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، زمونږ بالکل هیڅ په دې خبره باندې شک هم نشته، زمونږ پوره اطمینان دے ان شاءالله چې وزیر اعلیٰ صاحب چې دے د دې ټول هاؤس هر ممبر ته به په یو نظر باندې ګوری خو زما به بیا دا

خواست وی چې داسې پالیسئ راځی چې هغه ډیر په واضحه توګه باندې هلته
ځی جی۔ مهربانی۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Deputy Speaker: Madam Uzma Khan, to talk on point of order, please.

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہیلتھ منسٹر صاحب نے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں کچھ Changes کی ہیں اور جناب سپیکر، آج وہ میڈیا میں بھی آئیں، ہم سب نے دیکھیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی جناب سپیکر، جب بھی کوئی نیا ہیلتھ منسٹر چارج لیتا ہے تو وہ ڈاکٹرز کو Encourage کرنے کی بجائے Discourage کیوں کرتا ہے؟ جناب سپیکر، جب گورنر افتخار صاحب آئے تھے تو انہوں نے بھی یہی Decision لیا تھا اور ڈاکٹروں کی پرائیویٹ پریکٹس پہ پابندی لگائی تھی اور جناب سپیکر، اس کا ریزلٹ یہ آیا کہ تمام جو سینیئر ڈاکٹرز تھے، انہوں نے وہ استعفیٰ دے دیا اور آج آپ دیکھیں RMI میں وہ گروپ آف ڈاکٹرز کتنی اچھی Facilities دے رہا ہے۔ کیا اچھا نہ ہوتا کہ یہ ہمارے جو گورنمنٹ ہاسپٹلز ہیں، اسی میں سروس دیتے؟ جناب سپیکر! Non practice allowance کی مد میں آپ ڈاکٹرز کو کیا دیتے ہیں؟ ہزار دو ہزار روپے دیتے ہیں۔ جناب سپیکر، ایک رجسٹرار سینیئر رجسٹرار کی یہ ڈیوٹی ہے، وہ آٹھ بجے آئے گا، دو بجے تک ڈیوٹی کرے گا، سارا دن وہ On call رہے گا، اگر کوئی ضرورت ہوئی تو وہ آسکتا ہے اور شام کو وہ راؤنڈ کرے گا۔ اس کے بیچ ڈاکٹر کیا کرتا ہے جناب سپیکر، وہ ڈاکٹر کی اپنی مرضی ہوتی ہے، وہ بھی کما کے لائے گا۔ جناب سپیکر، گورنمنٹ اس کو کیا تنخواہ دیتی ہے، اگر یہ Rule apply ہو رہا ہے تو پھر یہ ٹیچر پہ بھی ہوگا، وہ ڈیوٹی کے بعد ٹیوشن نہیں پڑھائے گا۔ اگر یہ ہوگا تو Politician پہ بھی ہوگا کہ وہ اس اسمبلی کے باہر کوئی دوسری جاب نہیں کرے گا۔ جناب سپیکر، کم از کم اس کے بارے میں میں ہیلتھ منسٹر صاحب سے کہوں گی کہ اس بات پر دوبارہ نظرثانی کریں اور یقیناً جناب سپیکر، ڈاکٹرز جو ہوتے ہیں، ایک بہت مہذب اور معزز پیشہ ہے ہماری اس کمیونٹی کا جناب سپیکر، تو ان کو اس طرح Discourage نہیں کرنا چاہیئے۔ ہونا تو یہی چاہیئے تھا کہ ہیلتھ منسٹر آتے ہی اعلان کرتے کہ ہمیں ڈاکٹرز کی ضرورت ہے، مزید ڈاکٹرز ہمیں Join کریں لیکن انہوں نے یہ کوشش کی۔ اس طرح ہم مزید Experienced Doctors, Senior Doctors کو کھودیں گے اور آپ کو پتہ ہے جناب سپیکر کہ Foreign میں آج کل ڈاکٹروں

کی کتنی مانگ ہے؟ یہ قریب ہی سعودی عرب دیکھ لیں کہ ہمارے جتنے ڈاکٹرز یہاں سے Well qualified ہوکے وہاں جارہے ہیں کیونکہ انکو اچھی تنخواہیں دی جارہی ہیں جناب سپیکر، اچھی Residence سب کچھ دی جارہی ہے، تو ہونا یہ چاہیئے کہ ان سینیئرز کو Discourage کرنے کی بجائے مزید Encourage کیا جائے اور Non practice allowance یا بڑھایا جائے یا ان کو ہاسپٹل میں پریکٹس کرنے کی Permission دی جائے یا ان کو اپنی Private Setup میں پریکٹس کرنے کی Permission دیدی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل چیف منسٹر صاحب۔ عصمت اللہ صاحب، پلیز۔

جناب محمد عصمت اللہ: جی د هیلتھ حوالې سره دوئ د وکړی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، ابھی چیف منسٹر صاحب تقریر کریں گے، پھر ایک گھنٹے کیلئے تقریر کریں گے تو اگر ایک ہی دفعہ کرلیں تو۔

جناب پرویز خٹک (وزیراعلیٰ): میں یہ بات تو ختم کرلوں پھر میں نے لمبی تقریر بھی کرنی ہے، کوئی بات نہیں۔ سپیکر صاحب! بابک صاحب چې کومه خبره وکړه چې دا په هاؤس بے اعتمادی ده، داسې خبره نه ده، ډیر څیزونه دی چې زه وینا نه کول غواړم خو چې څومره گند دے پراجیکټ کمیټو کښې شوے دے، هغه ما ته پته ده، هغه ما ته پته ده، ما نه خو هډو څه پټ نشته دے خو څوک وائی چې دا صفا و ستهرا وو نو زه وایم چې هغه غلطه خبره ده، ما ټول حالت کتلے دے دې دیرش کاله کښې چې هغه څنگه استعمال شوی دی، هغه څومره پیسې د خلقو جیب ته لاړې دی او په سائټ باندې څنگه کارونه شوی دی، هغه ټول مخامخ پراته دی خو زه نه غواړم چې زه داسې خبرې وکړم چې هغه بیا دې هاؤس د پاره نقصان ده وی۔ زمونږ په خپلو ټولو ورونو باندې اعتماد دے نو ولې نه یو صفا کار وکړو، ولې نه ټینډرې وکړو او د ټولې دنیا مخامخ کارونه اوشی چې هډو شک و شبه په دې زمونږ په ورونو نه راځی نو مونږ ته خو چې کوم مینډیټ ملاؤ شوے دے، هم دا مینډیټ دے چې صفا ستهرا کار به کوؤ، کرپشن به پکښې نه وی نو دا د کرپشن لاړې بندول هم یو دغه لاره ده چې کهلاؤ صفا طریقې باندې کار اوشی او ځان باندې ولې شکوک او شبهات پیدا کوؤ؟ ځکه زه همیشه د دې څیز خلاف ووم او که

ځوک په دې خفه کیږی نو زه تاسو ته حقیقت وایم چې مونږ ته چې کوم مینډیټ ملاؤ دے ، تحریک انصاف ته چې کوم ووټ ملاؤ شوے دے ، که هغه زمونږ دا اتحادی جماعتونه دی که هغه تاسو یئ، ټولو ته په دې مینډیټ ووټ ملاؤ شوے دے چې عوام دا امید ساتی چې صفا ستهرا کار وکړو چې هغه لکه د دغه غوندې چې ځوک شک او شبه و نکړی۔ نو زه درته یقین درکوم، دا نه ده چې زمونږ په چا اعتماد نشته خو دا د یو بدنامئ غټ داغ دے چې په دې حکومتونو باندې لګی، همیشه لګیدلے دے ، که هغه بلدیاتو کښې هم دغه سسټم وو، دا غلط وو که دیکښې هم دا استعمال شوے دے ، ماته پته ده چې دې نه څه جوړ شوی دی نو زه دا یقین درکوم چې ستاسو کارونه به کیږی، ستاسو سکیمونه به Approve کیږی، ستاسو په مرضئ باندې به کیږی، تاسو سره به سرکاری افسران ناست وی او د یو ضلعې چې کوم د فائدې سکیمونه وی، هغه راوړئ، فنډونه که کم وی نور فنډونه به درکوؤ خو لیکن یو داسې کار وکړئ چې کم سے کم مونږ ته خو ځوک وائی چې یره دا یو حکومت وو او دیکښې غلط کار نه دے شوے ، صفا ستهرا نوے کار شوے دے۔ دیکښې ستاسو د ټولو د عزت خبره ده، د ټولو د عزت سوال دے۔ دې وخت کښې مونږ ډیر لوئے امتحان کښې یو، که مونږه هغه نظام چلوؤ، هغه کارونه کوؤ چې کوم تیر شوی دور کښې شوی دی او د هغې نتیجه مخامخ ده چې هغه نتیجه کښې خلقو ته څه ملاؤ شو، هغه تاسو ټولو ته پته ده نو زه تاسو ته یقین درکوم چې زما په دې ټولو باندې اعتماد دے ، دا راغلی صفا ستهرا خلق دی او هغه خلق دې اسمبلئ ته راغلی دی چې خلقو پرې اعتماد کړے دے ، دې ډیر سختو حالاتو کښې، نو دا سوچ هم ونکړئ چې زه په چا اعتماد نه کوم خو زه په دغه سسټم اعتماد نه کوم، دغه سسټم ته چې غلطې لارې بندې شی نو د هغې حل رااوخی، نو مهربانی وکړئ زه تاسو ته بیا دا ګزارش کوم، یقین دهانی درله درکوم چې هیڅ مسئله نشته، ستاسو کارونه به کیږی، د مخکښې دور نه زیات به کیږی۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for Health, to reply.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر! میری بہن نے جو بات کی ہے، وہ ان ہاسپٹلز کے حالات آپ کو پتہ ہے کہ روز جو بھی ممبر اٹھتا ہے، وہ ہاسپٹلز کے حوالے سے بات کرتا ہے کہ ہسپتالوں کی حالت خراب ہے تو یہ حالات جناب سپیکر، بڑے عرصے سے خراب ہیں کہ جو پچھلی حکومتیں رہی ہیں کیونکہ آج جو میں نے ایک جگہ دورہ کیا ہے، بہت سارے ہاسپٹلز کے ڈاکٹرز نہیں ہیں، لیبارٹریاں خراب ہیں ، ایکسرے مشینیں بند پڑی ہیں، ایم آر آئی، سی ٹی سکین سارے بند پڑے ہیں، تو ان ساری چیزوں کو ہم ٹھیک کرنے جارہے ہیں اور ایک سسٹم دے رہے ہیں اس صوبے کو، اس ڈیپارٹمنٹ کو، ایک بہت Genuine بات ہے کہ ہسپتالوں کے وارڈز میں بارہ بجے کے بعد آپ جا کر دیکھ لیں، کوئی سینیئر ڈاکٹر وہاں موجود نہیں ہوتا ہاسپیٹل میں، تو کل ہم نے اس بات پر پوری میٹنگ کر کے فیصلہ کیا کہ جو رجسٹرار اور سینیئر رجسٹرار جو قانون کے تحت ہے کہ یہ باہر پریکٹس نہیں کرے گا۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: نماز کا وقت ہے، اس کے بعد ان شاءاللہ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Deputy Speaker: بسم اللہ الرحمان الرحیم The honourable Minister for Local Government, to please move his Demand No. 45.

پلیز ایک منٹ ذرا Wait کریں۔ Sorry، Already سپیچ شروع ہے جی، وہ ہیلتھ منسٹر صاحب سپیچ کریں گے جی، پھر اس کے بعد ان شاءاللہ آگے چلیں گے۔

وزیر صحت: میری بہن موجود ہے، انہوں نے یہ جو کوئسچن Raise کیا تھا، یہ بڑا Important question ہے کیونکہ ظاہر ہے عرصہ دراز سے، پندرہ بیس سال ہوگئے ایک پریکٹس جاری تھی لیکن جناب سپیکر، کہیں سے تو ہم نے سٹارٹ لینا ہے۔ قانون یہ کہتا ہے کہ سینیئر رجسٹرار اور رجسٹرار باہر پریکٹس نہیں کرے گا جس کی وجہ سے آپ دیکھتے ہیں کہ شام کے بعد وارڈ میں کوئی بھی سینیئر ڈاکٹر موجود نہیں ہوتا ہے، تو یہ میری گزارش ہے اپنے تمام ممبران سے کہ اس میں تعاون کریں۔ اگر قانون میں ایک چیز ہے تو ہمیں اس قانون پر عمل کرنا ہوگا ورنہ یہ چیزیں ٹھیک نہیں ہونگیں۔ ہم نے کل فیصلہ کیا ہے کہ جو

بھی ڈاکٹر ہے، گریڈ 22 سے لیکر ایک اردلی تک جو بھی ہاسپٹل میں کام کرے گا وہ حاضری لگائے گا اور اس کیلئے ہم بڑے ہاسپٹلز میں Thumb impression کا جو وہ ہے، وہ ہم Install کر رہے ہیں، وہ یونٹس اور ان شاء اللہ ایک ہفتے کے اندر وہ Install ہو جائیں گے، جو بھی ڈاکٹر ہاسپٹل میں آئے، وہ باقاعدہ Thumb لگا کر Entry کرے گا، In اور Out اس کا پتہ چلے گا کہ کب آیا اور کب چلا گیا؟ تو یہ سسٹم ہم رائج کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے اس میں مشکلات ہونگی اور یہ کسی کی عزت اور اس کا مسئلہ نہیں ہے جناب سپیکر، یہ ہمارا صوبہ ہے، یہ ہمارے عوام ہیں، یہ جو ٹیکسوں کا پیسہ آرہا ہے، یہ حکومت کرنے کا اختیار لوگ ہمیں دے رہے ہیں اور یہ پیسہ ان پر لگنا چاہیئے، تو جو صوبے کا بجٹ ہے، میں یہ یقین ضرور دلاتا ہوں کہ آئندہ میری طرف سے کم از کم یہ بات نہیں ہوگی کہ یہ ہسپتال اس لئے خراب ہے کہ ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں، تو کم از کم یہ رونا میں نہیں رونگا لیکن آپ میرے ساتھ یہ تعاون کریں کہ جو بھی ڈاکٹر صاحبان ہیں، وہ ہمارے لئے بہت احترام کے قابل ہیں کیونکہ معاشرے میں ڈاکٹروں کی بہت بڑی عزت ہے اور اللہ نے ان کو یہ عزت دی ہے تو اس کے شکر کا یہ ایک ذریعہ ہے کہ وہ عوام کی خدمت کریں جناب سپیکر۔ اگر ان کی کوئی مشکلات ہیں، ہمارے جو جونیئر ڈاکٹرز ہیں، ان کی کوئی مشکلات ہیں تو میں ان کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ آئیں بیٹھیں، یہ صوبے کے ہمارے لوگ ہیں، ان کی کوئی مشکلات ہیں تو آئیں میرے ساتھ بیٹھیں، میں ان کی مشکلات حل کرنے کیلئے اور سننے کیلئے تیار ہوں لیکن اس کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ ہم کوئی Reforms لانا چاہیں اور یہ اس میں رکاوٹ بنیں۔ تو یہ میری ایک گزارش تھی اور کل سے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان شاء اللہ جیسے ہی بجٹ منظور ہوتا ہے تو ہم یہ کوشش کریں گے کہ پہلا Step ہم یہ لے رہے ہیں کہ ایمرجنسی میں جو بھی Patient آئے اس کا مفت علاج ہو، اس کا سی ٹی سکین مفت ہو، اس کا ایم آر آئی مفت ہو اور جو ہمارے گائنی کے حوالے پرابلمز آرہے ہیں ہمیں ان کو ہم ٹھیک کریں (تالیاں) جو ہماری مشکلات ہیں، ان کو ہم حل کریں۔ دیکھیں جناب سپیکر، ایک چیز اگر ایک روایت بنی ہوئی ہے تو روایت سے ہٹ کر ہمیں چلنا ہوگا اور اس میں مجھے اپوزیشن اور اپنے تمام ممبران کا تعاون بہت درکار ہے جناب سپیکر، کیونکہ اگر آپ Reforms چاہتے ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہسپتال کام کرنا شروع کریں، میں آج بھی کچھ ہسپتالوں میں گیا ہوں تو وہاں جہاں چار چار ڈاکٹرز تھے، وہاں ایک ڈاکٹر مجھے ملا ہے۔ تو اگر میں ان کو آج معطل کرتا ہوں تو

میرے پیچھے سارے ممبران اکٹھے ہو جائیں گے کہ جی یہ کیوں ہو رہا ہے؟ تو میں ان سے تعاون کی گزارش کرتا ہوں اور ان شاءاللہ اس کو ہم ٹھیک کریں گے، یہ عزم ہے، ارادہ ہے، نیت ہے، اس میں بھرپور مجھے آپ کے تعاون کی ضرورت ہوگی۔

جناب سپیکر: میڈم عظمیٰ۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر! میں With due honour ہیلتھ منسٹر صاحب کو Initiative لینے کے دو پوائنٹس ہی بتاتی ہوں کہ جس طرح سینیئر رجسٹرار اور رجسٹرار کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ Law میں ہے کہ وہ پریکٹس نہیں کریں گے تو جناب سپیکر، مجھے یہ بھی بتادیں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں ایسے بھی لوگ ہیں جو وہاں ہاسپٹلز میں ڈیپارٹمنٹس کے ہیڈز بھی ہیں اور ساتھ دوسری ایڈمنسٹریٹیو پوسٹ پر بھی بیٹھے ہیں، تو کیا رولز ان کو یہ اجازت دیتے ہیں کہ وہ At a time دو دو پوسٹ چلاتے ہیں جناب سپیکر؟ اور ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہونگی کہ یہ جو ہاسپٹل میں ایڈمشن ہوتا ہے Patient کا، وہ Thousand rupees ہے جناب سپیکر، وہ کبھی دو سو تین سو ہوا کرتا تھا، سرکاری ہاسپٹلز میں بھی، تو جناب سپیکر، اس کو بھی کم کر دینا چاہیئے، تھینک یو۔ اور سر، میں ذرا علاقے کا ایک مسئلہ بتادوں۔ سر، کل ہی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ ہمارے علاقے ڈی ایچ کیو دیر لوئر، تیمر گرہ میں ڈائیلاسز کی مشین کئی سالوں سے پڑی ہے جناب سپیکر، وہ کروڑوں روپے کی آتی ہے اور وہاں پورے ڈسٹرکٹ میں ایک ٹیکنیشن نہیں ہے اس کو چلانے کیلئے، جناب سپیکر! ڈاکٹر بھی ہمیں نہیں چاہیئے، ہمیں ٹیکنیشن چاہیئے ہوتا ہے اس کیلئے اور وہاں دیر لوئر کے پورے ڈسٹرکٹ سے Patients آتے ہیں پشاور کو اور جناب سپیکر، مہینے میں دو ڈائیلاسز کرانے کیلئے وہ بیچارے یہاں پر آتے ہیں تو Kindly اگر ان کو ایک ٹیکنیشن Provide کریں تو بہت بہتر ہوگا۔ تھینک یو جی۔

وزیر صحت: یہ جو کمی آرہی ہے ڈاکٹروں کی، ٹیکنیشنز کی تو ان شاءاللہ تعالیٰ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ یہی تو مسئلہ ہے سارا کہ مشینیں ہمارے پاس موجود ہیں لیکن Functional نہیں ہیں، تو ہم ان شاءاللہ تعالیٰ فوری طور پر جولائی میں ایڈہاک پر ہم بہت سارے ڈاکٹروں کو وہ کر رہے ہیں، ان کی بھرتیاں ہو جائیں گی ان شاءاللہ، میں کوشش کرونگا کہ اگست تک کسی ہسپتال میں کم از کم ڈاکٹروں کی کمی نہ رہے، یہ ان شاء اللہ ہم

کر رہے ہیں۔ باقی آپ نے جو Dual charge کی بات کی، یہ ابھی سے نہیں ہیں یہ مجھ سے پہلے سے ہوئے ہیں، کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا ہے، آپ نے اعتراض کیا ہے، یہ میں اپنے ڈیپارٹمنٹ سے اس کی جو قانونی پوزیشن ہے، وہ معلوم کر لونگا۔ اگر قانون میں یہ نہیں ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایسا نہیں ہو گا ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر صاحب! انہوں نے جو Initiatives لیے ہیں، جو بھی یہ کام کر رہے ہیں، ہاسپٹل چونکہ ایک غریب آدمی کیلئے ہوتا ہے، پورے صوبے کے عوام کیلئے ہوتا ہے، اس کیلئے ہم ان کا بھرپور ساتھ دیں گے، چاہے ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہوں، چاہے جو بھی ہماری سیاسی فکر ہے، اندازہے لیکن جناب سپیکر صاحب! یہاں پر ہیلتھ میں ایک بہت بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ جب کسی بھی ڈاکٹر کو، بہت اچھا ڈاکٹر ہوتا ہے اور اس کو Fellowship کی Offer آتی ہے، کسی باہر کے ملک سے اور وہ NOC بھی لے لیتا ہے، وہ مرکز سے بھی NOC لے لیتا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں Without pay پر جانا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے Fellowship کی اگر Offer آئی ہے تو مجھے دو سال کی Without pay چھٹی دیدی جائے تاکہ میں Specialization کر کے پھر اپنے صوبے میں یا اپنے پاکستان میں آکر لوگوں کی خدمت کر سکوں۔ تو جناب سپیکر صاحب، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں جو لوگ ہیں، جو بڑی بڑی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ مجھے نہیں پتہ کہ ان ڈاکٹروں کو کیوں باہر اعلیٰ تعلیم کیلئے، جبکہ وہ ذاتی خرچہ پر بھی نہیں جا رہے ہیں، ان کو باہر کے ممالک جو ہیں، وہ Offer کر رہے ہیں تو جناب سپیکر صاحب، اگر ان کو جانے دیا جائے، اگر وہ یہ لکھ کر دیں کہ ہم واپس آئیں گے تو اپنے صوبے کی خدمت کریں، اپنے پاکستان کی خدمت کریں گے تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ والے اس میں روڑے اٹکا رہے ہیں اور اس میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کی نہ کوئی سفارش ہوتی ہے، نہ کسی ڈی جی تک، نہ کسی ہیلتھ سیکرٹری تک، نہ ہی ہیلتھ منسٹر تک، تو سر وہ کیا کرے گا تو اس کو ایک ریگولرائز، اور اس کو بھی ایک قانون کے دائرے میں لایا جائے تو جناب سپیکر صاحب! یہ اس صوبے کیلئے، پاکستان کے عوام کیلئے جو ہے تو ایک بہتری ہو گی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی پلیز۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں منسٹر صاحب کو بالکل کھلی دعوت دیتا ہوں کہ جو لوگ اپنے فرائض سے کوتاہی کرتے ہیں، ضروران کے خلاف ایکشن لینا چاہیئے اور میں سمجھتا ہوں کہ عزت انہی لوگوں کے ہاتھ میں آتی ہے، وہی لوگ عزت دار ہوتے ہیں جو اپنے پیشے کے ساتھ ایمانداری سے، اس کو پورا کریں، میں خود اپنے حلقے کی بات، منسٹر صاحب! میرے حلقے میں ایک آر ایچ سی ہسپتال تھا وہ اپ گریڈ ہوا ہے 'ڈی' کیٹگری میں، میں نے اس دن آپ سے بھی بات کی ہے۔ تو ایک حادثہ ہوا اور میں ہسپتال میں چلا گیا تو یقیناً 50 لوگ ادھر کام کرتے تھے تو میں نے چیک کیا تو آٹھ لوگ حاضر اور 42 غیر حاضر تھے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں منسٹر صاحب، بالکل ان لوگوں کے خلاف جو بھی آپ ایکشن لیں گے، بالکل اس میں ہم آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے۔ میری یہ ریکویسٹ ہے کہ جو بات میں کرنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں جو ہسپتال آر ایچ سی سے 'ڈی' کیٹگری میں اپ گریڈ ہوا ہے اور اس کی بلڈنگ بالکل تیار ہے، ایس این ای بھی Approve ہوگئی ہے، اس کی Equipments جناب سپیکر صاحب، پچھلے سال کی اے ڈی پی میں منظور ہوئی تھیں لیکن ابھی تک وہ ادھر نہیں بھیجی گئی ہیں اور اس سال کی اے ڈی پی میں پھر انہوں نے رکھی ہیں تو منسٹر صاحب کو میں یہ کہونگا کہ یہ ادھر فلور کے اوپر مجھے یقین دہانی کرادیں کہ وہ کتنے عرصے میں اس کی Equipments وہاں پر پہنچ جائیں گی؟ اور دوسرا یہ مہربانی کریں جناب سپیکر صاحب، جو بھی بی ایچ یوز ہیں دیہاتی علاقوں میں، ان کیلئے بھی ذرا اپنے اپنے محکمے کے افسران کی ذمہ داری لگائیں کہ ذرا ان کو بھی چیک کریں کہ آیا جو دیہاتوں میں بی ایچ یوز اور ڈسپنسریاں بنی ہوئی ہیں، وہاں پر بھی ڈاکٹرز کام کررہے ہیں یا نہیں کررہے ہیں یا ٹیکنشنز، تو اس کے اوپر بھی آپ نوٹس لیں۔

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، شکریہ۔ منسټر صاحب خو ډیره زیاته ښه خبره وکړله او الله د وکړی چې زمونږ د دې ټولې صوبې د هسپتالونو حالت ډیر زیات ښه شي۔ تر کومې پورې چې د اپوزیشن د تعاون خبره ده، بالکل مونږ تاسو سره یو، د هغې وجه دا ده چې دلته په ټولو هسپتالونو کښې چې کوم حالت دے یا بدقسمتي مو دا ده چې دلته فکر هم وئیلے شوے وو او وزیر خزانه صاحب چې

کوم فکر اووئیل چې د دومره آبادئ د پاره، په دې وطن کښې د بدقسمتئ نه د ډاکټرانو تعداد چې څومره دے، زه به دا اووایم، چیف منسټر صاحب ته به زمونږ تجویز هم دا وی چې پکار دا ده چې منسټر صاحب پخپله، سیکرټری هم زمونږ د ډیپارټمنټ دے د هیلتهـ ډیپارټمنټ دے، څومره چې زمونږ ډی ایچ اوز دی، پکار دا ده چې په روزانه بنیاد باندې، صرف د دفتر په ناسته باندې نه کیږی چې ډی ایچ اوز روزانه په میاشتو میاشتو په دفترو کښې ناست وی، پکار دا ده چې په روزانه بنیاد باندې ځان ته Schedule جوړ کړی او په Respective districts کښې یو یو هسپتال ته، یو یو بی ایچ یو ته هغه وزټ کوی، دې سره به هم حاضری چې ده هغه به یقینی کیږی۔ سپیکر صاحب! زه منسټر صاحب ته تجویز ورکوم چې زمونږه په سکولونو کښې PTCs دی، څه ته چه مونږ Parent Teacher Councils وایو، زما به ورته تجویز دا وی چې Parent Doctor Councils د هر هسپتال په لیول باندې جوړ شی ځکه چه د کمیونټی د Involvement نه بغیر که مونږ دلته وایو چې مونږ به Reforms راولو یا مونږ به مطلب دا دے چې مخکښې ځو، زما خیال دا دے چې دا ممکنه نه ده۔ تر کومې پورې چې بیا د پرائیویټ ډاکټرانو د پریکټس خبره ده، دلته ظاهره خبره ده منسټر صاحب پرې زمونږ نه ښه پوهیږی چې دلته قانون د هر څیز د پاره موجود دے، مجبوری دا ده، بدقسمتی دا ده چې Implementation stage چې کله راځی نو هلته بیا زما یقین دا دے چې د هر چا وزرې سوزی، پکار دا ده چې مونږه Focus وکړو په هغه Implementation باندې او زما به دا هم تجویز وی چې د پرائیویټ پریکټس په حواله باندې یا په هیلتهـ کښې چې کوم هم Reforms راځی چې Focus area کومه هم وی، په ځائے د دې چې مخکښې تاسو هلته Reforms راولئ بیا هغوی مخالفتونه کوی، بیا احتجاجونه کوی، بیا ترینه یو لاء اینډ آرډر مسئله جوړیږی، ښه خبره دا ده، غوره خبره دا ده چې دلته د ډاکټرانو آرګنائزیشن شته او بل دا خو ډیره زیاته د خوش قسمتئ خبره ده د منسټر صاحب د پاره چې د هغوی Deal چې دے، د هغوی Dealing چې دے، هغه Educated peoples سره، تعلیم یافته خلقو سره دے نو زما نه شی یقین چې هغه خلق د حکومت د یو Reforms مخالفت وکړی خو غوره خبره دا چې د هر Reforms نه مخکښې هغې خلقو سره ناسته

اوشی نو دا به ډیره زیاته غوره خبره وی۔ زما به منسټر صاحب ته دا هم درخواست وی چې زمونږ په دې پېښور کښې دوه درې غټ هسپتالونه دی او دا پېښور چې دے ، دا د دې ټولې صوبې زه به دا اووایم چې مشترکه کور دے ، دا دارلخلافه ده، په دې باندې ډیر زیات رش دے ، زمونږه قبائلی علاقه چې ده، بیا زمونږ د تیر پنځویشت کالو یا د دیرش کالو نه دا افغانان ورونه چې زمونږ په دې وطن کښې کوم دیره دی، دلته ډیر زیات رش دے ، پکار ده چې دا دوه درې هسپتالونه خو په خصوصی توګه باندې ډیر زیات Focus شی ځکه چې کله مونږه هسپتال ته خدائے شته چې چا له تپوس له هم لاړ شوا و روغ بنیان چې هسپتال ته لاړ شی نو چې واپس راځی نو ځان سره ئے دوه درې مرضونه راوړی وی، که دې صفائی باندې ډیر زیات Focus شو یا چې دا کوم انتظامات دی، په هغې باندے Focus شو، بهرحال مونږ ایشورنس ورکوؤ منسټر صاحب ته چې په دې باب له باندې د اپوزیشن نه کوم هم کومک، کومه هم مرسته ضروری وی، ان شاءالله دا به ورسره مونږ کوؤ۔ مهربانی۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The honourable Minister for Local Government, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 45.

<u>جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات)</u>: تھینک یو، سر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 40 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے سال کے دوران دیہی و شہری ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 40 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Rural and Urban Development? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted.

<u>جناب سردار حسین: جناب سپیکر!</u>

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پلیز۔

جناب سردار حسین: سپیکرصاحب! آنریبل منسټر صاحب ته به زمونږ دا خواست وی، دلته چې اوس ګومره MCs دی یا ګومره TMAs دی، که مونږ وګورو ظاهره خبره ده چې د Revenue generation د پاره مونږ په خپل حکومت کښې ډیر زیات کوشش کړے دے او په دې25 واړو ضلعو کښې چې ګومره TMAs وو، بیا وروستو پکښې څه MCs شو او اوس خو پکښې پیښور بله ایریا ده، پکار دا ده چې د Revenue generation د پاره دوئ خصوصی یو 'ریفارمز یونټ' چې کوم دے هغه د دې د پاره ځکه جوړ کړی چې مونږ روایتاً خو دا بس سټینډز وی یا لوئې لوئې اډې وی یا لوئې لوئې میلې وی، د پاره د دې چې دوئ یو یونټ داسې جوړ کړی چې په هغه ضلعو کښې یا هغه TMAs په حدود کښې کوم کوم حده پورې کیدې شی چې مطلب دا دے نوئې نوئې میلې شروع شی نوئے نوئے بس سټینډ یا ټرانسپورټ سټینډ چې هغه مطلب دا دے شروع شی نو د هغې به ریونیو هم راځی او بیا به خلقو ته سهولت راځی۔ اکثرمونږه ګورو چې، بدقسمتی زمونږه دا ده چې اول خو پاپولیشن کښې چې کومه اضافه ده، هغه بدقسمتئ سره هغې کښې دومره اضافه کیږی، بیا په دې روډونو باندې اکثر ځایونو کښې چې غټ غټ کلی وو، اوس نه دی، هغه کلی چې دی اوس هغه غټ غټ ښارونه دی، په هغې کښې د اډو د پاره هغه انتظام نه وی نو که په هغې ځایونو کښې د اډو انتظام وشو، یو طرف ته خو به د ټریفک نظام چې دے دا به اسان کیږی، خلقو ته به اسانتیا جوړیږی او زما یقین دا دے چې حکومت ته به ریونیو هم راځی نو دا به هم ډیر زیاته سهولت شی او ډیره زیاته اسانتیا به شی۔

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for Public Health Engineering, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 46. Mr. Habib-ur-Rehman Sahib, please.

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): شکریہ جناب سپیکر۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 51 کروڑ 59 لاکھ 14 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 51 crore, 59 lac, 14 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Elementary & Secondary Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 47.

وزیر زکواۃ و عشر: شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2ارب 26کروڑ 49لاکھ 7ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2013ء کو ختم ہونے سال کے دوران تعلیم و تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 2 billion, 26 crore, 49 lac, 7 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Education and Training? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 47 is granted. The honourable Minister for Health, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 48. Minister for Health, please.

وزیر صحت: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 50روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2013ء کو ختم ہونے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 50 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Health Services? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it, Demand No. 48 is granted. The honourable Senior Minister for Irrigation and Energy & Power, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 49.

جناب بخت بیدار (وزیر صنعت وحرفت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 6 کروڑ، 96 لاکھ، 73 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے سال کے دوران تعمیرات و آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 6 crore, 96 lac, 73 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2013, in respect of Construction of Irrigation? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Communication & Works, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 50.

Mr. Yousaf Ayub Khan (Minister for C&W): Thank you, Mr. Speaker. I wish to move that a sum not exceeding rupees 3 billion, 419 million, 952 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of developmental expenditures of construction of roads, highways and bridges.

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پلیز۔ عبدالستار خان صاحب، پلیز۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو سر۔ جناب سپیکر صاحب، اس کو ابھی ’خیبر پختونخواہائی وے اتھارٹی‘ کہتے ہیں سر، اس میں مخصوص علاقے ہیں، مخصوص اضلاع ہیں جو ہمارے صوبے کے Category کے روڈز سے Touch کرتے ہیں، ان علاقوں کو اس پروگرام میں شامل کیا جاتا ہے۔ میں تجویز کے ساتھ گزارش کرونگا کہ کوہستان میں یہاں سے KKH گزرتا ہے اور اس سے جو Link roads ہیں KKH کے ساتھ، جہاں پر بہت بڑا Potential ہے، وہاں پہ بڑی Valleys ہیں جن تک ہم نے پہنچنا ہے کیونکہ ساری آبادی بھی ادھر ہے اور سارے قدرتی وسائل جو پانی کی صورت میں، Tourism Spots کی

صورت میں اور جو بہت بڑے علاقے ہیں، ان تک پہنچنا، ڈسٹرکٹ کیڈر روڈ جو ہمیں اے ڈی پی میں تھوڑا بہت ملتا ہے، اس سے شاید ہم اس صدی میں نہ پہنچ سکیں ادھر تک، لہذا میں گزارش کرونگا کہ کوہستان میں جو Major valleys ہیں، انکے روڈز جو آکر KKH سے Touch کرتے ہیں، انکو بھی فرنٹیئر ہائی وے اتھارٹی میں اس معیار پہ شامل کیا جائے۔ یہ میری ایک تجویز ہے، میں امید کرتا ہوں کہ یہ آپ اس میں ڈالیں گے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 3 billion, 419 million, 952 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of developmental expenditures of construction of roads, highways and bridges?

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محمد علی، پلیز۔

جناب محمد علی: بسم الله الرحمن الرحيم۔ څنګه چې زمونږه ورور محترم ایم پی اے خبره وکړه، چونکه په دې مد کښې د پیسو ضرورت دے، زما خو به دا تجویز وی جی، دا ټهیک ده دا یوه صوبه ده، په دیکښې مونږ ته ټول یو شان نظر ساتل غواړی خو بیا خاصکر هغه علاقې چې هلته مسائل ډیر زیات دی نو هغې ته توجه ورکول ضروری دی۔ څنګه چې ورور ایم پی اے صاحب اووئیل، بدقسمتی دا ده چې مونږه د دې صوبې د ټولو نه په اخری سر کښې اوسیږو، زمونږه نه اخوا بله علاقه نشته چې زه درته دا اووایم چې او زما د کوهستان نه اخوا دا ځائے دے نو دغلته هم خوک تلے شی، درې نیم سوه کلومیټره د دې پیښور نه، زه چې د اسمبلئ اجلاس له راځم، درې نیم سوه کلومیټره چې دے نو زه سفر کوم، نو په هغه لحاظ ساتې، لهذا ظاهره خبره دا ده چې مشکلات به هم ډیر وی، په هره شعبه کښې چه 180 کلومیټر د چا حلقه وی نو خامخا مشکلات خو به هلته ډیر وی، نو لهذا زما د منسټر صاحب په خدمت کښې ډیر زیات مؤدبانه درخواست دے، ګزارش دے، په دیکښې تاسو Kindly څنګه چې زمونږه ورور خبره وکړه، داسې ما هغه بله ورځ تاسو ته جی په اسمبلئ کښې کومه خبره وکړه چې زما په حلقه کښې داسې ځایونه شته جی چې شپږ شپږ ګهنټې زه پیدل ځم خو مطلب دا

دے چې هلته پل نشته چې زه پل کېږدم او پورې غاړه زه روډ جوړ کړم او هغه Valleys ته خلق اورسی چې کوم ځائے ته شپږ شپږ گھنټې خلق جنازې هلته اوړی، راشن دے ، خوراک، تاسو په الله یقین وکړئ زه چې دغه دروته ځم نو زه هلته د چا روټۍ نشم خوړلے ، هغه ماته پته ده چې که زه دلته دا روټۍ خورم نو شپږ گھنټې به دې سړی بیا بوجئ په شا کړې وو او خپل کور دې بچو له به بیا دا اوړه راوړی نو چې زه د دوئ د یو ټائم خوراک اوخورم نو دې غریبانو ته چې دے نو دا اوړه به یو ورځ مخکښې ختمیږی نو لهٰذا د منسټر صاحب په خدمت کښې مې خصوصی دا گزارش دے چې زمونږه دې علاقو ته خصوصی توجه د روډز په سیکٹر کښې او د پلونه په سیکٹر کښې چې د هغې خلقو مشکلات حل کړی، شکریه۔ او د تیمرگرې هسپتال باره کښې خور دا خبره وکړه جی، دا مخکښې هم مونږه دا خبره کړې وه جی، دا کوم مشینان دی، د دې تقریباً چې یو درې ځلور کاله کیږی، دغلته د گردو تقریباً چې اووه نیم اته سوه بیماران دی او ما ته ځلور پینځه ځله په هغې کښې ټیلی فون شوے دے ، ما ځان سره په نوټس کښې ایښودے دے خو هغه په هاسټل کښې زما نه هغه پیډ پاتے شو۔ هغې د پاره داسې څوک شته نه چې ټیکنیکل سړے چې هغه اوکړی، د تیمرگرې نه دلته که یو سړے گاډے کوی، شپږ اووه زره روپې باندې هغه ځان له گاډے کوی او که LRH وی او که KTH وی یا حیات آباد میډیکل کمپلیکس کښې هغه ډائیلاسز کوی نو لهٰذا زمونږ هم دا گزارش دے چې فوری طور که د هغې د پاره سپیشلسټ څوک نه وی نو نوې بهرتی اوکړئ، هغه میشنانو باندې گارنټی هم ختمه شوې ده ، هغه به اوس Expire شوی هم وی نو لهٰذا قابل استعمال وی نه، د هغې د Functionalکولو د پاره دې منسټر صاحب ته مې گزارش دےاو بل خاصکر چونکه د هیلتھ حوالې سره خبره راغله، زما منسټر صاحب ته دا درخواست دے ، لږه توجه د اوکړی، زما د شوکت صاحب په خدمت کښې دا گزارش دے چې دوئ د ما له یو ټائم راکړی، زما په حلقه کښې د لږ اوگرځی، دوره د اوکړی او ما له اوس په دې ځائے کښې د تاریخ اعلان د راته اوکړی چې زه دوئ ته کم از کم دا اوښایم چې زه هم د دې صوبې یو باشنده یم او دا عوام هم دی او دا څومره په ظلم کښې دا خلق پراته دی کنه، په 180 کلومیټر حلقه کښې

دوئ د اوګوری چې دلته هسپتالونه څومره دی، بی ایچ یوز څومره دی، ډ سپنسریانې څومره دی، ډاکټران څومره دی او میډیسن څومره دی او Capacity هلته څومره ده؟ نولهذا د منسټر صاحب په خدمت کښې یو ګزارش دے چې ما له د دورې د پاره اوس یو ټائم راکړی۔ شکریه۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Yousaf Ayub please, for reply.

وزیر مواصلات و تعمیرات: جی شکریہ، سپیکر صاحب۔ دونوں فاضل ممبرز نے جو باتیں کی ہیں، واقعی ان کے ایریاز جو ہیں، انتہائی backward ہیں اور ان ایریاز میں بہت سارا Potential ہے اور ٹورازم کا بھی ہے، فارسٹ کا بھی ہے، منرلز کا خاص طور پہ، کوہستان کے جو ہمارے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، بہت بڑا Potential ہے اور KKH کے ساتھ ہے اور خاص طور پر Minerals potential کا ایک بہت بڑا جو Future ہمیں نظر آرہا ہے، وہ وہی Route ہے چائنا کا اور Shortest possible route بھی ہے KKH، تو اس کو Seriously consider کیا جائے گا، آپ آئیں ہمارے پاس جو بہت ضروری روڈز ہیں، انکے PC-Is بناتے ہیں اور ان شاءاللہ اس بار ہم نے اے ڈی پی میں جو Blanket رکھا ہے، اس میں کوشش کرینگے کہ آپ کو Accommodate کیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Those who are in favour of Demand No. 50 may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 50 is granted. Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move his Demand No. 51.

وزیر قانون: تھینک یو سر۔ سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 ارب 72 کروڑ 11 لاکھ دو ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2013ء کو ختم ہونے سال دوران سپیشل پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 3 billion, 72 crore, 11 lac, 2 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2013, in respect of Special Program?

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، مونږ خو ډیمانډز ټول واپس اخستی دی، لاء منسٹر صاحب د لږ دا وضاحت وکړی دې ټول هاؤس ته چې دا سپیشل پروګرام چې دے، دا څه Speciality ده د دې پروګرام چې که یو دوه منټ لږ په دې باندې دغه اوکړی۔ مهربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Please, Law Minister.

وزیر قانون: تھینک یو سر۔ سر، یہ گزشتہ دور حکومت میں جن سکیموں پہ Excess پیسے آجاتے ہیں یا فیڈرل گورنمنٹ نے اگر ایم این اے کو دیئے ہوں یا کسی سینیٹر کو دیئے ہوں اور اسکی Implementation کیلئے، تو آتے ہی ہیں صوبے کے پاس، تو اسکی لمبی لسٹ ہے جو کہ 26 آئٹمز پر مشتمل ہے اور یہ میں اگر یہاں سے بیان کروں تو اس ایوان کا وقت لگے گا، میں منسٹر صاحب کو بھجوادیتا ہوں کہ خود اس کو دیکھ لیں۔ تھینک یو سر۔

جناب غلام محمد: جناب سپیکر!

Mr. Deputy Speaker: Please please, Ghulam Muhammad, please.

جناب غلام محمد: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپکے توسط سے حکومت کے نوٹس میں ضلع چترال کا ایک اہم مسئلہ لانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر! 1969 سے پہلے، 1969 سے پہلے ملاکنڈ ڈویژن میں جناب سپیکر تین ریاستیں تھیں، ریاست سوات، ریاست دیر، ریاست چترال لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ریاست سوات کو اب تین اضلاع میں بدل دیا گیا: ضلع بونیر، ضلع شانگلہ اور ضلع سوات۔ ضلع دیر کو دو اضلاع بنا دیا گیا، ضلع دیر لوئر، ضلع دیر اپر مگر چترال تاہنوز ایک ضلع پر منحصر ہے۔ جناب سپیکر، پچھلی گورنمنٹ میں بھی میں نے یہ ایشو اٹھایا تھا اور جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمارے ساتھ وعدہ بھی کیا تھا اور کچھ حد تک کام بھی اس کے اوپر ہو چکا تھا لیکن اب جناب سپیکر، تحریک انصاف کی گورنمنٹ اور انکی مخلوط حکومت سے اس بات کا تقاضا کرتے ہیں جناب سپیکر، کم از کم ضلع چترال کا رقبہ جو ہے، 14 ہزار 850 کلو میٹر پر پھیلا ہوا رقبہ ہے جناب سپیکر۔ ملاکنڈ ڈویژن میں چھ اضلاع کا رقبہ 17 ہزار کلو میٹر رقبہ ہے جناب سپیکر۔ اگر اس حساب سے دیکھا جائے ملاکنڈ ڈویژن کا نصف حصہ رقبہ جو ہے وہ چترال پر منحصر ہے اور این ایف سی ایوارڈ میں بھی اگر دیکھا جائے، ہمارے صوبے کو جو کچھ ملا ہے جناب سپیکر، یہ چترال کی مرہون منت ہے

جناب سپیکر، اس لئے میں سمجھتا ہوں اور میری اس گورنمنٹ سے درخواست ہے، کم ز کم تحصیل مستوج کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔ جناب سپیکر، 8 ہزار 650 کلومیٹر پر محیط علاقہ ہے سر، تو انتظامی امور میں، اگر کوئی بندہ بیمار ہو جائے تو ڈسٹرکٹ ہسپتال میں آنے کیلئے 500 کلومیٹر کی مسافت طے کرنا پڑتی ہے جناب سپیکر۔ اگر کسی کی جناب سپیکر، 107 کی ضمانت کرنی ہو، 500 کلومیٹر کی مسافت طے کرنا پڑتی ہے تو اس حساب سے میں سمجھتا ہوں، وزیر اعلیٰ صاحب تشریف رکھتے ہیں، وزیر خزانہ صاحب تشریف رکھتے ہیں، زیادہ سمجھائیں گے ہمارے اسرار صاحب، تو میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم تحصیل مستوج کو ضلع کا درجہ دیا جائے جناب سپیکر۔ السلام علیکم۔

Mr. Deputy Speaker: Those who are in favour of the Demand No. 51, may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, the Demand is granted.

(Applause)

ضمنی بجٹ برائے سال 13-2012 کے منظور شدہ اخراجات کے توثیق شدہ جدول کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Honourable Senior Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House, the Authenticated Schedule of Authorized Expenditure Regarding Supplementary Budget for the Year, 2012-13.

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: جناب سپیکر، میں ضمنی بجٹ 13-2012 کا توثیق شدہ جدول میز پر رکھتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: It stands laid.

میں گزارش کرتا ہوں محترم جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ وہ کچھ فرمائیں۔

(تالیاں)

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، آج میں اپنے معزز اراکین اسمبلی، پاکستان تحریک انصاف اور ہمارے اتحادی، اپوزیشن، ان سب کا شکر گزار ہوں کہ یہ جو بجٹ آپ لوگوں نے پاس کیا اور مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ آپ لوگوں نے جو بحث اس بجٹ پہ کی، کافی تنقید بھی ہوئی اور کچھ لوگوں نے سراہا بھی، تو جو اپوزیشن کی طرف سے تنقید آئی ہے یا انہوں نے جو پوائنٹس اٹھائے ہیں،

میں اپوزیشن کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ و تعالیٰ آپ نے جو باتیں کی ہیں، اس میں جو جتنا بھی ہو سکے ہم Accommodate کرینگے اور ان شاء اللہ آپ کو محروم نہیں رکھیں گے۔ (تالیاں) اور خوشی کی یہ بات بھی ہے کہ پچھلے اتوار اور ہفتہ، چھٹی کے دن بھی آپ لوگوں نے اس میں حصہ لیا کیونکہ چھٹی کے دنوں میں آپ کو اپنے علاقوں میں جانا پڑتا ہے تو آپ کو جو تکلیف ہوئی ہے، میں معذرت چاہتا ہوں۔ میں خاص طور پر اپوزیشن کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ واحد بجٹ تقریریں تھیں کہ ہم نے مکمل آپ کو موقع دیا حالانکہ میں پچھلے دور میں دیکھتا رہا ہوں، یہاں پر حکومت کی طرف سے باتیں ہوتی تھیں اور اپوزیشن سے بھی ہوتی تھیں لیکن ہم نے کوشش کی کہ آپ کو موقع ملے، آپ ہمیں بتائیں، آپ ہمیں اپنے پوائنٹس بتائیں کہ ہم سے جو غلطیاں ہوئی ہیں، ہمارے اس میں کوئی کمی ہم سے رہ گئی ہے، تو ہم نے زیادہ موقع آپ کو دیا، یہ ایک نیا آغاز ہم نے کیا ہے کہ اپوزیشن کو مکمل موقع دیا گیا کیونکہ اخباروں میں (تالیاں) کیونکہ اخباروں میں صبح و شام ہم یہی دیکھتے تھے کہ آپ کی آواز زیادہ سنائی دی مجھے، تو مجھے اس پر فخر ہے کہ ہم ہمیشہ ان شاء اللہ و تعالیٰ آپ کو موقع دینگے اور آپ کو مایوس نہیں کرینگے۔ جناب سپیکر، میں نے جب پہلی تقریر کی تھی تو میں نے یہ بات کہی تھی کہ یہ زبانی باتیں نہیں ہونگی، اس پہ عمل کرینگے اور عمل کر کے دکھائیں گے۔ اس وقت چند چیزوں، میں زیادہ ٹائم نہیں لینا چاہتا، جو میں نے تقریر میں باتیں کی تھیں، تو اس پہ عملی کام ہم نے شروع کر دیا ہے اور میں سب اراکین اسمبلی کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ 30 جولائی، 30 جولائی تک، جو باتیں میں نے کی تھیں، اس پر عملدر آمد شروع ہو جائیگا اور پھر آپ کو اختیار ہو گا کہ آپ ہمارے کاموں پر نکتہ چینی کریں کہ ہم نے باتیں جو کی تھیں، وہ پوری کیں کہ نہیں؟ تو سب سے پہلے ہم کچھ Laws لا رہے ہیں۔ اس میں سب سے پہلے Right of Information لا رہے ہیں، ایک قانون لا رہے ہیں کہ جو بھی انفارمیشن ہو گی، جس کو بھی چاہیئے ہو گی، وہ Open ہو گی، ہم کوئی چیز نہیں چھپائیں گے، ہم کہیں بھی جھوٹ نہیں بولیں گے، جو چیز ہو گی آپ کے سامنے ہو گی، سارے صوبے کے سامنے ہو گی۔ (تالیاں) دوسرا قانون ہم لا رہے ہیں Conflict of Interest کہ یہ ساری دنیا میں قانون ہے کہ جو پارلیمنٹیرینز ہوتے ہیں تو وہ اپنا کاروبار نہیں کرتے کیونکہ اگر ہم اپنا کاروبار کریں تو اس کے اثرات سے ہر طرف ہم فائدے اٹھا سکتے ہیں، تو یہ قانون بھی ہم لا رہے ہیں کہ ہمارا کوئی پارلیمنٹیرین اپنا

کاروبار نہیں کریگا کیونکہ اس کے اختیارات کی وجہ سے وہ فائدے اٹھاتا ہے تو ایک قانون ہم لانے والے ہیں۔ دوسرا اہم احتساب کمیشن لارہے ہیں، وہ آزاد کمیشن ہوگا، وہ میرا بھی احتساب کریگا، وہ سارے اراکین کا بھی احتساب کر سکے گا، وہ بیوروکریٹس کا بھی احتساب کریگا، جو بھی غلط کام کریگا، وہ اس کا احتساب کر سکے گا۔ ہمارا انٹی کرپشن کا محکمہ اس کے نیچے، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ انٹی کرپشن محکمہ کرپشن کا محکمہ ہے، انٹی کرپشن کا نہیں ہے۔ چونکہ اس میں ہم نئے لوگ بھرتی کر رہے ہیں، اس کیلئے Already سینکشن ہو چکی ہے، وہ نئے لوگ Train کرینگے ان کو، اور پاک وشفاف نظام لایا جائیگا۔ اس میں یہ جو پولیس کے لوگ ابھی انٹی کرپشن میں کام کرینگے، وہ وہاں نہیں ہونگے، نئے لوگ اس میں آئیں گے، ان کو ٹریننگ دی جائیگی اور ان کو اچھی بہتر تنخواہ بھی دی جائیگی تاکہ ان کی معاشی حالت ایسی ہو کہ ان کو رشوت لینے، غلط کام کرنے کی ضرورت نہ پڑے، تو وہ بااختیار کمیشن ہوگا، اس میں نہ میرا اختیار ہوگا نہ کسی اور کا ہوگا، وہ آزاد ہوگا اور اپنی مرضی سے کام کریگا۔ اس کا ہیڈ بھی ان شاءاللہ وتعالیٰ ایک ایسا ہیڈ، اس کا جو سب سے اوپر ہیڈ بیٹھے گا، وہ بھی ایک ایسی شخصیت ہوگی کہ اس پر کوئی انگلی بھی نہیں اٹھا سکے گا۔ پھر 3rd Party Validation کا ہم نظام لارہے ہیں کہ جو آڈٹ کا سلسلہ ہے، جہاں پر بھی مسئلے ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں پر کوئی چیز بھی صاف ستھری نہیں ہے تو 3rd Party Validation ہم لائینگے تاکہ ہر چیز صاف وشفاف سب کو نظر آجائے۔ پھر میں نے ایک کمپلینٹ سیل کھولا ہے، جو ہر محکمے میں کمپلینٹ سیل ہوگا، میرے آفس میں بھی کمپلینٹ سیل ہے، وہ باقاعدہ اس نے کام شروع کر دیا ہے اور Attach ہو جائینگے سب محکموں کے ساتھ، چاہے ایجوکیشن ہے، چاہے ہیلتھ ہے، ڈسٹرکٹ تک، نیچے یونین کونسل تک، جہاں تک ہو سکے ہم اس کے ساتھ رابطہ میں رہینگے اور جو کمپلینٹ آئے گی، اس پر ہم عملدرآمد کرینگے اور یہ زبانی کلامی کمپلینٹ سیل نہیں ہوگا، اور یقیناً آج کل تو میں نہیں کہہ سکتا کہ ہم نے سب کچھ ٹھیک کر دیا لیکن مہینہ میں صرف آپ سے چاہتا ہوں، ان شاءاللہ تعالیٰ مہینہ کے بعد یہ کمپلینٹ سیل بااثر ہو جائیگا۔ ابھی بھی ہزاروں کمپلینٹس ہمارے پاس آرہی ہیں، چونکہ مجھے پتہ ہے، اس وقت آدھا کام بھی نہیں ہوا، صرف انسٹرکشنز ہم نے دے دیں ہیں اور اس پر عملدرآمد شروع ہوا ہے۔ یہاں پر جتنے سرکاری آفیسرز بیٹھے ہیں، میں ان کو کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے ڈائریکشنز دیدیئے ہیں، ہر محکمے کو دیدیئے ہیں، اگر یہ عملدرآمد نہیں کرتے تو میں ان کو واضح الفاظ میں

کہتا ہوں کہ میں کسی کو بھی برداشت نہیں کرونگا، چاہے جتنا طاقتور ہو کیونکہ ابھی تک میں دیکھ رہا ہوں، کئی محکموں کو میں نے ڈائریکشنز دیئے ہیں، ابھی تک عملدرآمد شروع نہیں ہوا، مجھے تو ریزلٹ نظر نہیں آرہا، کئی چیزیں ان سے مانگی ہیں، اس کا جواب میرے پاس نہیں آیا، یہ نہ سمجھیں کہ ہم اتنے یا کمزور ہیں یا کسی کے اثر میں آجائیں گے۔ تو سرکاری افسروں کو، یہاں کے کمشنرز کو میں نے ہدایات Different چیزوں کی دی ہیں لیکن ابھی تک، ابھی تک مجھے تسلی نہیں ہے، تو میں ان سب کو کہنا چاہتا ہوں کہ مہربانی کریں، میری برداشت کا امتحان نہ لیں کیونکہ میں جس مینڈیٹ سے آیا ہوں، اس میں ہمارے پاس راستہ ہی کوئی نہیں ہے کہ میں اس میں کسی چیز کی گنجائش رکھوں۔ تو میں اس فلور سے ان کو کہنا چاہتا ہوں کہ میرے ڈائریکٹیوز کو ایسے گپ شپ نہ سمجھیں، We are serious about it، چاہے جو مرضی ہو ہو جائے، ہم نے یہ سسٹم ٹھیک کرنا ہے، ہم نے اس نظام کو ٹھیک کرنا ہے اور ہم نے اس قوم سے جو وعدے کئے، اس کو پورا کرینگے۔ تو اس فلور سے دوبارہ میں کہنا چاہتا ہوں کہ جو ڈائریکٹیوز، جو کچھ میں نے، چاہے وہ کمشنرز ہیں، چاہے سیکرٹریز ہیں، جو کچھ میں نے کہا ہے، میں اس کا ریزلٹ واپس اس ہفتے میں چاہتا ہوں، اگر مجھے ریزلٹ نہیں ملا تو ہو سکتا ہے کہ میں ایک بہت بڑا اقدام لے لوں کہ پھر شرمندہ سب کو ہونا پڑے گا۔ اور مجھے یقین ہے کہ جو فیصلے میں نے کئے، وہ عوام کے فائدے کیلئے، وہ میری ذات کیلئے نہیں ہیں، وہ آپ سب کے فائدے کیلئے ہیں کیونکہ اگر ہم Changes نہ لا سکے تو میرے خیال میں ہمارا نتیجہ پچھلے الیکشن سے بہت برا ہوگا۔ تو میں یہی ان سے امید کرتا ہوں کہ یہ اپنا کام کریں، ہمارے جو ڈائریکٹیوز ہیں، ان کو یقینی بنائیں کیونکہ عوام ہم سے روز، صبح و شام مجھے ہزاروں ٹیلیفون اور Messages آتے ہیں اور وہ ریزلٹ چاہتے ہیں۔ دوسرا مسئلہ ہمارا یہاں امن وامان کا ہے، میں صاف بات کرتا ہوں کہ میں ابھی تک پولیس سے مطمئن نہیں ہوں، میں نے ان کو بار بار کہا ہے کہ یہ جو حالات Kidnapping کے ہو رہے ہیں، یہ جو Target killings ہو رہی ہیں، اس پر زیادہ توجہ دیں اور ہمیں ریزلٹ چاہیئے کہ کیوں ایسا ہو رہا ہے اور کون کر رہا ہے اور کیوں ہم نہیں روک سکتے؟ تو میں دوبارہ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں کچھ دن اور انتظار کرونگا، اگر اس پر عمل نہیں ہوا تو اس صوبے میں بہت زیادہ تبدیلی آئے گی اور آپ دیکھ لیں گے کہ جو غلط آفیسرز ہیں، جو غلط کام کر رہے ہیں، وہ اس صوبے میں نہیں رہینگے۔ چونکہ میں عجیب سوچتا ہوں کہ ساری دنیا انٹیلی جنس پہ کام کرتی ہے،

ایک واحد ہمارا صوبہ ہے یا ہمارا ملک ہے کہ پولیس میں انٹیلی جنس ہے ہی نہیں، ایک سی آئی ڈی محکمہ تھا، پتہ نہیں کیا انہوں نے حال بنا دیا؟ اور بغیر انٹیلی جنس کے ہم کہتے ہیں کہ ہم دہشت گردوں کو پکڑ لیں گے، ہم غلط لوگوں کو پکڑ لیں گے اور انٹیلی جنس ہے ہی نہیں۔ آئی جی صاحب کو میں نے ڈائریکٹیوز دیدیئے ہیں کہ مکمل ایک انٹیلی جنس کا ادارہ بنایا جائے اور اس کو بہت طاقتور ادارہ ہونا چاہیئے، اس سے پہلے کہ کوئی اور ہم پہ Attack کرے، کیوں نہ ہم ان کے گھر پہنچ جائیں، کیوں نہ ہم اپنی معلومات لیکر ان کو پکڑیں؟ اس سے پہلے کہ وہ ہمارے اوپر حملے کرے، ہمیں خراب کرے، ہمیں Kidnap کرے، یہاں پر Target killing ہو، تو ایک انٹیلی جنس کا ادارہ ان شاءاللہ و تعالیٰ بہت جلد دنوں میں اس صوبے میں قیام پذیر ہو جائیگا اور ان شاءاللہ و تعالیٰ (تالیاں) اور اس کا اثر بہت بہترین نکلے گا کیونکہ جب انٹیلی جنس (ادارہ) اطلاع دے گا تو آگے اس پر کام ہو سکتا ہے، تو ان شاءاللہ و تعالیٰ یہ کچھ حد تک ہم اس میں کامیاب ہو جائینگے، جو اس صوبے میں ہو رہا ہے۔ دوسرا امن کے بارے میں مجھے ہر جگہ یہی سوال کہ آپ امن کیسے لائینگے، آپ ڈرون کو کیسے گرائیں گے، آپ یہ ہمارے یہاں سے جو سامان جا رہا ہے، نیٹو سپلائیز، یہ کیوں نہیں آپ روکتے؟ تو میں عمران خان کی باتیں آپ کو واضح کرنا چاہتا ہوں کیونکہ لوگوں کو غلط فہمی ہے کہ عمران نے کہا ہے کہ بس میں آجاؤں ڈرون کو میں نیچے گرا دونگا، میں نیٹو سپلائی بند کر دونگا۔ عمران خان کا بیان یہ ہے، انہوں نے کہا تھا کہ جب میں حکومت میں آؤنگا تو سب سے پہلے میں Americans سے بات کرونگا، ان کو آمادہ کرونگا، ان کو میں اعتماد دونگا کہ ہمارا ملک ہے، ہم اس کو سنبھال سکتے ہیں اور اس کے بعد اگر وہ نہ مانا تو یہاں پر انٹرنیشنل کورٹ ہے، ہم اس میں جائیں گے اور اگر ادھر کام نہ بنا تو پھر ہم بااختیار ہیں کہ ہم ڈرون بھی گرائیں گے اور ہم نیٹو سپلائی بھی بند کریں گے۔ (تالیاں) تو یہ غلط فہمی، میں لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک غلط فہمی ہے کہ ہم دیوانہ پن کی طرح آکر اور سب کچھ لٹا دیں گے، ایسا نہیں ہے، ہم ایک طریقے سے جائیں گے، جب ہماری کوئی نہیں سنے گا تو اس کے بعد ہمارے پاس راستہ ہے کہ ہم کیا کرینگے؟ اور وہ سب سے صلاح مشورہ کر کے۔ اس وقت جو حالات ہیں، میں نے پہلے بھی کہا تھا، اس دن عمران خان صاحب بھی آئے تھے، انہوں نے بھی یہی بات کی اور انہوں نے نواز شریف کو، چیف آف سٹاف کو یہی پریس کانفرنس میں کہا کہ آپ آئیں بیٹھیں، ہم آپ کے ساتھ بیٹھنا چاہتے ہیں، چیف آف

سٹاف بھی بیٹھیں اور ہمارے پرائم منسٹر صاحب بیٹھیں، پولیٹیکل پارٹیز کے لیڈر ز بھی بیٹھیں، ہماری KP government بھی بیٹھے، سندھ کی بھی، ہم سب مل بیٹھ کر ایک پالیسی بنائیں تاکہ اس کا کوئی راستہ نکل سکے، آخر کب تک ہم لڑتے رہینگے، آخر کب تک ہمیں لوگ مارتے رہینگے اور ان کو مارتے رہینگے؟ اس سے تو ملک نہیں چلتا، ہماری اکانومی تباہ ہو چکی ہے، ہمارے حالات بہت خراب ہیں، تو ابھی بھی ہمیں انتظار ہے، اس فلور سے میں وفاقی حکومت کو کہنا چاہتا ہوں کہ مہربانی کریں اور جلد از جلد یہ پالیسی بنانے کیلئے سب کو بٹھائیں اور ایک ایسی پالیسی دیں کہ اس ملک میں اور اس صوبے میں امن آسکے کیونکہ لوگوں کی آج کی ضرورت امن ہے، جہاں بھی بات کرو، وہ کہتے ہیں کہ امن کیسے لاؤ گے؟ امن کا ایک ہی راستہ ہے کہ مل بیٹھ کے ہم ایک پالیسی بنائیں اور اس پر عمل کریں۔ اگر ایک اچھی پالیسی بن گئی تو ہم ہر حد تک ان کے ساتھ جانے کیلئے تیار ہیں، تو دوبارہ میں یہ ریکویسٹ فیڈرل گورنمنٹ سے کرتا ہوں کہ اس پہ کام کرے اور جلد از جلد، کیونکہ اس سے بڑا مسئلہ اس ملک میں کوئی نہیں ہے، اس میں انتظار کس بات کی ہے؟ مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے، سب سے پہلے کام یہ وفاقی حکومت کو کرنا چاہیئے تھا اور اس کو Delay نہیں کرنا چاہیئے۔ دوسرا مسئلہ اس ملک کا اور اس صوبے کا بجلی کی لوڈشیڈنگ ہے، مجھے سمجھ نہیں آتی اور مجھے اتنے ٹیلیفون اور Messages آتے ہیں کہ تحریک انصاف کی حکومت آگئی اور لوڈشیڈنگ زیادہ بڑھ گئی جیسے ہم ہی نے یہ لوڈشیڈنگ بڑھائی ہے، جیسے ہم اس کے ذمہ دار ہیں اور میں عوام کو کہنا چاہتا ہوں کہ ذمہ داروں سے پوچھو جس کی وجہ سے ملک میں بجلی پیدا نہیں کی کسی نے، ان لوگوں سے پوچھو جنہوں نے اس کو توجہ نہیں دی، یہ نہ فیڈرل حکومت کی غلطی ہے، نہ ہماری غلطی ہے، یہ ان لوگوں کی غلطی ہے جو پچھلے دور میں حکومتیں کرتے تھے، ہمیں نہیں پتہ کہ اس لوڈشیڈنگ کا ہم کیسے حل نکالیں گے؟ سیدھی بات ہے جو میں کرنا چاہتا ہوں، یہ صوبہ بجلی پیدا کرنے میں مالا مال ہے، 25 ہزار سے لیکر 30 ہزار میگاواٹ تک بجلی یہ صوبہ پیدا کر سکتا ہے، آخر کیوں کسی نے کام نہیں کیا؟ کچھ باتیں میں یہاں نہیں کہنا چاہتا، کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے، میرے پاس لوگ آرہے ہیں، امریکہ سے آرہے ہیں، لندن اور یورپ سے آرہے ہیں، پاکستانی آرہے ہیں، وہ Invest کرنا چاہتے ہیں اور یہاں بجلی لگانا چاہتے ہیں لیکن وہ یہ یقین دہانی چاہتے ہیں کہ اس صوبے میں امن ہو اور اس صوبے میں ہم سے کوئی پیسہ نہ لے، ہم سے اس کے بدلے میں کوئی کمیشن نہ لے۔ میں نے

ان کو کھلے عام کہاہے کہ ہمارے ہاتھ کھلے ہیں، ہمارے ہاتھ آزاد ہیں، آپ آئیں، پیسہ لگائیں اور ضرورت ہو تو ہم آپ کو پیسہ دیں گے، ہم آپ سے نہیں لیں گے، ہم آپ سے کچھ بھی نہیں لیں گے، (تالیاں)

ہم کسی سے پیسہ لینے کیلئے نہیں آئے، ہم رشوت لینے کیلئے نہیں آئے، ہم اس ملک میں بجلی پیدا کرکے دکھائیں گے اور ان شاءاللہ تعالیٰ اگلے مہینے سے بہت سی پارٹیاں آرہی ہیں جو Solar میں Invest کرنا چاہتی ہیں، جو ہائیڈل پاور میں Invest کرنا چاہتی ہیں، جو Windmills میں بجلی پیدا کرنے اور اس میں Investment کیلئے آرہی ہیں، Waste materials، جو یہ ہماری گندگی ہے، اس سے بھی بجلی پیدا ہوتی ہے، اس کیلئے بھی پارٹیاں آرہی ہیں، ان شاءاللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے، اگر وفاقی حکومت کوئی رکاوٹ نہ ڈالے، وفاقی حکومت ہماری سکیموں کو جلد Approve کرے تو مجھے یقین ہے کہ ہم تین چار مہینے میں اس صوبے میں کم سے کم چار پانچ ہزار میگاواٹ کی سکیمیں شروع کر سکتے ہیں (تالیاں) اور یہ جو چار پانچ ہزار کی بات کر رہا ہوں، یہ تو لوگ پچھلے دس پندرہ دن میں آئے ہیں اور اگر ان کو یقین ہو جائے کہ اس صوبے میں کوئی اس سے رشوت نہیں لے گا، کوئی اس سے کٹ نہیں لے گا اور کوئی چپکے مطلب ٹیبل کے نیچے اس سے پیسے نہیں لے گا تو مجھے یقین ہے، جو میں بیس پچیس ہزار کی بات کر رہا ہوں، امید مجھے یہ ہے کہ سب کے سب لوگ آنا شروع ہو جائیں گے، تو یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ اگر ہم کسی کو دعوت دیتے ہیں اور اس کو سہولتیں دیتے ہیں، One window operation کرتے ہیں، ان کے راستے میں مسئلے نہ پیدا کریں تو ہر ایک چاہتا ہے کہ میں Invest کروں کیونکہ بجلی میں Investment یہ بہت فائدہ مند ہے، ان کو فائدے بھی اس میں بہت ہیں۔ اس وقت تو مجھے یقین ہے کہ اگر ہم نے اس پر عمل درآمد کیا، ہم نے بجلی پیدا کی تو اس صوبے کا نہیں سارے ملک کا مسئلہ ہے کیونکہ ہم تو پروڈکشن کر سکتے ہیں، ہم نے تو بجلی پھر وفاق کو دینی ہے، ہم سے یہ بجلی وہ لیں گے پھر ڈسٹری بیوشن کا کام ان کا ہے۔ ہم تو نیشنل گرڈ میں بجلی سپلائی کریں گے اور وہ ان کا کام ہے ڈسٹری بیوشن کرنا، تو ہمارے اوپر یہ الزام نہ لگایا جائے کہ ہماری وجہ سے آج لوڈشیڈنگ ہے، یہ لوڈشیڈنگ کی وجوہات سب کو معلوم ہیں کہ کس نے بنائی ہے اور کسی میں ہمت ہی نہیں۔ دوسری بات، اس وقت جو اس صوبے میں لوڈشیڈنگ ہے، میں نے اس دن بھی بات کی کہ اس وقت ملک میں جو پیداوار ہے، اس میں ہمارا 13 پرسنٹ حصہ ہے، 13 فیصد حصہ ہے اس وقت، اگر وہ ہمارا

حصہ پورا دے تو پھر بھی یہ لوڈشیڈنگ کم سے کم تین چار گھنٹے کم ہو سکتی ہے، تقریباً کبھی 200 میگاواٹ کم ملتی ہے کبھی 300 میگاواٹ کم ملتی ہے اور پھر ہمارا حق وہ کیوں نہیں دیتے؟ تو میں نے پہلے بھی بات کی کہ ہم اس پر احتجاج بھی کریں گے اور میں پرسوں اسلام آباد جا رہا ہوں، میں وہاں مذاکرات بھی کرونگا کہ ہم اپنا حق لیں گے، ہمیں اپنا حق دیں اور پوسٹ لوڈشیڈنگ جو ہے، وہ ہمیں قبول نہیں ہے کہ وہ پوسٹ لوڈشیڈنگ کریں۔ (تالیاں) بجلی کی مد میں مجھے سمجھ نہیں آئی کہ پچھلی حکومت نے یہ جو ابھی سال پورا ہو گیا ہے، چھ ارب روپے ہمارا بقایا ہے جو ہمارا حق ہے اور ان کو ہمیں دینا چاہیئے، وہ بھی نہیں دیا ابھی تک اور اس سے پچھلے سال کے بھی ڈیڑھ ارب ہمیں نہیں ملے، آخر ہمارا حق بھی ٹائم پر نہیں ملتا یا کوئی پوچھتا نہیں اس کا، تو ان شاءاللہ ہمارا جو حق ہے، ہم واپڈا سے میٹنگ رکھیں گے اور ان شاءاللہ ان سے یہ وصول کریں گے۔ وفاقی حکومت سے بھی میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری کئی ہائیڈل سکیمز ہیں جو ابھی تک دو سال دو سال سے وہاں پڑی ہوئی ہیں اور جو ہماری این ایف سی کی میٹنگ ہوئی تھی، وہاں پر یہ پوائنٹ میں نے اٹھایا تھا، میں نے ان سے تین مہینے مانگے کہ جو ہماری سکیمز آتی ہیں، آپ تین مہینے میں ان کو پاس کریں، اس وقت کے فنانس منسٹر اور پرائم منسٹر نے میٹنگ میں کھلم کھلا کہا کہ یہ آپ تین مہینے مانگتے ہیں، ہم آپ کو ڈیڑھ مہینے میں سکیم پاس کریں گے، اگر پاس نہ ہوئی تو یہ سمجھو کہ It`s deemed to have been approved لیکن افسوس یہ ہے جب منٹس آئے تو اس ملک کا تو مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہم جو فیصلے کرتے ہیں، وہ منٹس میں غائب ہو جاتے ہیں، جب منٹس آئے تو اس میں غائب۔ چونکہ ایک بہترین فیصلہ تھا اس صوبے کیلئے اور منٹس میں وہ پوائنٹ ہی غائب تھا، میں نے دوبارہ ان کو خط لکھا ہے کہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ ہم جو سکیم بھیجیں گے، وہ ڈیڑھ مہینے میں Approve ہونی چاہیئے، اگر نہیں ہوتی تو ہم اس پر کام شروع کریں گے، چاہے وہ منٹس میں لاتے ہیں یا نہیں لاتے، ہمارا حق ہے کہ ایک میٹنگ میں فیصلہ ہو چکا ہے تو ڈیڑھ مہینے میں ہم شروع کریں گے۔ (تالیاں) اس کے علاوہ ہمارا صحت کا مسئلہ ہے تو وہ بہت ہی گھمبیر ہے، ہسپتال میں جاؤ تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہم ہسپتال میں نہیں ہیں اور یہاں پر کوئی بوچڑخانے میں آئے ہیں، وہاں پر الٹیاں آنے لگتی ہیں کہ یہ ہم کدھر آ گئے، یہ ہسپتال ایسے ہوتے ہیں؟ میں خود پریشان ہوں، تو میں جب اس ہسپتال کے اندر گیا تو میں خود گھبرا گیا کہ وہ عجیب سی Smell اور عجیب سا ماحول، گندگی اور جہاں گندگی کا ڈھیر ہو، ہسپتال اس کو نہیں

کہتے، یہ تو ہسپتال نہیں ہے کوئی، اس پر ہم کافی کام شروع کر چکے ہیں، ہم نے ایک ارب روپے جو ایمرجنسی کا وہ ہے، ایمرجنسی سروسز ہیں، ہمارے ہیلتھ منسٹر ایک ماڈل بنا رہے ہیں اور تقریباً ایک بلین ہم نے رکھے ہیں، اس سے زیادہ پیسے ہم لگائیں گے، ایمرجنسی سروسز میں جب کوئی جائے گا تو سب کچھ موجود ہوگا، ڈاکٹر بھی موجود ہوگا اور اس کے وہاں پر جو ایکسرے پلانٹس ہیں یا جو ساز و سامان ہے، وہ سب کچھ موجود ہوگا اور آپ کو ایسا لگے گا جیسے آپ انٹر نیشنل ہاسپٹل میں ہیں اور دنیا کے مقابلے کے ایمرجنسی سنٹرز بنیں گے (تالیاں) اور اس پر ان شاء اللہ تعالیٰ اس سال ہم سب، جتنے ہاسپٹلز ہیں، میجر ہاسپٹلز ہیں اور اس کے نیچے جو ڈسٹرکٹ ہاسپٹلز ہیں، ان سب میں ایمرجنسی سنٹرز جو ہونگے، وہ صاف ستھرے ہونگے۔ وہاں پر چونکہ جب انسان پر سخت وقت آتا ہے، ایکسیڈنٹ ہوتا ہے یا کوئی ایسا مسئلہ ہوتا ہے، پریشانی ہوتی ہے، وہاں پر جا کر جب دیکھتے ہیں تو نہ ڈاکٹر ہے، نہ بیڈ ہے، نہ کچھ ہے تو ہم نے یہ Change کرنا ہے۔ جتنے ہمارے بڑے پرائیویٹ ہاسپٹلز ہیں، اس کے مقابلے میں ایمرجنسی سنٹرز بنیں گے تاکہ لوگوں کو سہولت ہو۔ اس وقت ہم نے ایک کمیٹی ڈیپارٹمنٹ میں بنائی ہے کہ جتنے ہمارے ہسپتال ہیں، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہیں، آر ایچ سیز ہیں، جتنے بھی بڑے ہسپتال ہیں، وہاں پر ہم نے کمیٹی بنائی ہے کہ وہ جائے، وہاں پر ڈاکٹرز کی کمی ہے، ٹیکنیشنز کی کمی ہے، سامان کی کمی ہے، وہ ساری لسٹ، میں نے اپنے ہیلتھ منسٹر کو کہا ہے کہ 15 جولائی تک پوری لسٹ ان کے پاس پہنچ جانی چاہیئے اور 15 جولائی کے بعد ڈاکٹرز کی بھی بھرتی شروع ہوگی اور ہم پورے ڈاکٹرز دیں گے ہر ہسپتال میں، ہم ٹیکنیشنز پورے کریں گے سو فیصد، ہم وہاں پر جتنی مشینری ہے (تالیاں) ان ہسپتالوں میں جتنی کمی ہے، ہم مکمل طور پر، سو فیصد پوری کریں گے۔ جہاں سے بھی ہو، فنڈز کی اگر کمی بھی ہو، یہاں پر ڈونرز ہیں جو ہمارے ساتھ بات کر رہے ہیں، وہ ہر چیز کرنے کو تیار ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے کہ 15 جولائی سے کام شروع ہوگا اور ہمارے ہیلتھ منسٹر، میں نے ان کو کہا ہے کہ آپ دن رات لگائیں، اس پر کام شروع کریں۔ جس ہسپتال کی آپ کو رپورٹ آجائے تو یکدم اس کو سامان Provide کریں، مطلب دو تین مہینے کے اندر کوئی ہسپتال ایسا نہ ہو کہ کوئی فریاد کرے کہ اس میں ڈاکٹر نہیں ہے، اس میں ٹیکنیشن نہیں ہے، اس میں یہ مشین خراب ہے، ادھر ڈاکٹر اپنا کام نہیں کر رہا ہے، ادھر دوائی نہیں ہے، تو دو تین مہینے کے اندر ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو ریزلٹ نظر آجائے گا۔ گو کہ میں تو دو تین مہینے کا وقت

نہیں دینا چاہتا، میں تو کہتا ہوں کہ ایک مہینے میں کریں اور پھر آپ جائیں چیک کریں کہ کونسی چیز کی کمی ہے؟ تو مجھے یقین ہے کہ شوکت صاحب اس پر دن رات کام کر کے جلد از جلد، کیونکہ اس میں ایک منٹ ضائع کرنا بھی انسانی زندگی کیلئے نقصان ہے۔ دوسرا اس صوبے میں، اس ملک میں آپ کو پتہ ہے کہ جعلی دوائیاں ملتی ہیں اور مجھے حیرانی ہے کہ انسان کی زندگی سے کھیلنا یہ تو بہت ہی ظلم ہے، اس بارے میں میں نے ڈی جی ڈرگز کو بلایا، میں نے ان کو یہ انسٹرکشنز دی ہیں کہ آپ نے چھاپے نہیں مارنے، چھاپہ مار لیتے ہیں، پھر گھر چلے جاتے ہیں، پھر بھول جاتے ہیں، انہوں نے ہمیں پوری رپورٹ ہر میڈیکل دکان کی دینی ہے اور رپورٹ کیا ہو گی؟ وہ ایک سرٹیفیکیٹ بنائیں گے، اس سرٹیفیکیٹ پر نیچے جو آفیسر ہے، وہ دستخط کرے گا کہ میں یہ دکانیں، اس کا یہ Address ہے، یہاں کی دوائیاں ٹھیک ہیں، بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں اور اس پر وہ Sign کرے گا، گارنٹی دے گا کہ میں نے اس کو چیک کیا، اس میں کوئی جعلی دوائی نہیں اور یہ دکانیں، میں ادھر گیا، یہاں جعلی دوائیاں تھیں، میں نے اٹھائیں اور لیبارٹری کو ٹیسٹ کیلئے بھیج دیں۔ تو یہ جتنی دکانیں اس صوبے میں ہیں، مجھے تو امید تھی کہ مجھے ابھی تک بھیج چکے ہوتے لیکن میں دوبارہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو کہتا ہوں کہ آپ نے عمل نہیں کیا، میں صرف دس دن اور دیتا ہوں، اگر دس دن میں مجھے ساری رپورٹس نہ آئیں تو سب سے پہلے میں ڈی جی ہیلتھ جو ہے، اس کو یہاں سے ہٹادونگا۔ (تالیاں) چونکہ ہماری ایمرجنسی ہے، لوگوں کی زندگیاں تباہ ہو رہی ہیں اور یہ سوئے ہوئے ہیں، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کیوں یہ سوئے ہیں آخر ان کے بچے نہیں ہیں، یہ دوائیاں ان کے بچے نہیں کھا سکتے ہیں، ان کو انکا نقصان نہیں پہنچ سکتا؟ تو یہ کام اگر انہوں نے شروع نہیں کیا تو پھر بہت ظلم ہے، میں نہیں برداشت کر سکتا۔ چونکہ میں نے یہ نہیں کہا، ان کو کہا ہے کہ نیچے جو آپ کا انسپکٹر ہو گا، وہ دستخط کرے گا اور پھر اسکے اوپر والا آفیسر اور اس کے اوپر ڈی جی کرے گا، پھر اس کو ہم نیٹ پر لے آئیں گے اور ساری دنیا دیکھ سکے گی کہ یہ دکان ٹھیک ٹھاک ہے اور اس کی Sale بھی زیادہ ہو جائے گی اور جس (دکان) میں چور اور غلط دوائی ہو گی، اس کی Sale بھی نہیں ہو گی اور اس کا نقصان بھی ہو گا۔ تو یہ رپورٹ مجھے دس دن کے اندر چاہیئے کہ سارے صوبے کو ہم بتا سکیں کہ یہاں یہ دکان جو ہے، یہ ٹھیک ٹھاک ہے، یہ غلط ہے اور ان کو یہ بھی میں نے کہا ہے کہ میں انسپکٹرز سے نہیں پوچھونگا، چونکہ وہ بھی دستخط کرے گا، اس کے اوپر والا آفیسر، اس کے اوپر والا بھی کرے گا اور ذمہ دار

ڈی جی ہو گا کیونکہ وہ اس کی ذمہ داری ہے کہ غلط چیز ہمارے عوام کو نہ ملے۔ تو اسی طرح میں نے کمشنرز کو بھی ہدایت کی ہے کہ جتنی بھی ہماری یہاں پر دکانیں ہیں، جس میں مصالحے ہیں، جس میں دودھ ہے، جس میں گوشت ہے، ان کی بھی اسی طرح سرٹیفکیٹ بنیں گی، نیچے جو انکے انسپکٹرز ہیں یا جو بھی ہے، وہ Sign کرے گا، پھر اس کے بعد اسسٹنٹ کمشنر اس پر Sign کرے گا، پھر ڈی سی کرے گا، پھر وہ کمشنر کے پاس آئے گی اور ذمہ داری کمشنر کی ہو گی کہ جو غلط رپورٹ ہو گی، اس کا ذمہ دار کمشنر ہو گا۔ (تالیاں) ان سے بھی میں کہتا ہوں، ان سے بھی میں کہتا ہوں کہ بیس دن گزر چکے ہیں، مجھے کوئی ریزلٹ نہیں آیا، اس فلور سے پھر بھی ان سے کہتا ہوں کہ مجھے دس دن کے اندر یہ رپورٹس چاہئیں اور جس کمشنر نے نہیں دی، وہ کمشنر وہاں نہیں رہے گا۔ (تالیاں) پھر مسئلہ ہمارا تعلیم کا ہے، سرکاری سکولوں اور پرائیویٹ سکولوں کے اساتذہ کی تنخواہیں دیکھیں، پرائیویٹ سکولوں کی بہت کم ہیں اور ہمارے سرکاری سکولوں کی بہت ہی زیادہ ہیں لیکن پھر بھی وہ خوش نہیں ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ کی تنخواہ اور بھی بڑھا لیتے ہیں لیکن ریزلٹ تو دو نا، غریب کے بچوں کو تعلیم تو صحیح دو، ان کے مستقبل کے بارے میں تو سوچو۔ پھر ہم اپنے بارے میں سوچتے ہیں تو ہم تعلیم میں بھی تبدیلیاں لا رہے ہیں۔ ہم نے پہلے کہا ہے، ہماری پارٹی کا منشور ہے کہ ہم یکساں تعلیمی نظام لائیں گے، کلاس ون سے ہم شروع کریں گے Curriculum اور اس کا ریزلٹ تو ٹائم پر ملے گا، دس سال کے بعد لیکن بنیاد ہم رکھ دیں گے کہ غریب کا بچہ اور امیر کا بچہ، سرمایہ دار کا بیٹا اور ایک غریب کسان کا بیٹا، ان کو ایک جیسی تعلیم ملے، ایک جیسی کتابیں ہوں تاکہ غریب کو بھی موقع ملے کہ اس کے بچے بھی اس ملک کے حکمران بن سکیں، اس کے بچے بھی ڈاکٹر اور انجینئر بن سکیں۔ یہ اللہ تعالیٰ نے تو نہیں لکھا کہ میرا بیٹا بس ترقی کرے گا، غریب کا بچہ ترقی نہیں کرے گا اور اس کا کیا قصور ہے؟ اس کا قصور یہ ہے کہ یہاں پر جو نظام تعلیم ہے، وہ صرف سرمایہ داروں کیلئے موقع ہے، غریب آدمی کو موقع ہی نہیں ملتا کہ وہ ترقی کر سکے۔ اس ملک میں غریب اور امیر کا فرق جو ہے، وہ صرف تباہ و برباد تعلیم میں ہے، اگر سب کو ایک جیسا موقع ملے، سب کو ایک جیسے حالات ملیں تو Competition برابر ہو گا اور مجھے یقین ہے کہ غریب کا بچہ سرمایہ دار کے بچے سے زیادہ ترقی کرے گا (تالیاں) کیونکہ جب ان کو مواقع ملیں گے، میں نے دیکھے ہیں، بڑے ہی ذہین بچے ہیں، ہمارے بچے تو مجھے پتہ ہے کہ وہ کیسے ہیں اور ان کو مواقع کیسے ملتے

ہیں؟ ان کی زندگی عیاشی ہے، وہ بس بڑے ہوتے ہی ہر پوسٹ ان کیلئے، ہر مراعات ان کیلئے اور غریب ساری عمر بس اس رگڑے میں رہیں گے۔ تو ان شاءاللہ تعالیٰ یہی ایک تعلیم ہے کہ وہ اس ملک میں غریب اور امیر کا فرق مٹا سکتی ہے کیونکہ میں باہر دنیا میں دیکھتا ہوں، دو زبانوں میں کہیں تعلیم نہیں ہے، دو قسم کے Curricula کہیں کسی ملک میں نہیں ہیں، کوئی پیدا کر کے مجھے دے دو، مجھے بتا دو کہ فلاں ملک ہے، اس میں دو زبانوں میں تعلیم ہے، مجھے بتا دو دنیا میں کونسا ایسا ملک ہے کہ غریب کا بچہ جو ہے اس کی کتابیں اور سرمایہ دار کے بچوں کی کتابیں اور ہیں، یہ ناانصافی کس نے کی ہے؟ یہی ہم لوگ ہیں اور میں بھی اس کا ذمہ دار ہوں لیکن مجھے نہیں پتہ تھا، یہ تو عمران خان کو اللہ خوش کرے کہ میں ایک دن بیٹھا تھا، میں نے اس سے پوچھا (تالیاں) میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، میں نے پوچھا جی ہم تو باتیں کرتے ہیں کہ ہم غربت مٹا دیں گے اور یہ کر دیں گے، میں نے کہا کہ میرے تو 30 سال سے یہ سن سن کے کان تھک گئے ہیں اور ریزلٹ کوئی نہیں۔ مجھے سادہ سا جواب دیا، اس نے کہا یہ کونسا سائنس ہے، جا کر دیکھو غریب کے بچوں کی تعلیم دیکھو اور امیر (کے بچوں) کی دیکھو، یہ فرق مٹا دو بس قصہ ختم ہو جائے گا۔ تو یہ ہم فرق مٹا رہے ہیں کہ قصہ ہی ختم ہو جائے اور سب کو برابر موقع ملے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں پیدا کیا ہے کہ اس کو بھی موقع ملے۔ دوسرا ہمارے سکولوں کا مسئلہ بہت بڑا، یہاں ٹرانسفرز ہوتے ہیں، حیران ہوں، نہ دنیا میں نہ اس ملک میں پرائیویٹ سکولوں میں ہے کہ وہ استاد کا ٹرانسفر، یہ کہاں کا انصاف ہے کہ استاد کو ادھر ٹرانسفر کر دو، پھر ادھر کر دو، پھر جس کا ووٹر ہے ادھر کر دو؟ یہ عجیب سا نظام ہے، میری سمجھ سے باہر ہے۔ میں نے تو پہلے بھی اس پر کافی باتیں کیں لیکن کوئی مانتا ہی نہیں تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے موقع دیا تو آپ مجھے بتائیں کہ ایک استاد ایک سال ادھر سکول میں پڑھاتا ہے، دو سال ادھر پڑھاتا ہے، تین سال ادھر پڑھاتا ہے تو بچے کی ذہنیت کو کیا سمجھے گا، اس کے دماغ میں کیا آئے گا کہ اس بچے کے ساتھ میں کیا کروں؟ اس سے پوچھو کہ یہ ریزلٹ خراب ہے جی، مجھے تو سال ہو گیا، ہیڈ ماسٹر سے پوچھو جی، مجھے دو سال ہو گئے، میں کیا ریزلٹ دوں؟ تو ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ سکولوں میں کوئی ٹرانسفر نہیں ہو گا، ہمارے پاس 40 سٹوڈنٹس پر ایک ٹیچر، چاہے لڑکیوں کے سکول ہیں یا چاہے لڑکوں کے ہیں، 40 سٹوڈنٹس پر ایک ٹیچر موجود ہے (تالیاں) اور وزیر تعلیم کو میں نے کہہ دیا کہ لسٹیں بناؤ، 40 سٹوڈنٹس پر ایک ٹیچر سارے صوبے میں، چاہے کوئی خفا

ہوتا ہے کہ شاید کوئی روتا ہے، وہ وہاں ٹرانسفر ہونگے۔ سب سے پہلے اپنی یونین کونسل میں ان کو جگہ وہی ملے گی، اپنے گاؤں کے نزدیک ملے گی، اس کے نزدیک جگہ ملے گی جیسے ہی ایڈجسٹ ہوگا، تو ساتھ ہم اسمبلی میں قانون بھی لا رہے ہیں تو اس کے بعد وہ نہ ٹرانسفر ہونگے، وہ وہی پر پروموٹ ہونگے، (تالیاں) وہ وہی پر پروموٹ ہونگے وہی پر ان کو Incentives ملیں گی، ریزلٹ پر ان کی پروموشن ہوگی، ریزلٹ خراب ہوگا تو ان کی پروموشن رک جائیگی، ریزلٹ اچھا ہوگا، ان کی پروموشن بھی ہوگی، ان کو Incentives بھی ملیں گی، تو اس کیلئے ایک ہم قانون بنا رہے ہیں کہ آئندہ یہ ٹرانسفر کا مسئلہ، یہ عذاب ہم سب کیلئے، آپ کیلئے صبح و شام یہ جھگڑے، مجھے ادھر رکھ دو، مجھے ادھر کر دو، آخر ہم نے ووٹ اس لئے لیے کہ ہم سارا دن ٹرانسفر کریں؟ ہم استادوں کے ووٹ پر ادھر آئے ہیں، ہم تو ان غریب لوگوں کے ووٹ پر آئے ہیں کہ ان کو سہولت دیں، ان کو بہتر تعلیم دیں، ان کے بچوں کا کوئی خیال کر سکیں۔ تو یہ قانون ہم لا رہے ہیں کہ آئندہ کوئی ٹرانسفر نہیں ہوگا، اسی سکول میں ریٹائر ہوگا، ادھر ہی پڑھائے گا، ریزلٹ دے گا، ریزلٹ نہیں دے گا، ایک دفعہ نہیں دے گا، دوسری دفعہ نہیں دے گا، تیسری دفعہ غلط ہوگا تو وہ گھر جائے گا۔ تو اس کیلئے ہم ایک پورا قانون لا رہے ہیں ان شاءاللہ تعالیٰ اور بہت سخت قانون ہوگا کیونکہ غریبوں کے ساتھ وہ ظلم ہے، نہ میرے بچے ان سکولوں میں پڑھتے ہیں، نہ آپ کے بچے پڑھتے ہیں، نہ بڑے لوگوں کے بچے پڑھتے ہیں اور ہم بیٹھے ہوئے ہیں، کبھی ادھر ٹرانسفر کروا اپنے ووٹ کیلئے، یہ جو زیادتی ہے اس کو ختم کرنا پڑے گا۔ دوسرا سکولوں میں بہت کمی ہے، کہیں ٹائیلٹس نہیں ہیں، کہیں پر پینے کا پانی نہیں ہے، کہیں سکولوں میں بجلی نہیں ہے، حالانکہ بجلی اور یہ چیزیں، یہ جب سکول بنتا ہے تو پہلے سے اس ٹینڈر میں آیا ہوتا ہے کہ بجلی کے اتنے پیسے تو واپڈا وہ سارے پیسے کھا جاتا ہے۔ میں نے کئی سکولز دیکھے ہیں کہ اس کی بجلی کے پیسے کہیں دس سال پہلے داخل ہوئے ہیں، کہیں بیس سال پہلے، کوئی کہیں کنکشن ہی نہیں ہے تو ہم سارا ریکارڈ نکال رہے ہیں کہ ہر سکول میں بجلی ہونی چاہیئے، وہاں پانی ہونا چاہیئے، وہاں ٹائیلٹس ہونے چاہئیں تاکہ وہ مسئلہ حل ہو جائے (تالیاں) اور اس کیلئے آگے بھی ہمارے پاس بہت اچھا پروگرام آ رہا ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ ایسے لوگ ہیں جو ان سکولوں کو Own کرینگے اور وہاں پر سب سہولتیں پیدا کرینگے، تو ایسے ہمارے پاس Investors آ رہے ہیں جو ان شاءاللہ تعالیٰ ہمارے کوئی، کتنے سکول؟ 37 ہزار تقریباً سکول ہیں، ان سب

سکولوں کو Own کرنے، 28 ہزار ان سب سکولوں کو ان شاءاللہ وہ Own کرینگے۔ دوسرا یہ ہمارے ہائر سیکنڈری سکول کا، منسٹر صاحب نے بتایا، ہم Performance Audit لا رہے ہیں کہ جس کی Performance ہو گی، اس کا آڈٹ کرینگے، اس کے مطابق پھر ان کو سہولتیں دینگے یا انکی پروموشن ہو گی، جو بھی ان کا ریکارڈ بنے گا تو Performance پہ ابھی سے ہم نے کچھ کام شروع کر دیا اور ان شاءاللہ ہمارے جو ہائر سیکنڈری یا کالجز ہیں، اس میں ہم ڈیجیٹل اور ای لائبریریز لا رہے ہیں کہ جو ہمارے کالجز ہیں اور ہائر سیکنڈری سکول ہیں، اس میں ڈیجیٹل اور ای لائبریری کا پروگرام ہے، جلد اس پر کام شروع ہو جائیگا۔ تیسرا بڑا، مسئلے تو بہت ہے، میں کیا بیان کروں؟ یہاں پٹواری نظام پہ میں نے بات کی تھی کہ اس کو ہم نے ٹھیک کرنا ہے کیونکہ سب سے مشکل کام یہ ہے۔ ایک تو ہم نے کمپیوٹرائزیشن کا کام شروع کر دیا اور ان شاءاللہ اس سال کے اندر کچھ ضلع تو میرے خیال میں مہینوں میں شروع ہو جائینگے، میں نے ان کو ڈائریکٹیوز دیئے ہیں کہ اس سال کے اندر جتنا ممکن ہو سکتا ہے، اگر 60، 70 پرسنٹ ضلعے انشاءاللہ تعالیٰ کمپیوٹرائز ہو جائینگے تو اس نظام سے نجات مل جائیگی لیکن اس وقت تک کیا کرینگے؟ اس وقت تک تو یہ لوٹ مار کرتے رہینگے اور ہم دیکھتے رہینگے، تو اس کیلئے بھی میں نے ایک سسٹم بنالیا ہے اور میں نے ڈائریکٹیوز دیئے ہیں، ریونیو ڈیپارٹمنٹ، ایس ایم بی آر کو میں نے ڈائریکٹیوز دیئے ہیں کہ پٹواریوں کیلئے میں نے ان کو ایک سسٹم دیا ہے کہ پٹواری اپنی یونین کونسل میں بیٹھے گا، اس کے آفس کے باہر وہ فریم میں جو قیمتیں زمینوں کے ٹرانسفر کی ہیں، وہ فریم میں لگا کے، جیب میں نہیں رکھے گا، فریم میں لگائے گا کہ یہ قیمتیں ہیں، اس کیلئے ہم نے ایک Proforma بنا لیا، تو وہ Proforma ابھی Issue ہونے والا ہے، وہ حلفاً بیان کرے گا، وہ اس پہ جب دستخط کرے گا تو وہ حلفاً کہے گا کہ میں نے یہ زمین اتنے کی ٹرانسفر کی ہے اور اتنے پیسے اس کے بنتے ہیں اور حلفاً میں کہتا ہوں کہ میں نے اس میں رشوت نہیں لی اور وہ پٹواری اس سے پیسے نہیں لے گا، اس کو چالان دے گا، وہ جا کے بینک میں جمع کرے گا اور پھر وہ چالان کی کاپی اس کو مل جائے گی، یہ پٹواری بھی دستخط کرے گا حلفاً اور یہ Format جو ہے، یہ فارم جو ہے، یہ پھر جائے گا قانونگو کے پاس، نائب تحصیلدار کے پاس، تحصیلدار کے پاس، جتنا محکمہ ہے تو اوپر تک جائے گا اور سب حلفاً دستخط کرینگے کہ اس پر رشوت نہیں لی گئی۔ اس پر Seller اور Buyer کے ٹیلیفون نمبر لکھے ہونگے اور وہ سارے نمبر ہم انٹرنیٹ پر لائینگے، آپ کو

نظر آئے گا، جہاں پر آپ کو شک ہوگا، Buyer یا Seller کو فون کر سکتے ہیں اور وہ Buyer اور Seller بھی دستخط کرے گا کہ میں نے کوئی رشوت نہیں دی، تو وہ آپ کو پتہ چل جائے گا، آپ ٹیلیفون کر سکتے ہیں، آپ پتہ لگا سکتے ہیں کہ بھئی اس میں آپ سے کسی نے پیسے لیے ہیں کہ نہیں؟ تو یہ ایک صاف اور شفاف نظام بن جائے گا اور سارے صوبے کے سامنے وہ نیٹ پر آجائے گا اور ہر ایک چیک کر سکے گا کہ بھئی یہاں پر یہ کسی نے ان سے رشوت نہیں لی، تو اس سے (تالیاں) اس سے ایک تو یہ گندگی ختم ہو جائیگی اور لوگوں کا اس حکومت پر اعتماد بڑھے گا۔ دوسرا ہمارے جو ریٹس ہیں ٹرانسفر کے، ہمیں یہ بڑا مسئلہ بنتا ہے، جب ہم سرکاری سکول، کالج، ہاسپٹل کی کوئی چیز، ہسپتال یا گراؤنڈ کیلئے زمین لیتے ہیں تو یکسالہ جب میں دیکھتا ہوں اور اس علاقے کا ریٹ دیکھتا ہوں تو ایک لاکھ کی چیز دس ہزار میں لکھی جاتی ہے، آپ بھی نہیں لے سکتے کہ آپ کے ووٹرز ہیں، ایک لاکھ کی زمین آپ دس ہزار میں لیکر دے دیں، آپ کو پتہ چل جائے گا، تو ہم ریٹس کو بھی Revise کریں گے اور ہم Consultant hire کر رہے ہیں کہ وہ Exact rate جو آج ہے، اس پر وہ قیمتیں بنائے اور اسی قیمت پر پھر ٹرانسفرز ہونگے، کئی لوگوں کو تو تکلیف ہوگی لیکن حقیقت تک جانا پڑے گا، کہیں سخت فیصلے بھی کرنا پڑینگے کیونکہ مارکیٹ ریٹ پر، ایک آدمی ہے دس لاکھ کی چیز خریدتا ہے، وہاں ایک لاکھ لکھتا ہے تو یہ تو اس صوبے کا نقصان ہے، ہمارے ریونیوز بھی تباہ ہو رہے ہیں اور اسی وجہ سے کرپشن ہو رہی ہے۔ جب وہ مارکیٹ ریٹ پر قیمت آجائیگی زمین کی تو کوئی رشوت بھی نہیں مانگے گا، صوبے کا ریونیو بڑھے گا تو جب ہم کر لینگے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اس وقت ہمارا ایک کروڑ ریونیو ہے تو وہ پچاس کروڑ تک پہنچ جائے گا۔ تو اس صوبے کے ریونیو میں ان شاءاللہ تعالیٰ بہت زیادہ فرق آجائے گا جب یہ Revise ہو جائینگے اور جلد ہی اس پر کام شروع ہوگا ان شاءاللہ۔ پھر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جمہوریت کی ہم باتیں کرتے ہیں لیکن جب ہم حکومت میں آتے ہیں تو لوکل گورنمنٹ کو بھول جاتے ہیں کیونکہ یہ بھی حکومت کا ایک حصہ ہوتی ہے، یہ بھی ایک ایسا حصہ ہے کہ اس سے عوام کو سہولت ملتی ہے اور نیچے جو چھوٹے مسئلے ہیں، وہ لوگ خود حل کرتے ہیں، تو ہم لوکل گورنمنٹ کا نظام لا رہے ہیں اور کل سے میرے خیال میں ہم نے ایک کمیٹی بنالی، اس پہ میٹنگ شروع ہے اور ہم سارے اختیارات گاؤں تک دینا چاہتے ہیں، ہم ڈسٹرکٹس کو کوئی اختیار نہیں دیتے کہ اس کو بادشاہ بنائیں، ہم اختیارات گاؤں کے لیول کو

دے رہے ہیں کہ نیچے ان کو فنڈز بھی ملیں (تالیاں) اوران کو اپنے پیسے پر یقین بھی ہو کہ ہم اس کو استعمال کرتے ہیں، ان کو ہم سکولوں کا اختیار بھی دینگے، ہم ان کو جتنے اختیارات ہو سکتے ہیں کہ جو ہم نیچے ان کو دے سکیں، وہ سارے اختیارات کو شش ہو گی کہ وہ وہاں پر ہم نیچے دے دیں کیونکہ مسئلے ان کے ہیں، فیصلے ان کو کرنے دیں، ہم تو پتہ نہیں، مجھے سمجھ نہیں آتی، ہم تو Legislators ہیں، ہم نے تو قانون سازی کرنا ہو گی، ہمارا کیا کام ہے کہ گلیاں، نالیاں بنائیں؟ مصیبت میں اپنے آپ کو سب نے ڈالا ہوا ہے، اگر اس ملک میں ہم صرف قانون ساز بن جائیں اور یہ عوام ہمیں صرف قانون ساز سمجھیں تو یقیناً آپ کی اتنی عزت بڑھ جائیگی کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے، یہ مصیبت، یہ گلی نالیاں، یہ ٹرانسفرز، اس گند سے ہماری زندگی تباہ ہے، نہ ہم دفتر میں بیٹھ سکتے ہیں، جیبیں چٹوں سے بھری ہوتی ہیں، سفارشیں دن رات، ہم نے عوام کو یہ بتانا ہے کہ ہم Legislators ہیں، ہم نے قانون بنانا ہے اور قانون پر عمل کرانا ہے، ہم نے گلیاں، یہ کوچے، یہ چیز، یہ کام ہمارا نہیں ہے، یہ نیچے لوکل گورنمنٹ کا کام ہے، جب یہ عوام کو سمجھ آجائے اور آپ کو سمجھ آجائے تو میرے خیال میں آپ کی باعزت زندگی بن جائے گی۔ میں نے 30 سال دیکھا ہے کہ اگر ہم اسی طرح انہی چیزوں میں پڑتے رہے تو لوگ ہمیں گالیاں بھی دینگے، ہم بے عزت بھی ہونگے، ساری دنیا میں کیوں Legislator کی عزت ہے، کیوں ساری دنیا میں پارلیمنٹرین کی عزت ہے، کیوں ان کی طاقت ہے؟ وہ طاقت اس لئے ہے کہ ان کے اختیارات نیچے ہیں، وہ صرف قانون بناتے ہیں، ملک کیلئے کام کرتے ہیں، اپنے صوبے کے کام، میں 30 سال سے سیاست کر رہا ہوں، ایمانا میں نے آج تک اپنے صوبے کیلئے کام نہیں کیا، میں محکمے کا وزیر رہا ہوں، مجھے وقت ہی نہیں ملا کہ محکمے کیلئے کام کروں، مجھے وقت ہی نہیں ملتا تھا کہ میں اپنے محکمے میں بہتری لاؤں کیونکہ سارا دن یہی سفارشیں، سارا دن ٹرانسفرز، سارا دن گلیاں نالیاں، سارا دن چھوٹے چھوٹے کام، اگر یہ اختیارات نیچے نہ آئے تو آپ کی اور میری عزت کبھی بھی ٹھیک نہیں ہو سکتی، آپ کو سوچنا پڑے گا کیونکہ بہت ضروری ہے، ساری دنیا میں باعزت ہے پارلیمنٹرین، پاکستان میں مہینہ نہیں گزرتا کہ ہمیں گالیاں دینا شروع ہو جاتی ہیں، ہم سے لوگ تنگ ہو جاتے ہیں، ہم پریشان ہوتے ہیں، بھاگتے رہتے ہیں اور نہ رات کو نیند آتی ہے کہ فلاں خفا ہو گیا اور فلاں خفا ہو گیا، تو ان چیزوں سے نکلنا پڑے گا۔ ایمانا کہتا ہوں میرا 30 سال کا تجربہ ہے، اگر اس چیز سے ہم نکل گئے اور عوام کو بتا سکے کہ یہ مسئلے آپ

کے ہیں، خود حل کریں، ہم قانون بنائینگے، ہم قانون پر عملدر آمد کریں گے، ہم اس گند سے آپ کو نکالیں گے، آپ کو عزت دینگے تو مجھے یقین ہے کہ ہماری ایک حیثیت بن جائے گی Otherwise ہم جو بھی کہیں کہ ہم بہت بڑے لوگ ہیں، ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے عوام میں، ایک کام کروں تو ٹھیک ہے، نہ کروں تو سارے راستے میں گالیاں، تو پلیز اپنے آپ کو اس سے نکالیں اور سوچ اوپر کریں تو اس سے تبدیلی آسکتی ہے اور ہمیں عزت مل سکتی ہے۔ دوسرا آپ کو پتہ ہے، جتنے ہمارے محکمے ہیں جن میں ڈیویلپمنٹ ہوتی ہے، ان میں لوکل گورنمنٹ ہے، پبلک ہیلتھ ہے، سی اینڈ ڈبلیو ہے، ایریگیشن ہے، کمیشن آپ کو تو پتہ ہے نا کہ کتنا کمیشن ہے؟ یہ جو ہمارے ریٹس ہیں، میں کبھی کبھی سوچتا ہوں، میں بھی کنسٹرکشن کا کام کرتا ہوں، جو یہ سرکاری ریٹس ہیں، جب میں اس کا حساب کرتا ہوں تو کوئی بھی آئٹم، اگر اس میں کمیشن بھی نہ ہو، اس میں انکم ٹیکس بھی نہ ہو اور اس میں سو فیصد صحیح کام کرو تو پھر بھی اس پر نہیں ہوتا، میں Challenge کرتا ہوں، کوئی آجائے میں ان کے ساتھ ایک ایک آئٹم کا حساب بناتا ہوں کہ کتنا سیمنٹ ہے، کتنا کرش ہے اور کتنا کیا کیا ہے؟ اس پر اگر 20 پرسنٹ کمیشن لگاؤ، سب کچھ لگاؤ تو ناممکن ہے، کمیشن نکال بھی دو تو ناممکن ہے، انکم ٹیکس نکالو پھر بھی ناممکن ہے، تو مجھے آج تک سمجھ نہیں آئی کہ یہ کام کیسے ہو رہے ہیں؟ وہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اسمیں سیمنٹ پورا ہو، ہو ہی نہیں سکتا کہ صحیح سریا ڈالیں، ہو ہی نہیں سکتا کہ صحیح اسکا ریزلٹ نکلے، تو ہمارے پیسے کیوں ضائع ہو رہے ہیں؟ ہم سڑکیں بناتے ہیں، سال کے بعد کھڈے، گلیاں بناتے ہیں، اس میں کھڈے بن جاتے ہیں، بلڈنگز بناتے ہیں، اس میں Cracks پڑ جاتے ہیں، ہر چیز دو نمبر آخر کب تک؟ یہ ہمارا ملک ہے، ہمارا پیسہ ہے، ہم کیوں ضائع کر رہے ہیں؟ تو اور تو کوئی راستہ نہیں ہے، ہم تو کسی کو اندر نہیں کر سکتے، کسی پر ظلم نہیں کر سکتے ہیں لیکن چوروں کا راستہ بند کرنا پڑے گا۔ میں جو احکامات دے رہا ہوں، وہ چوری کا راستہ بند کرنے کیلئے ہیں، پھر ڈاکو بھی بیٹھ جائیں، (تالیاں) میں نے اپنے افسران کو یہی کہا ہے، میں نے کہا مجھے راستے بند کر کے دیدو، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ راستے بند ہو جائیں، پھر ڈاکو بیٹھ جائے، چور بیٹھ جائے گا، اس کو راستہ ہی نہیں ملے گا، سسٹم ہی ایسا ہو گا کہ وہ چوری نہیں کر سکے گا۔ تو اس کیلئے ہم Consultants لا رہے ہیں اور یہ دو نمبر Consultants میں نہیں جو ادھر ہیں، میں نے بڑے دیکھے ہیں، ہم اس جولائی سے ان شاءاللہ تعالیٰ انٹرنیشنل ٹینڈرز کرینگے، اس میں

بھی آئیں International consultants بھی آئیں گے، اس میں پاکستانی بہترین Consultants بھی آئیں گے اور اس کے ہم نے بہت High points رکھے ہیں، اس میں دو نمبر کے لوگ نہ آئیں اور جتنی یہ ڈیویلپمنٹ سکیمز ہیں یہ ساری Consultants کے Through ہونگی، چاہے ایک لاکھ کا کام ہے، چاہے ایک کروڑ کا ہے یا دس ارب کا ہے، سب Consultants ہونگے تاکہ یہ کمیشن کا سلسلہ ختم ہو جائے اور یہی ایک راستہ ہے، (تالیاں) اور کوئی راستہ نہیں ہے، میں نے سب سے پوچھا کہ مجھے کوئی راستہ تو بتاؤ کہ کیسے رک جائے؟ لیکن یہی ایک راستہ ہے، ساری دنیا میں Consultants کی وجہ سے کام ہو رہے ہیں اس لئے وہاں کمیشن ہے، میں اس کی مثال دیتا ہوں، میرا بیٹا کشمیر میں کام کر رہا ہے، پچھلے چار سالوں سے ایک روپے کمیشن کسی نے نہیں لیا ہے، آخر کیا وجہ ہے، وہاں پر Consultants اور اچھے Consultants ہیں اور یہ بھی ہو گا یہاں میں نے سنا ہے کہ Consultants ہوتے ہیں لیکن جب وہ بل محکمہ جا کر چیک دستخط کرتا ہے تو صرف چیک سائن کرنے پر وہ سارا کمیشن ادھر ہی لے لیتے ہیں۔ تو وہ چیک بھی جو ہے نا وہ سائن کرے گا لیکن وہ جائے گا Consultant کے پاس، وہ دفتر سائن کرے گا اور ہفتے کے اندر وہ Consultant کے پاس جائے گا اور چیک جو ہے، وہ ٹھیکیدار کو Consultant دے گا تاکہ بیچ میں یہ جو ڈاکہ ہے، یہ بھی بیچ میں سے نکل جائے اور اس کے علاوہ میں نے پہلے کہا ہے کہ جو ریٹس ہیں نا، اس پہ کام نہیں ہوا تو ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ یہ مارکیٹ ریٹس پر ہم ٹینڈر بنائیں گے، Consultants بیٹھ کر مارکیٹ ریٹ لیکر مارکیٹ ریٹ کے اوپر وہ ٹینڈر PC-I بنائیں گے، اس پہ ٹینڈرز ہونگے تاکہ اچھا کام ہو، ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہم بچت کریں اور اس میں چوری ہو، ہم چاہتے ہیں کہ بہترین ریٹ دیں اور اچھے کام ہوں کہ ایک سڑک بنے تو کم سے کم دس سال تک تو چلے، ایک گلی بنے تو وہ دس سال تک چلے، آپ اپنے گھروں کے فرش دیکھیں، وہ بیس بیس سال خراب نہیں ہوتے لیکن باہر گلی میں جائیں تو سال کے بعد وہ ٹکڑے ٹکڑے، آخر وجہ ہی یہی ہے کہ نہ سیمنٹ ہے، نہ کرش ہے، نہ کچھ ہے۔ تو جو چیز ہے، ہم ایسے کام کرینگے کہ Solid کام ہو اور وہ ریزلٹ آپ کے سامنے ہو، یہ ہمارا پیسہ ہے، ہم اپنے صوبے کو ترقی اسی طرح دے سکتے ہیں کہ ہمارا پیسہ ابھی تک ضائع ہو رہا ہے، اور ان شاءاللہ ہم ضائع ہونے نہیں دینگے اور ایسا ریزلٹ نکلے گا کہ آپ دیکھیں گے کہ پھر آپ کو لوگ کہیں گے کہ یقیناً یہی وہ لوگ ہے جنہوں نے صحیح کام کیا اور پھر اس میں آپ کی عزت

بڑھے گی۔ دوسرا یہاں Auctions ہوتے ہیں، عجیب سی بات ہے، Auction ہوتا ہے، کہتا ہے 10 پرسنٹ آپ کو اب دیدوں، بس ٹھیک تمہارا ہو گیا، جیسے اس کے باپ کا مال ہے۔ بس ایسے ہی اندھیر نگری مچی ہوئی ہے، کسی کو پتہ نہیں، کسی کو ٹینڈر کی کاپی نہیں ملتی، کسی کو Auction پہ بلایا نہیں جاتا، اخبار میں دو نمبر اشتہار دیئے جاتے ہیں، اب کے بعد اشتہارات، جو Major اخبارات ہیں، اس میں ضرور وہ اشتہارات آنے چاہئیں، میں Already محکموں کو کہہ چکا ہوں کہ دو نمبر اخبارات میں اشتہار آیا تو وہ اس کی ذمہ داری ہو گی، جو پکڑا گیا اس کو سزا دینا پڑے گی۔ (تالیاں) اور جہاں بھی Auction ہو گا، وہاں پر ہمارا پریس موجود ہو گا، بغیر پریس کی موجودگی میں کوئی Auction قبول نہیں کیا جائے گا، (تالیاں) وہاں پر کیمرہ لگا ہو گا، کیمرے میں وہ ریکارڈ رکھیں گے، کوئی اعتراض کرے گا، جیسے موٹروے پہ ہمارا چالان ہوتا ہے، ہم کہتے ہیں کہ میں 120 سے زیادہ نہیں ہوں، وہ سیدھا کیمرے کے پاس لے جاتا ہے اور دکھاتا ہے کہ تم تو 130 میں جا رہے تھے، تو کوئی جھوٹا اعتراض بھی نہیں کر سکے گا، ہر محکمہ اس کا ریکارڈ رکھے گا اور جب کوئی اعتراض کرے گا تو وہ سامنے کیمرے میں دکھا دے گا کہ یہ Auction تھا، یہ لوگ تھے، یہ اس پر بولی ہو رہی تھی اور صاف ستھرا نظام ہو گا، تو پھر آئندہ کوئی غلط کام نہیں کر سکے گا اور Auctions صاف ستھرا ہی چلیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے ہفتہ پہلے اپنے لیبارٹری والوں کو بلایا، وہ حیران و پریشان تھے کہ ہمیں زندگی میں کبھی پوچھا ہی کسی نے نہیں کہ ہم بھی کہیں ہیں؟ کسی کو پتہ ہی نہیں ہے کہ لیبارٹری میں کیا ہو رہا ہے؟ ہمیں تو پتہ نہیں ہے۔ آپ سب کو پتہ ہے وہاں کیا ہو رہا ہے؟ وہاں سے آپ دوائی ٹیسٹ کیلئے بھیجیں، ساتھ دکاندار پہنچ جاتا ہے، پیسے دیدیتا ہے، اگر وہ سی گریڈ دوائی ہے، اے پلس ہو جاتی ہے۔ اگر دکان سے کوئی نمونہ آجاتا ہے، وہ بھی پاس ہو جاتا ہے۔ میں نے ان کو وارننگ دی ہے کہ آپ اپنا نظام ٹھیک کریں، ان کے پاس کسی چیز کی کمی ہے، میں وہ پوری کر دونگا اور آپ نظام ٹھیک کریں کیونکہ غلط کوئی رپورٹ آئی تو وہ ہم قبول نہیں کریں گے۔ میں نے تو یہاں تک کہا کہ میں سپیشل برانچ کو بٹھانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر ارد گرد پھرے کہ لیبارٹری کے اندر کوئی جائے ہی نہ، تو اس کیلئے بھی، اور ساتھ ساتھ یہ بھی آرڈر محکموں کو کیا ہے کہ وہ دو Samples لے لیں اور ایک Sample ہماری لیبارٹری سے دینگے دوسرا Sample جو آرمی کی لیبارٹریز ہیں، ان سے بھی رپورٹ مانگی جائے گی اور پھر اس کو Tally کیا جائے گا کہ کون صحیح ہے اور کون

غلط ہے؟ تو یہ لیبارٹریز اگر ٹھیک نہ ہوئیں تو ہم جتنی مرضی ہے کچھ کریں (تالیاں) اس میں Drugs والی لیبارٹریز بھی ہیں، فوڈ آئٹمز کی بھی ہے، پولیس کی بھی ہے، کنسٹرکشن کی بھی ہے اور چونکہ پولیس کی Forensic labortary ہے ہی نہیں، ہمارے پاس ابھی USAID کی طرف سے دو لیبارٹریز پہ کام شروع کر دیا گیا ہے اور Forensic labortary بن جائے گی، اس میں بہت فائدہ پہنچے گا کہ وہاں پر حقیقت کا بھی پتہ چلے گا کہ یہ جو غلط کام ہوا ہے یا پولیس میں کوئی اور کیسز ہوئے ہیں تو وہ Forensic labortary ہی صحیح اس کا فیصلہ دے سکے۔ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: یہ ایک ایسا محکمہ ہے کہ اس نے سارا ہمارا خزانہ بھرنا ہے اور اگر یہ چور ہو، اگر یہ کرپٹ ہو تو ہمارا تو خزانہ خالی ہی رہے گا، ہمیں کہاں سے پیسے آئیں گے، اگر یہ یہ چوری کرینگے اور غلط کام کریں گے؟ تو میں نے ایکسائز والوں کو بلایا ہے، ابھی تک میں کامیاب نہیں ہوں، میں اگر کہوں کہ میں نے ان کو صحیح راستہ دیا، ابھی تک مجھے سمجھ نہیں آرہی، دو تین کام تو میں نے ان کو کہہ دیئے کہ ایک جو آپ کے ریٹس ہیں، وہ باہر بڑے بورڈ لگائیں اور آپ کے جس چیز کے ریٹس ہیں، وہاں لگائیں کہ کسی کو یہ نہ ہو کہ ریٹ یہ ہے اور وہ پیسے لے لے کہ نہیں میں آپ کو ریٹ کم کرا دونگا۔ دوسرا ہر ایکسائز کے آفس میں جو Main office ہے، ان کو میں نے کہا کہ یہاں کاؤنٹر بناؤ کہ جو بھی وہاں ٹیکس دینے آئے یا کچھ گاڑیوں کا ہو، جو بھی ہو، وہ کاؤنٹر اس کو ڈائریکشن دے کہ بھائی آپ نے کہاں جانا ہے، کام کیسے کرنا ہے، فارم کیسے Fill کرنا ہے؟ تو اس سے وہ Touts جو باہر بیٹھے ہوتے ہیں، جو ان کا کام ہی یہی ہے کہ لوگوں کو ورغلاتے ہیں کہ ہم آپ کیلئے کم کر دیں گے، تھوڑا ان کا راستہ رک جائے گا۔ میں نے تو ان کو یہ بھی کہا کہ جو ان کی گاڑی ہے، اس پہ کیمرے لگا دو تا کہ تمہیں نظر آئے کہ یہ کسی سے کچھ لے رہے ہیں کہ لے نہیں رہے ہیں؟ لیکن ابھی تک پورا راستہ میرے پاس نہیں نکلا، میں لگا ہوں کہ ایسا میں راستہ نکالوں کہ وہ ایک روپیہ کسی سے غلط نہ لے سکیں، کیوں اس قوم کا پیسہ ضائع ہو رہا ہے؟ (تالیاں) تو آپ کے پاس بھی، جو میں باتیں کر رہا ہوں، آپ کے پاس کوئی تجاویز ہیں جو ہماری مدد کر سکیں اس چیز کو روکنے میں، چاہے ایکسائز ہو، چاہے جو بھی میں نے باتیں کی ہیں، آپ کے پاس کوئی بہتر تجویز ہو تو پلیز میں ریکویسٹ کرتا ہوں، آپ سارے اسمبلی ممبران سے کہ مجھے بتائیں کہ یہ اس طرح ٹھیک ہو سکتا ہے، اس طرح بہتر ہو سکتا ہے کہ ہم سے کوئی کمی نہ رہ جائے، کل پھر ہمیں افسوس نہ ہو کہ ہم نے جو باتیں کی تھیں،

وہ غلط نکل آئیں، تو ہم نہیں چاہتے ہیں کہ یہ اسمبلی اور یہ سب ہم شرمندہ ہوں۔ تو آپ سب سے ریکویسٹ ہے، جو میں باتیں کررہا ہوں، اس پر جس کے پاس بہتر تجویز ہو، میرے پاس لے آئیں، میرے وزیروں کے پاس جس کے پاس ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کے پاس لے آئیں۔ باقی انڈسٹریز کا پہلے میں نے ذکر کیا کہ یہ صوبہ Feasible نہیں ہے اور یہ تب ہی Feasible ہوگا کہ افغانستان کے حالات ٹھیک ہونگے اور یہ جو Route ہمارا ایشیاء کا Route ہے، یہ کھل جائے تو ہماری انڈسٹریز کامیاب ہونگی۔ جب تک افغانستان کے حالات ٹھیک تھے تو ہمارے صوبے میں ساری انڈسٹریز چل رہی تھیں، چاہے پشاور تھا، چاہے نوشہرہ تھا، سب چل رہی تھیں، اب سب کھنڈرات بن گئیں، تو اس کیلئے ایک ہی راستہ ہے کیونکہ اس وقت سمندر ہم سے دور ہے، Raw material اس صوبے میں نہیں پیدا ہوتا ہے، ٹیکنیشن یہاں نہیں ہے، یہاں پر Industrialist نہیں ہے، ایک گدون کا میں نے Try کیا تھا جب میں منسٹر تھا تو ایک اسٹیٹ میں نے بنائی تھی، اس سے بھی کھنڈرات بنا دیئے ہیں، کسی نے سوچا ہی نہیں تو اس کیلئے ہم ڈھونڈ رہے ہیں، ہم Industrialists سے بات کررہے ہیں کہ یہاں Invest کریں اور ان شاءاللہ جب اچھا ماحول دینگے تو کچھ نہ کچھ یہاں آجائیں گے اور ساتھ ساتھ جو ہماری انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں، ان سب کو Privatize کررہے ہیں اور پرائیویٹ لوگوں کو دینا چاہتے ہیں کہ وہ اسی انڈسٹریل اسٹیٹس میں اپنی بجلی پیدا کریں، Investors آئیں، وہاں بجلی پیدا کریں، کارخانوں کو بجلی دیں تا کہ وہاں لوڈشیڈنگ نہ ہو، تو اگر یہ ہم نے کام کرلیا تو یہاں Industrialists آئیں گے اور کوئی ایسی جگہیں ہیں جہاں ہم خود بجلی پیدا کریں گے اور وہاں پر ہم انڈسٹریل اسٹیٹس بنائیں گے، چاہے وہ بونیر ہے، وہاں پر بہت زیادہ ماربل فیکٹریاں بن سکتی ہیں، وہاں ہم کوشش کریں گے کہ انڈسٹریل اسٹیٹس بنائیں اور وہاں پر انڈسٹریز لگیں، بجلی ہم خود پیدا کریں اور اس کو رعایتی ریٹ پر بجلی دیں۔ جب ہماری اپنی بجلی ہوگی، ان کو رعایت پر دینگے تو پھر ایک راستہ بنے گا کہ Industrialist آئیں گے۔ ہماری پوری یہ کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ جگہوں پر ہم ایک میگاواٹ، آدھ میگاواٹ جتنی بھی ہوسکتی ہے، انڈسٹریل اسٹیٹس کیلئے اپنی بجلی پیدا کریں، وہاں انڈسٹریل اسٹیٹس بنائیں اور وہاں پر ان کو دعوت دیں۔ تو جب ہم رعایت پر بجلی دیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ لوگ آنا شروع ہوجائیں گے۔ تو مجھے اللہ سے امید ہے کہ ہمیں یہ جراءت وہمت دے اور یہاں پر لوگ آئیں اور وہ ہمیں

کامیاب کرے Otherwise کوئی بھی راستہ نہیں ہے کیونکہ میں 30 سال سے میں دو دفعہ انڈسٹریز کا منسٹر رہا ہوں، میں نے بڑی کوشش کی، اس وقت ایسے حالات نہیں تھے، اب تو بہت برے حالات ہیں، اس وقت تو افغانستان کے حالات ٹھیک تھے تو ہم نے کافی ترقی کی۔ ساتھ ساتھ مینارٹیز، یہ بھی ہمارا ایک اپنا حصہ ہیں، مینارٹیز کو میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ کوئی اچھی سکیم لائیں گے، اپنی کمیونٹی کیلئے اچھا کام لائیں گے، میں نے اس دن ڈبل فنڈ کا، میں ہر حد تک جانا چاہتا ہوں کہ اس کمیونٹی کے فائدے کیلئے جو سکیم آپ لائیں گے، ہم اس کو کریں گے (تالیاں) اور ہم اپنی مینارٹیز کو مایوس نہیں ہونے دینگے کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ ابھی کسی نے مینارٹیز کا پوچھا ہی نہیں اور وہ اس ملک کے وفادار ہیں، ہمارے ہاں جو ملک کے وفادار ہیں، ہم ان کے وفادار ہیں۔ آخر میں میں پشاور پہ آتا ہوں، دیکھیں آپ سب پشاور میں رہتے ہیں، یہی رہتے ہیں اور یہی زندگی گزارتے ہیں اور پشاور کی طرف کسی نے توجہ ہی نہیں دی۔ میں سب کو کہتا ہوں، ہماری شکل ہی بد صورت ہے، جب لوگ آتے ہیں، ہمیں بدصورت دیکھتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سارا صوبہ ہی اسی طرح گندا ہے۔ جب کسی کی شکل کو دیکھو، بدصورت ہو، اس پہ گند پڑا ہو، منہ نہ دھویا ہو، ایسے لگتا ہو کہ مٹی سے بھرا ہوا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ یہ کیسا آدمی ہے، یہ اپنے آپ کو صاف بھی نہیں کر سکتا؟ یہ ہماری حالت ہے پشاور کی، تو پشاور پر ہم پورا توجہ دے رہے ہیں (تالیاں) کہ اس کو ایسا شہر بنائیں، جب آپ لاہور جاتے ہیں، عجیب عجیب Changes دیکھ لیں میں نے، میں لاہور کا پڑھا ہوا ہوں، مجھے ابھی پتہ نہیں چلتا کہ کونسی سڑک کہاں جارہی ہے، اتنے انڈر پاسز، اور ہیڈ بریجز، روڈز اور عجیب سی شکل بن گئی اور ایک خوبصورت لاہور ہے۔ جب لاہور کو بندہ دیکھتا ہے تو کہتا ہے، سارا پنجاب خوبصورت ہے۔ (تالیاں) بالکل شہباز شریف نے اچھا کام کیا کہ اپنے کیپٹل کیلئے کام کیا، میں اس کی تائید کرتا ہوں (تالیاں) میں نے کہا تھا کہ شہباز شریف مجھے Follow کرے گا، کئی چیزوں میں مجھے Follow کرے گا، اس میں میں اس کو Follow کرونگا، آپ فکر نہ کریں۔ (تالیاں) تو پشاور کیلئے ہم نے کام شروع کر دیا ہے، ایک Mass Transit Program ہے کہ ہم حیات آباد، یہ جو Main road ہے، موٹروے سے حیات آباد تک یہ برے حال میں ہے، یہاں پر ٹریفک کا نظام درہم برہم ہے۔ فی الحال تو ہم اس کیلئے شارٹ ٹرم پلان کر رہے ہیں، ہمارے جو ٹریفک انجینئرز، ڈیپارٹمنٹ

کنسلٹنٹس ہیں، ان کو بلایا ہے، یہ جو میں جاتا ہوں، میں دیکھتا ہوں تو روڈ اتنا بڑا ہے، ساتھ فٹ پاتھ ہے، پھر اس کے بعد ایک اور چھوٹا سروس روڈ ہے، میں چاہتا ہوں کہ فٹ پاتھ ختم ہو جائے اور ایک ہی کھلا روڈ بن جائے، اس پر بسوں کی اپنی لائن ہو، باقی گاڑیوں کی اپنی لائنیں ہوں، تو اس پہ ہمارے ابھی نقشے بن رہے ہیں، پندرہ بیس دن لگ جائیں گے، اس پہ کام ان شاءاللہ جلد شروع ہو جائے گا اور ساتھ جو Mass transit ہمارا پروگرام ہے کہ ایک اور ہیڈ برتیج بن جائے اور اس کے نیچے ایک ریل لائن ہو تو دونوں کام ایک ساتھ چلیں تو اس میں کافی Investors interested ہیں، ہماری ان سے باتیں ہو چکی ہیں جو Turnkey basis پر وہ یہ بنانا چاہتے ہیں، ہم دیکھیں گے کہ اچھی Proposal آئی تو ان سے ان شاءاللہ یہ کام کرائیں گے اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو مرضی ہو جائے، یہ کام ہم نے کرنا ہے، جہاں سے مرضی ہو پیسہ پیدا کرنا ہے۔ (تالیاں) دوسرا ہمارے پاس ایک ٹرین سروس بھی ہے، کسی نے آج تک خیال ہی نہیں کیا کہ یہ ٹرین سروس ہماری جو ہے، لنڈی کوتل تک جاتی تھی، اس کو کیوں نہ استعمال کیا ہے؟ میں نے پوچھا، کوئی سابق ہمارے ساتھی تھے، کہتا ہے کہ یہ Feasible ہی نہیں ہے، میں نے کہا کیسے Feasible نہیں ہے؟ میں نے کہا یہ ڈیپارٹمنٹ والے ہیں، ان کو جو مرضی بھیج دو، ان کی اپنی مرضی نہ ہو، دل نہ کرتا ہو تو اس کو Unfeasible، کیسے Feasible نہیں ہے؟ وہ شروع ہوتی ہے جی ٹی روڈ سے اور جاتی ہے، پہنچتی ہے ائرپورٹ تک، پھر ائرپورٹ کے Through گزرتی ہے۔ تو کل Investors آئے ہیں، انہوں نے ہمیں Offer کی ہے کہ ہم اس کو لینا چاہتے ہیں۔ میں نے ان کو Invite کیا ہوا ہے اور ان سے ہم بات کریں گے کہ فرسٹ فیز میں ہم یہ جو ریلوے لائن ہے، ریلوے سے بھی بات کریں گے کہ یہ ان کو دیکر فرسٹ فیز میں ائرپورٹ تک بنائیں گے، ائرپورٹ کے نیچے ٹنل ہم نہیں بنا سکیں گے کیونکہ وہ ہمیں اجازت نہیں ملے گی اور Dangerous ہے، اس کو میں نے Divert کرکے Through یونیورسٹی ٹاؤن کے ساتھ ساتھ گزار کے ہم حیات آباد تک پہنچائیں گے اور جگہ جگہ اس میں ہم سٹاپ بنائیں گے۔ (تالیاں) تو یہ بھی دعا کریں کہ Investors آئیں ہیں کیونکہ آئے تو ہیں، ایسے نہ ہو پھر بھاگ جائیں کہ یہاں اعتماد ہی نہ ہو۔ تو ان شاءاللہ تعالیٰ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم یہ کام کرلیں کیونکہ لوگوں کو بہت تکلیف ہے۔ پھر Sanitation کا مسئلہ پشاور کا بہت ہی بڑا ہے، اس کیلئے بھی ہم نے خود پیسے بھی کافی

رکھے ہیں اور اس کے علاوہ بھی بہت لوگ آرہے ہیں کہ پشاور کی Sanitation، صفائی سب ٹھیک کریں اور پشاور کیلئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے، آپ سوچ کر حیران رہ جائیں گے، یہاں پر جو صفائی کے تقریباً 18 سو سے دو ہزار تک لوگ کارپوریشن میں نوکری پہ کام کر رہے ہیں، اب کام کرنے کیلئے بلاؤ تو دو سو بھی نہیں ملیں گے، آخر وہ باقی کدھر جاتے ہیں؟ یہ تو ہمارے ایم پی ایز کو ہم نے حوالے کئے، یہ بچارے وہاں بیٹھے ہوتے ہیں، وہاں پر صفائی والے آتے نہیں کیونکہ وہ سیاسی طور پر بھرتی ہوئے ہیں۔ بس بھرتی کرلیا، سوچا نہیں کہ اس نے کام بھی کرنا ہے کہ نہیں؟ تو میں نے یہ اپنے اس محکمے کو کہہ دیا کہ آئندہ جو بھرتی ہوگی، مینارٹیز میں سے لیں، یہاں پر کرسچنز ہیں جو کام کرنا چاہتے ہیں، آئندہ جو بھرتی ہوگی، وہ صرف مینارٹیز سے لی جائے گی اور کوئی نہیں بھرتی ہوگا اور ساتھ ان کو یہ بھی میں نے آرڈر کیا ہے کہ جلد از جلد کیونکہ اس پہ خرچہ کتنا ہے؟ 12 کروڑ روپے یہ ہم سے لے رہے ہیں، 12 کروڑ روپے ان کو ملتی ہے تنخواہ، ایک مہینہ کی، 12 نہیں، شاید میں غلط ہو سکتا ہوں، ہو سکتا ہے سال کا ہو، سال کا ہے، ایک سال کا 12 کروڑ روپیہ، تو میں نے کہا کہ اگر آئندہ ان کو ہم ختم کرنا چاہتے ہیں، ہم ان کو کنٹریکٹ پر دینا چاہتے ہیں، اشتہار بہت جلدی اخبار میں، میں نے ان کو کہا ہے کہ اس پر 24 کروڑ روپے بھی لگیں تو اس کو کنٹریکٹ پہ دیدو تاکہ یہ شہر تو صاف ہو جائے، یہ گندگی تو ختم ہو جائے، تو اسمیں پیسے کی کیوں رکاوٹ ہو؟ (تالیاں) تو ان شاءاللہ اگلے مہینے کے اندر اس کا ٹینڈر آئے گا، اس میں ہم Invite کریں گے لوگوں کو، ابھی نئی مشینری بھی ہمیں USAID والے دے رہے ہیں تو اگر وہ مشینری آبھی گئی تو میرے خیال میں چھ مہینے میں کسی کا ٹائر نہیں ہوگا، کسی کا انجن نہیں ہوگا، ٹوٹے ٹوٹے پڑی ہوگی اور وہ پھر وہی سلسلہ چلے گا، تو بہت زیادہ مشینری ہمیں ڈونرز دے رہے ہیں تو یہ مشینری ہم لیکر، اگلے ہفتے آرہا ہے تو میں نے کہا اس مشین کو ہاتھ نہیں لگانا ہے، یہ جو کنٹریکٹرز آئیں گے، ہم ان کو کرایہ پر دیدیں گے، اس سے ہمیں پیسے بھی آجائیں گے اور ہمارا شہر بھی صاف ہو جائے گا، تو اسی طرح ہم صفائی کریں گے اور جیسے ہم نے پہلے کہا کہ یہ شہر گرین پشاور، ہمارا گرین اور کلین پشاور، تو ان شاءاللہ تعالیٰ مجھے اللہ پہ یقین ہے (تالیاں) کہ ہم وہ پشاور بحال کریں گے جو آج سے بیس پچیس سال پہلے تھا۔ تو باتیں اور نہیں کرنا چاہتا ہوں، میں اللہ سے بھی دعا کرتا ہوں، آپ سے بھی مدد چاہتا ہوں، اللہ سے بھی مدد چاہتا ہوں کہ جو میں نے باتیں کی ہیں کہ ہم اس پر عمل کریں، میں نے تو

ڈائریکشن دیدیا ہے اور اللہ ہمیں طاقت دے، آپ کی مدد کی ضرورت ہے، آپ ہمارا ساتھ دیں، ان شاءاللہ تعالیٰ اس پر اگر ہم نے عمل کیا تو اسمیں عزت سب آپ کی ہے، آپ کو لوگ کہیں گے کہ انہوں نے رشوت ختم کر دی، انہوں نے انصاف دلا دیا، انہوں نے تعلیم ٹھیک کر دی، انہوں نے صحت ٹھیک کر دی۔ میں نے تو افسروں کو کہا کہ میں تب خوش ہوں گا کہ ایک ایم پی اے، منسٹر میرے پاس کوئی شکایت نہ کرے، کوئی شکایت کرنے والا ہی نہ ہو تو تب یہ نظام ٹھیک ہو گا۔ جب میرے پاس شکایتیں آئیں گی تو پھر تو میں مانوں گا نہیں کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔ تو بس آخر میں میں آپ سب سے اجازت، ہم نے بہت ٹائم لیا، آپ نے میری بات سنی اور اللہ سے امید کرتا ہوں کہ ہمیں اس کام پر عمل کیلئے طاقت دے اور میں سرکاری افسران سے بھی امید کرتا ہوں کہ اس پہ عمل درآمد کریں گے کیونکہ ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے، ہمارا ایجنڈا ہی یہی ہے، تو ہمارے ایجنڈے سے کوئی باہر جائے گا تو ہم پھر برداشت نہیں کریں گے۔ شکریہ جی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت بہت شکریہ جی۔ The Sitting is adjourned till 04:00 pm of Monday afternoon, dated 01-07-2013.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ یکم جولائی 2013 بعداز دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)